﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 21 | جمعۃ المبارک 17 اکتوبر 2014ء — 21/ذوالحجہ 1435 ہجری قمری ❁ 17/اخاء 1393 ہجری شمسی | شمارہ 42

خلیفہ کو خدا ہی بناتا ہے

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری میں فرمایا:

میں ابوبکر کو اپنے بعد خلیفہ مقرر کرنا چاہتا تھا مگر پھر میں نے خیال کیا کہ یہ خدا کا کام ہے۔ خدا ابوبکر کے سوا کسی اور شخص کو خلیفہ نہیں بننے دے گا اور نہ ہی خدا کی مشیت کے ماتحت مومنوں کی جماعت ابوبکر کے سوا کسی اور کی خلافت پر راضی ہو سکے گی۔

(صحیح بخاری کتاب الاحکام باب الاستخلاف حدیث نمبر:6677)

ابتدائے اسلام سے آج تک اسلام کے خلاف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے خلاف جو اوچھے ہتھکنڈے استعمال کئے گئے اور کئے جا رہے ہیں اور جو مخالفت اور دشمنی کے بازار گرم کئے گئے اور کئے جا رہے ہیں اس کی مثال دنیا کے کسی مذہب اور اس کے پیشوا اور رسول کی مخالفت میں نہیں ملتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات جو مجسم رحمت اور برکت تھی اور ہے اور قیامت تک رہے گی اس پر جو جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے غلاظت اور گندا اچھالنے کی کوشش کی گئی اور کی جاتی ہے وہ کسی اور نبی پر نہیں ہوئی۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود اسلام اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ترقی ہی کرتا چلا گیا۔ آج بھی باوجود مخالفین اور میڈیا کے بے انتہا اسلام مخالف پراپیگنڈے کے ترقی کر رہا ہے۔

اگر مسلمانوں کے چند گروہوں کے عمل ایسے ہیں جو اسلام کی تعلیم کو بدنام کر رہے ہیں یا مخالفین اسلام کو اسلام پر انگلی اٹھانے کا موقع دے رہے ہیں تو یہ بھی قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا ثبوت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں بتا دیا تھا کہ انحطاط جو انسانی زندگی کا حصہ ہے ایک وقت کے بعد اس کا اثر مسلمانوں پر بھی ہو گا اور ایک لمبا عرصہ رہے گا پھر یہ بھی وعدہ ہے کہ آخری زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عاشق صادق اور غلام صادق بھیجا جائے گا جو آخرین کو اوّلین سے ملائے گا۔ قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو حقیقی رنگ میں دنیا کو دکھائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے حسن و احسان کو دنیا کے سامنے پیش کرے گا جو ہر مخالف اور معاند کا منہ بند کر دے گا

وہ لوگ جو بغیر سوچے سمجھے اسلام اور بانی اسلام پر اعتراض کرتے ہیں، دلائل سے ان کے منہ بند کرنا اور عمل سے ان کے منہ بند کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ ہم نے دنیا کو بتانا ہے کہ رُوئے زمین پر نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے اور نہ بعد میں کوئی ایسا شخص تھا، نہ ہو گا جو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے کے مختلف پہلوؤں کا ایمان افروز تذکرہ

آج مسلمانوں کے تمام مسائل کا حل بھی رحمۃ للعالمین کی پیروی کرنے میں ہے اور غیر مسلموں کے سکون کے ضامن بھی وہ رحمۃ للعالمین ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیا کو عقل اور سمجھ آجائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی دنیا میں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اپنی زندگیوں میں دنیا میں یہ احساس پیدا ہوتے دیکھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی دنیا کے لئے رحمۃ للعالمین اور راہ نجات ہیں۔

جماعت احمدیہ یوکے کے 48ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 29 اگست 2014ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی، آلٹن میں افتتاحی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ– بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

(التوبۃ:128)

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ

(الشعراء:04)

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

(الانبیاء:108)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو اور وہ تم پر بھلائی چاہتے ہوئے حریص رہتا ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

کیا تُو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کر دے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔

اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دنیا میں جتنی دریدہ دہنی کی گئی اور کی جاتی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے، کسی اور نبی کی نہیں کی گئی۔ ابتدائے اسلام سے آج تک اسلام کے خلاف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے خلاف جو اوچھے ہتھکنڈے استعمال کئے گئے اور کئے جا رہے ہیں اور جو مخالفت اور دشمنی کے بازار گرم کئے گئے اور کئے جا رہے ہیں اس کی مثال دنیا کے کسی مذہب اور اس کے پیشوا اور رسول کی مخالفت میں نہیں ملتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات جو مجسم رحمت اور برکت تھی اور ہے اور قیامت تک رہے گی اس پر جو جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے غلاظت اور گندا اچھالنے کی کوشش کی گئی اور کی جاتی ہے وہ کسی اور نبی پر نہیں ہوئی۔ ظاہری گند بھی آپ کی زندگی میں آپ پر پھینکا گیا۔ مختلف موقعوں پر تکلیفیں دی گئیں تا کہ اس سے دشمنوں کے دلوں کی آگ ٹھنڈی ہو۔

اور آپ کی زندگی میں آپ پر غلط الزامات بھی لگائے گئے اور آپ کے پیاروں پر بھی لگائے گئے کہ اس سے لوگوں کو آپ سے متنفر کیا جائے اور آپ کے مقام و مرتبہ کو گرایا جائے۔ پھر آج تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لکھنے والے آپ کے خلاف لکھ کر کتابوں کے انبار لگاتے چلے جا رہے ہیں تا کہ آپ کی ذات اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کو اور آپ کی اُمّت کو بدنام کیا جائے۔ پس دشمن گزشتہ تقریباً پندرہ صدیوں سے کبھی آپ کی ذات پر گند اچھالنے پر لگا ہوا ہے کبھی اسلام کی تعلیم پر گندا اچھالنے پر لگا ہوا ہے۔ کبھی اسلام کو ظلم زیادتی اور حقوق غصب کرنے اور شدت پسندی کا مذہب کہا گیا ہے اور اس طرح اسلام کی ترقی کو اپنے زعم میں ان لوگوں نے روکنے کی کوشش کی

ہے۔لیکن ان تمام باتوں کے باوجود اسلام اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ترقی ہی کرتا چلا گیا۔ آج بھی باوجود مخالفین اور میڈیا کے بے انتہا اسلام مخالف پراپیگنڈہ کرنے کے ترقی کررہا ہے۔

انبیاء کی مخالفتیں ان کی زندگیوں میں بے شک ہوئیں لیکن ان کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد یا کچھ عرصے بعد یہ مخالفتیں ختم ہوگئیں۔ ان کے دین بھی روایتی دینوں اور قصوں کہانیوں میں تبدیل ہوتے چلے گئے۔ کسی کی شریعت اپنی اصلی حالت میں قائم نہیں رہی۔ نہ ہی کسی کی کتاب آج اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ نہ ہی کسی کی شریعت کے بارہ میں اس کے شارع کی طرف سے یہ اعلان ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسے محفوظ کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ یہ صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جن سے خدا تعالیٰ نے آپ پر نازل ہونے والی کتاب کی خود حفاظت کا وعدہ فرمایا ہوا ہے جو اصلی حالت میں آج پندرہ سو سال کے بعد بھی محفوظ ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریباً پندرہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی اس تندہی سے اور شدت سے جو مخالفت ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپؐ کی لائی ہوئی شریعت ہمیشہ قائم رہنے والی شریعت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آج بھی اسی طرح زندہ نبی ہیں جس طرح چودہ سو سال پہلے تھے اور قیامت تک آپ ہی زندہ نبی رہیں گے اور آپ کی شریعت ہی اپنی اصلی حالت میں قائم رہے گی کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کی حفاظت خود اپنے ذمہ لی ہے۔

پس مخالفین اسلام بجائے اس کے کہ اسلام پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر الزام لگائیں انصاف کی آنکھ کو استعمال کرتے ہوئے اس تعلیم کی حقیقت کو دیکھیں۔ اگر مسلمانوں کے چند گروہوں کے عمل ایسے ہیں جو اسلام کی تعلیم کو بدنام کر رہے ہیں یا مخالفین اسلام کو اسلام پر انگلی اٹھانے کا موقع دے رہے ہیں تو یہ بھی قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا ثبوت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں بتا دیا تھا کہ انحطاط جو انسانی زندگی کا حصہ ہے ایک وقت کے بعد اس کا اثر مسلمانوں پر بھی ہوگا اور ایک لمبا عرصہ رہے گا لیکن اس کے باوجود جو شریعت قرآن کریم کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے اس کی حالت اسی طرح مستند رہے گی جس طرح وہ اپنے نزول کے وقت تھی۔ اور پھر یہ بھی وعدہ ہے کہ آخری زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عاشق صادق اور غلام صادق بھیجا جائے گا جو آخرین کو اوّلین سے ملائے گا۔ قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو حقیقی رنگ میں دنیا کو دکھائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے حسن و احسان کو دنیا کے سامنے پیش کرے گا جو ہر مخالف اور معاند کا منہ بند کر دے گا، جو ہر حملہ آور کی تلوار کے سامنے دلائل کی چٹانیں کھڑی کر کے اسے کند کر دے گا اور دشمن ناکام و نامراد ہوگا۔ اور ہم گواہ ہیں کہ 125 سال پہلے ہم نے وہ نظارہ دیکھا کہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملے کے جواب اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس جری اللہ نے ایسے مضبوط دلائل اور براہین کے ساتھ دیئے کہ جو مخالف بھی مقابل پر آیا اسے میدان چھوڑ کر بھاگنا پڑا اور آج بھی اس جری اللہ کی قائم کردہ جماعت ہی ہے جو نہ صرف مخالفین کے جواب دے کر ان کے منہ بند کر رہی ہے بلکہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلا رہی ہے۔

بعض مسلمانوں کی اسلام کی تعلیمات کے بارے میں خود ساختہ تشریحیں اور تفسیریں اس بات کی دلیل نہیں کہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم شدت پسندی اور ظلم کی تعلیم ہے۔ ہر قوم میں خود غرض اور نفس پسند اور نفس پرست ہوتے ہیں۔ یہ ایسے لوگوں کی باتیں ہیں جو لوگ اپنے ذاتی مفادات حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں اور یہ ایسے لوگوں کی باتیں ہیں جو ایسے ذاتی مفاد حاصل کرنے کی خواہش رکھنے والوں کے پیچھے چلتے ہیں۔ وہ کم علمی اور جہالت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا حقیقی تعلیم تو حسن و احسان کی تعلیم ہے جس کو دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو بھیجا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے منصب کے ساتھ آیا۔ پس آج جماعت احمدیہ حقیقی اسلام کی تصویر پیش کر رہی ہے اور اس کے لئے دنیا میں ہر جگہ کوشاں ہے۔ ہمارے مقاصد حکومتوں پر قبضہ کرنا نہیں۔ ہمارے مقاصد حقیقی اسلامی تعلیم کے مطابق انسانوں کو اللہ تعالیٰ کا صحیح عابد بنانا ہے۔ ہمارے مقاصد دنیا کی دولتیں سمیٹنا نہیں۔ ہمارے مقاصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلتے ہوئے ہمدردی مخلوق اور خدمت انسانیت کرنا ہے۔ ہمارے مقاصد ظلم و بربریت کے مظاہرے کرتے ہوئے معصوموں اور عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا یا یرغمال بنانا نہیں بلکہ ہمارا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم اور آپ کے اس اُسوہ حسنہ کے مطابق رحمانیت کے جلوے دکھانا ہے۔ اور یہ رحمانیت کسی خاص قوم یا مسلمانوں سے خاص نہیں ہے بلکہ رُوئے زمین پر بسنے والے ہر انسان بلکہ ہر مخلوق کے لئے یہ فیض عام ہے۔

پس وہ لوگ جو بغیر سوچے سمجھے اسلام اور بانی اسلام پر اعتراض کرتے ہیں، دلائل سے ان کے منہ بند کرنا اور عمل سے ان کے منہ بند کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ ہم نے دنیا کو بتانا ہے کہ رُوئے زمین پر نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے اور نہ بعد میں کوئی ایسا شخص تھا، نہ ہوگا جو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہو۔

اس وقت میں نے جو آیات تلاوت کی ہیں ان میں رحمت اور رحمانیت کی اس تعلیم کا ذکر ہے جو اسلام کی تعلیم ہے۔ اور ان آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کا ذکر ہے جس کا اظہار انسانیت کے لئے درد کی وجہ سے آپ سے ہوتا تھا۔ جہاں یہ رحمت اپنوں کے لئے ہے وہاں یہ رحمت غیروں کے لئے بھی ہے اور رحمانیت کا جذبہ ہی ہے جو ہر جگہ سلامتی بکھیرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ ۔ یقیناً تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو۔ پھر فرمایا اور صرف یہی نہیں کہ تمہارا کسی قسم کی تکلیف میں پڑنا اسے شاق گزرتا ہے یا یہ بات اسے بے چین کر رہی ہے کہ تمہارے عمل تمہیں ایک تکلیف میں ڈالیں گے۔ تم خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو کر اپنی دنیا و عاقبت برباد کرو گے۔ صرف سوچ کی حد تک اس رسول کی تکلیف نہیں ہے بلکہ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ۔ وہ تمہاری بھلائی چاہتا ہے اور تمہارے لئے خیر کا بھوکا ہے۔ پس اگر وہ اپنا محبت اور سلامتی کا پیغام تم تک پہنچاتا ہے تو کوئی اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ صرف اور صرف تمہارے درد میں۔ اس رسول کی تبلیغ صرف اس لئے ہے کہ اے کافرو اور انکار کرنے والو! تم خدا تعالیٰ کی حکومت میں آ کر حقیقی امن اور سلامتی اور رحمت کو سمجھنے والے بن سکو کیونکہ خدا رحمان ہے۔ پس باوجود اس کے کہ کفّار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر طرح تکلیفیں دیں، مشکلات میں ڈالا، زندگی کی سہولیات سے محروم کیا، آپ کے پیاروں پر ظلم کئے، ان کو شہید کیا، حتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی قتل کرنے کے منصوبے بنائے اور ان پر جنگیں ٹھونسی گئیں لیکن یہ نبی جو سراپا محبت اور امن اور سلامتی ہے، ان سب کے باوجود اے کافرو! تمہاری بھلائی اور خیر کا متمنی ہے۔

کسی چیز کو تکلیف اٹھا کر حاصل کرنے کو حریص کہتے ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں اپنی جان کو ہلاک کر کے، اپنا اور اپنے صحابہ کا جانی اور مالی نقصان برداشت کر کے، یہ سب کچھ برداشت کرنے کے باوجود بھی ایک ہی تڑپ رکھتے تھے کہ ان مخالفین اور دشمنوں کو کسی طرح خیر پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل انسانوں کے لئے شفقت اور محبت سے اس قدر بھرا ہوا تھا کہ اس کی مثال دنیا میں کہیں نظر نہیں آتی۔ پہلے نہ ماننے والوں کا ذکر کے آخر میں پھر مومنوں کا بھی اس آیت میں ذکر فرمایا گیا ہے جو آیت میں نے پہلے تلاوت کی کہ مومنوں کی تکلیف دیکھ کر ان پر بھی مہربان ہوتا ہے اور بار بار رحمت کرتے ہوئے ان پر متوجہ ہوتا ہے۔

پس جس رسول کے ظلم کے قصے یہ ظالم دنیا کو بیان کر کے آج بھی مخالفت اور نفرتوں کے شعلے بلند کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس کا تو یہ حال ہے کہ غیروں کی بھلائی کے لئے بھی بے چین ہے اور اپنوں کی تکلیف دیکھ کر بھی وہ محبت، مہربانی اور رحم کے جذبات سے پُر ہو کر انہیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے آنے کی خوشخبریاں دے رہا ہے۔ کیا آج دنیا میں ایسی کوئی مثال ملتی ہے؟ لوگ اپنوں سے تو مہربانی اور محبت اور رحم کے جذبات رکھتے ہوئے سلوک کرتے ہیں لیکن غیروں کے لئے حریص نہیں ہوتے۔ ان کے لئے بے چین نہیں ہوتے۔ ان کے لئے اپنی راتوں کی نیندیں حرام نہیں کرتے کہ ان کو ظلموں سے روک کر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچائیں۔ پس یہ سبق ہے ان مسلمانوں کے لئے بھی چاہے وہ حکمران ہیں یا مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں اور اپنا نام نہاد اسلام نافذ کرنا چاہتے ہیں کہ بجائے ظلموں کے پیار اور محبت سے، حکمت سے اسلام کی خوبصورتی بیان کرو۔ کلمہ گوؤں سے مہربانی کا سلوک کرو اور بار بار رحم سے ان کی طرف متوجہ ہو۔ کسی کلمہ گو کا عمداً قتل اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق جہنم میں لے جاتا ہے۔ پس یہ بھی اس رسول کی رأفت اور رحم ہے جو اللہ تعالیٰ کی رأفت اور رحم کا سب سے بڑا مظہر ہے۔ جس کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان انعامات سے محروم نہیں کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ تھے بلکہ قیامت تک اس رأفت اور رحیمیت کا سلسلہ قائم فرما دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر اسلام پر ہونے والے ہر حملے کو ردّ کرنے کا سامان پیدا کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر جہاں مسلمانوں کے لئے اس فیض کو جاری رکھا وہاں اسلام پر ہونے والے الزامات کی بھی نفی کر دی کہ اسلام تشدد اور بے رحمی کا مذہب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو داغدار کرنے کی کوشش کرنے والے ہر شخص کا منہ بند کر دیا جو آپ پر ظلم اور بربریت کا الزام لگاتا ہے۔ آپ نے قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے ثابت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنوں اور غیروں کے لئے سراپا رحمت تھے۔ آج دنیا میں ہمدردی کے دعوے کرنے والے، رحم کے دعوے کرنے والے، بھلائی اور خیر چاہنے والے اپنوں کے لئے تو سب کچھ چاہتے ہیں لیکن دوسروں کے لئے بھلائی نہیں چاہتے۔ اب آجکل جو فلسطین کی تنظیم حماس اور اسرائیل کی جو جنگ چل رہی ہے اس میں کیا یہ نمونے نظر نہیں آتے۔ اسرائیل کی بمباری سے سینکڑوں فلسطینی بچے شہید ہو گئے۔ کوئی ہمدردی کا جذبہ پیدا نہیں ہوا۔ پچھلے دنوں حماس کی راکٹ فائرنگ سے ایک اسرائیلی بچہ مر گیا تو اسرائیل کے وزیراعظم نے اعلان کیا کہ ہم اس کا بدلہ لیں گے اور چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اب پھر کچھ معاملہ بہتری کی طرف جا رہا ہے اور اللہ کرے کہ بہتری کی طرف جاتا رہے۔ بہرحال اس نے کہا ہم نہیں بیٹھیں گے اور جو بدلہ لیتے ہیں تو بدلے کی کوئی حد بھی نہیں ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اس بچے کا قتل جائز ہے جو حماس کی فائرنگ سے مرا ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو اس طرح سراپا رحمت ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جنگوں میں بھی کسی عورت کو، کسی بچے کو حتی کہ کسی مرد کو بھی جو جنگ میں حصہ نہیں لے رہا قتل نہیں کرنا۔ کیونکہ یہ ظلم ہے۔ (ماخوذ از السنن الکبریٰ للبیہقی کتاب السیر باب ترک قتل من لا قتال فیہ من الرھبان والکبیر وغیرھما حدیث 18663 جلد 9 صفحہ 153 مطبوعہ مکتبۃ الرشد 2004ء)

پس اسلام نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ظلم کو ظلم ہی کہا ہے چاہے کسی کی طرف سے ہو۔ لیکن کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اسلام پر الزام لگانے والے خود اپنے عمل نہیں دیکھتے۔ ظلم پر ظلم ہوتا ہے اور کسی بڑی طاقت کو یہ جرأت نہیں کہ اس ظلم کے خلاف یہ آواز اٹھائے جبکہ ہمارا پیارا رسول تو ہر ایک کے لئے پیار کے اور رحمانیت کے جلوے دکھا رہا ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ''اعجاز المسیح'' میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ فَاَشَارَ اللّٰهُ فِي قَوْلِهِ عَزِيْزٌ وَ فِي قَوْلِهِ حَرِيْصٌ اِلَى اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَام مَظْهَر صِفَتِهِ الرَّحْمَان بِفَضْلِهِ الْعَظِيْم۔ لِاَنَّهٗ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ كُلّهِمْ وَلِنَوْعِ الْاِنْسَانِ وَالْحَيْوَانِ۔ وَاَهْلِ الْكُفْرِ وَالْاِيْمَانِ۔ ثُمَّ قَالَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔ فَجَعَلَهٗ رَحْمَانًا وَ رَحِيْمًا۔ (اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 118-117)

یعنی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عزیز اور حریص کے الفاظ میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے فضل عظیم سے اس کی صفت رحمان کے مظہر ہیں۔ کیونکہ آپ کا وجود مبارک سب جہانوں کے لئے ہے۔ بنی نوع انسان، حیوانات، کافروں، مومنوں سب کے لئے ہے۔ پھر فرمایا بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ اور اس میں آپ کو رحمان اور رحیم کے نام دیئے۔

پس یہ ہے وہ آپ کا حسن و احسان اور رحمانیت اور رحمیت کا جلوہ جو آپ کے عاشق صادق اور زمانے کے امام نے کھول کر دکھایا۔ یہ ہے وہ اُسوہ حسنہ جس کا قرآن کریم نے ذکر فرمایا ہے۔ اور یہ ہے وہ تعلیم جو ہر اس شخص کے لئے ہے جو اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منسلک کرنے کا دعویٰ کرتا ہے کہ اس پر عمل کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ:

''تعلیم قرآنی ہمیں یہی سبق دیتی ہے کہ نیکوں اور ابرار واخیار سے محبت کرو اور فاسقوں اور کافروں پر شفقت کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ ۔'' (نور القرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 433)

یعنی اے کافرو! یہ نبی ایسا مشفق ہے جو تمہارے رنج کو دیکھ نہیں سکتا اور نہایت درجہ خواہش مند ہے کہ تم ان بلاؤں سے نجات پا جاؤ۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

''جذب اور عقدِ ہمّت ایک انسان کو اس وقت دیا

باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 319

مکرم عبدہ بکر محمد بکر صاحب (3)

گزشتہ دو قسطوں میں ہم نے مکرم عبدہ بکر صاحب آف مصر کے احمدیت کی طرف سفر کا جماعت سے تعارف سے پہلے کا حصہ بیان کیا تھا۔اس کے بعد وہ بیان کرتے ہیں:

چھوٹے بھائی کی ناگہانی وفات ایک روگ بن کر میری زندگی کے شب و روز میں غم والم کے سیاہ رنگ بکھیرنے لگی۔ اس کے بعد جب میں قاہرہ آیا تو تقریبًا ایک سال تک استغفار، دعا اور آہ وبکا میں ہی گزرا۔ میں نے ٹیوشن پڑھانا بھی چھوڑ دیا اور نوکری سے واپس آ کر کمرہ بند کر کے بیٹھ جاتا تھا۔میری یہ حالت دیکھ کر میرے بعض دوستوں نے ٹی وی خریدنے کا مشورہ دیا تا اس طرح شاید میرا دھیان کچھ بٹے اور مَیں اس نفسیاتی حالت سے باہر نکل سکوں۔

یسوع المسیح سے احمد المسیح تک

مَیں نے ٹی وی خریدا اور ڈش بھی لگوا لی لیکن مختلف دینی چینلز کو دیکھ کر میری پرانی فکریں تازہ ہوگئیں۔راہبہ کے سوالات اور مسلمانوں کے مسیح علیہ السلام کے بارہ میں خیالات میرے لئے کسی سردرد سے کم نہ تھے۔میں نے اس دوران عیسائی چینلز بھی دیکھے،لیکن انہی ایام میں ایک واقعہ نے بظاہر ساری بساط ہی الٹ پلٹ دی۔ میں جمعہ کے روز غسل کرنے کے بعد بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا کہ میری آنکھوں کے سامنے ایک منظر آ گیا۔میں نے جاگتی آنکھوں سے حضرت مسیح علیہ السلام کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ آہستہ آہستہ اٹھے اور آپ کا جسم اتنا بڑا ہوگیا کہ سر چھت کو چھونے لگا۔ یہ منظر چند سیکنڈ ہی جاری رہا جس کے بعد میں ڈر گیا اور استغفار کرنے لگا۔

جب مَیں نے یہ بات راہبہ کو بتائی تو وہ اس قدر خوش ہوئی کہ مجھے بھی اس کی اس قدر زیادہ خوشی پر حیرت ہونے لگی۔ مارے خوشی کے وہ اپنی والدہ کو آوازیں دے کر کہنے لگی کہ عبدہ بکر کے لئے ''یسوع خدا'' ظاہر ہوا ہے۔ راہبہ کی حالت دیکھ کر مجھے خطرے کی بُو آنے لگی اور مجھے محسوس ہوا کہ شاید میں کسی بڑی مشکل میں گرفتار ہونے والا ہوں۔ میرا خیال درست ثابت ہوا کیونکہ اس نے فورًا ہی مجھے کہا کہ کیا تم نے میرے ساتھ وعدہ نہیں کیا تھا کہ اگر تمہارے لئے حق روشن ہوگیا تو تم اسے قبول کرلو گے؟

عبدہ بکر: ہاں میں نے کہا تھا۔

راہبہ: تو پھر اب میرے ساتھ چرچ میں چلو تا کہ ہم فادر سے ملیں ۔

عبدہ بکر: آپ براہ کرم یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ عین ممکن ہے مجھے عیسائیت کی بعض باتیں اچھی لگیں اور بعض امور کا دلیل کے ذریعہ مَیں قائل بھی ہو جاؤں لیکن میں کسی انسان کو خدا نہیں مان سکتا۔ نیز میں یہ بھی ماننے سے قاصر ہوں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو اپنے نام پر کروڑوں انسانوں کو گمراہ کرنے کی کھلی چھٹی دے دے۔ اس لئے میرا ایمان ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے رسول ہیں۔

پھر میں نے راہبہ سے کہا کہ مَیں نے اس نظارے میں مسیح کو کھڑے ہوتے دیکھا ہے۔شاید اس سے مراد یہ ہو کہ مسیح کی بعثت ثانیہ قریب ہے۔کیا آپ کا ایمان نہیں ہے کہ مسیح کی آمد ثانی قریب ہے؟

راہبہ: میرا تو ایمان ہے کہ مسیح کی آمد صرف قریب ہی نہیں بلکہ بہت قریب ہے۔

عبدہ بکر: پھر یہ بھی تو ممکن ہے کہ مسیح کی بعثت ثانیہ ہو چکی ہو اور ہم اس سے ابھی تک بے خبر ہوں۔

راہبہ: یہ آپ کس بناء پر کہہ رہے ہیں؟

عبدہ بکر: چونکہ مسیح کی پہلی بعثت بھی ایسے ہی ہوئی تھی اور باوجود پیشگوئیوں کے تمام علمائے دین انہیں پہچان نہ پائے تھے اور انکار کر دیا تھا۔شاید بعثت ثانیہ بھی ایسی ہو اور مسیح کا ظہور کہیں ہو چکا ہو اور ہمیں اس کی خبر ہی نہ ہو۔

مَیں نے تو یہ بات جان چھڑانے کے لئے کہی تھی لیکن اس نے جو جواب دیا وہ کئی سوالوں کو جنم دینے والا تھا۔

راہبہ: میرا بھائی کہتا ہے کہ اس نے انٹرنیٹ پر بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ مسیح نازل ہو چکا ہے۔

مَیں قطعًا ایسے جواب کی توقع نہیں کر رہا تھا۔ راہبہ کے منہ سے ایسی بات سنی تو دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے میرے قدم یکدم رک گئے اور میں نے فورًا پوچھا کہ کیا ایسا دعویٰ کرنے والا شخص عیسائی ہے؟

راہبہ: نہیں، بلکہ وہ کوئی مسلمان ہے۔

عبدہ بکر: وہ مسیح کہاں ظاہر ہوا ہے؟

راہبہ: وہ ہندوستان کا ''احمد'' نامی ایک شخص ہے۔

مَیں یہ نام سن کر حیرت زدہ رہ گیا۔ میں نے اسی حیرانگی کے عالم میں کہا اگر کسی نے ایسا دعویٰ کیا ہوتا تو ہم نے اس کے بارہ میں کبھی سنا کیوں نہیں؟

اس عجیب خبر کے بارہ میں سوچتا ہوا جب میں گھر پہنچا تو مجھے فورًا اپنے ہمسائے شیخ احمد الازہری کا خیال آیا۔اس سے اس بارہ میں بات ہوئی تو اس نے بتایا کہ مسیح نے تو بنفسِ نفیس دمشق میں ایک سفید منارے پر نازل ہونا ہے۔اور اس بارہ میں کئی روایات بھی سنا دیں۔

میری مشکل یہ تھی کہ آج کے مسلمان علماء میرے سوالوں کے جواب دینے سے قاصر تھے، پرانی اسلامی کتب عیسائی خیالات کی تصدیق کرتی تھیں نیز عیسائیوں اور مسلمانوں کے بیان کردہ عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے تمام واقعات مسیح کو مافوق البشر مخلوق قرار دیتے تھے۔ایسی حالت میں میرے ساتھ سوائے میرے دل کے اور کوئی نہ تھا جو کہتا تھا کہ شاید یہ سب غلط ہے۔اس کے باوجود شاید ظاہری دلائل اور حالات کی وجہ سے عیسائیت کی طرف میرا اندرونی طور پر میلان قائم رہا۔

گتھیاں سلجھ گئیں

ایک روز میں نے راہبہ سے مختلف عیسائی چینلز کی فریکوئینسی لی اور ان پر مسیح علیہ السلام اور عیسائیت کے بارہ میں فلمیں دیکھنے لگا۔کبھی کبھار ان فلموں کو درست سمجھ کر میں بھی دکھی ہو جاتا اور مسیح کو پیش آنے والے دکھوں اور صدموں پر آنسو بہاتا۔

2010ء کے ایسٹر کے موقع پر مَیں نے راہبہ سے بات کی اور اس سے ایک دینی فلموں والے عیسائی چینل کی فریکوئینسی لی اور پھر وہ چینل تلاش کر کے دیکھنے لگا۔ چند روز کے بعد اس چینل کے اردگرد کے چینلز کو بدل بدل کر دیکھ رہا تھا کہ ان میں سے ایک چینل پر میری نگاہیں مرکوز ہوگئیں۔ اس پر ایک باریش بزرگ کہہ رہے تھے کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ ان پر غشی کی حالت طاری ہوگئی اور بعد ازاں زندہ حالت میں انہیں صلیب سے اتارا گیا اور علاج معالجہ کے بعد انہوں نے مشرق کی طرف ہجرت کی اور وہاں پر طبعی وفات پائی۔

میں نے ایسی بات پہلی مرتبہ سنی تھی۔ میں یہ سن کر اٹھ بیٹھا۔ یہ چینل ایم ٹی اے تھا اور اس پر پروگرام الحوار المباشر کی ریکارڈنگ چل رہی تھی جس میں مرحوم مصطفیٰ ثابت صاحب مسیح کی صلیب سے نجات کے موضوع پر بول رہے تھے۔جوں جوں میں یہ پروگرام دیکھتا گیا میرا اشتیاق بڑھتا گیا اور مسیح کی زندگی کے بعض اوجھل حصوں کے بارہ میں گتھیاں سلجھتی گئیں۔ میں لیٹا ہوا تھا اور پروگرام کو دیکھ کر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ پھر کھڑا ہو گیا اور جب پروگرام کے دوران وقفہ ہوا تو وفور جذبات سے میری یہ کیفیت تھی کہ میں بے اختیار ہو کر خوشی سے اچھلنے لگا تھا اور میری زبان سے اللہ اکبر، اللہ اکبر کے الفاظ ادا ہو رہے تھے کیونکہ یہی وہ حق تھا جس کی تلاش میں میری روح سرگرداں تھی اور جسے پانے کے لئے میری جان ماری ماری پھرتی تھی لیکن اس تک پہنچنے کا راستہ معلوم نہ تھا۔آج میرے دل سے اٹھنے والی دعائیں سنی گئی تھیں۔

بدرِ کامل

پروگرام کے دوران وقفہ ہوا تو اعلان کیا گیا کہ اب حضرت مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام کے قصائد میں سے ایک قصیدہ پیش کیا جائے گا۔ چنانچہ آپؑ کا قصیدہ:

إِنِّی مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْأَکْبَرِ

شروع ہوا اور اس کے ساتھ آپ کی تصویر بھی ٹی وی سکرین پر دکھائی جانے لگی۔ یہ تصویر میرے لئے ایک اور سرپرائز لئے ہوئے تھی۔اس کو دیکھتے ہی مجھے اپنا ایک پرانا رؤیا یاد آ گیا جس میں مَیں نے اسی دلرُبا چہرہ کو چاند میں نقش دیکھا تھا۔ بعد میں اس کی صحیح تعبیر بھی سمجھ میں آ گئی کہ یہ مسیح محمدی بدر کامل بن کر امت محمدیہ میں ظاہر ہوا ہے۔

میری زندگی کے یہ چند لمحات ایسی خوشیوں اور خوش بختیوں سے عبارت ہیں کہ جنہیں میں الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔

بساط الٹ گئی

بہرحال میں الحوار المباشر اور ایم ٹی اے کے دیگر پروگرام بھی دیکھتا رہا۔ تین دن کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کے بارہ میں میرے تمام سوالوں کو حل فرما دیا تھا۔مَیں مسیح علیہ السلام کی صلیب سے نجات اور ہجرت اور پھر طبعی وفات پر نہ صرف ایمان لے آیا تھا بلکہ بائبل سے اس کے دلائل بھی یاد کر لئے تھے اور اب مجھے راہبہ کے بیٹے کو ٹیوشن پڑھانے کے لئے جانے کا بشدت انتظار تھا۔ چنانچہ جب مَیں وہاں گیا تو میں نے مسکراتے ہوئے پہلے تو اسے کہا کہ تمہارا شکریہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کیونکہ تمہاری وجہ سے مجھے مسیح کو پہچاننے کی توفیق ملی۔

یہ بات سنتے ہی راہبہ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا، لیکن قبل اس کے کہ اسے کوئی غلط فہمی ہوتی مَیں نے کہا کہ میں مسیح موعود پر ایمان لے آیا ہوں اور اس کی جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ یہ وہی ہندوستانی مسیح ہے جس کا نام احمد المہدی ہے جس کے بارہ میں تم نے کبھی مجھے بتایا تھا، اور میں تمہیں بھی اس پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہوں۔ مَیں نے ایم ٹی اے نامی ایک چینل پر اسے دیکھا اور اس چینل پر ہونے والی باتیں سنیں تو حقیقت مجھ پر آشکار ہوگئی اور اس کے بعد مجھے میرے سابقہ رؤیائے صالحہ کی حقیقی تعبیر بھی سمجھ میں آ گئی۔ پھر میں نے اسے مختصرًا مسیح کی صلیب سے نجات اور ہجرت کے بارہ میں بتایا اور الحوار المباشر میں بیان ہونے والے مضمون کا خلاصہ بیان کر دیا۔میری باتیں سنتے ہی راہبہ کا چہرہ متغیر ہوگیا۔شدید پریشانی کے عالم میں اس کے منہ سے بات تک نہ نکلی۔

میرے اس انکشاف کے بعد وہ میرے ساتھ بات کرنے سے کترانے لگی۔پھر جب میں نے یونس نبی کے نشان کے حوالے سے مسیح کی صلیب سے نجات ثابت کی تو اس کی زبان بالکل ہی گنگ ہوگئی اور اس کے منہ سے یہ جملہ نکلا کہ براہ مہربانی آپ دینی امور کے بارہ میں آئندہ سے میرے ساتھ کوئی بات نہ کریں کیونکہ آپ نے مجھے میرے عقیدہ کے بارہ میں شک میں مبتلا کرنا شروع کر دیا ہے۔ ایک وقت تھا کہ مَیں راہبہ کے سوالات سے جان چھڑاتا تھا اور ایک دفعہ اسے کہہ بھی دیا تھا کہ دینی امور کے بارہ میں میرے ساتھ بات نہ کرے۔آج صرف مسیح کی صلیبی موت سے نجات اور ان کی طبعی وفات کے مضمون کو سمجھنے اور بیان کرنے سے یہ ساری بساط الٹ گئی تھی۔آج راہبہ میری جگہ کھڑی ہو کر کہہ رہی تھی کہ میرے ساتھ دین کے بارہ میں بات نہ کرنا کیونکہ آپ نے مجھے میرے عقیدہ کے بارہ میں شک میں مبتلا کرنا شروع کر دیا ہے۔

انتقامی کارروائی اور خدائی تائید

راہبہ کے خوف اور پریشانی میں اضافہ ہوتا گیا۔ دلیل سے تو میرا مقابلہ کرنا اس کے لئے مشکل ہو گیا تھا لہٰذا اس نے آسان راہ اختیار کی۔ یعنی پہلے تو اپنے بیٹے کی ٹیوشن ختم کرا دی۔ پھر اس علاقے کے جن عیسائی بچوں کو مَیں ٹیوشن پڑھاتا تھا ان پر بھی دباؤ ڈالا اور انہوں نے بھی مزید ٹیوشن لینے سے انکار کر دیا۔نیز اس نے میرے محلّہ اور میرے سکول میں بھی یہ بات پھیلانا شروع کر دی کہ عبدہ بکر ایک نئے نبی کو مانتا ہے اور اس کی تبلیغ کرتا پھرتا ہے لہٰذا اس سے بچوں کو تعلیم دلوانا خطرہ سے خالی نہیں ہے۔

چونکہ لوگ تحقیق کرنے کی بجائے ایسی باتوں کی بہت جلد تصدیق کر دیتے ہیں، لہٰذا راہبہ کے پروپیگنڈہ سے مجھے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا حتی کہ نوبت میری مدرسہ سے فراغت تک جا پہنچی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص تائید فرمائی اور اپنے نشانوں، رؤیائے صالحہ اور تائیدات سے مجھے تسلی دی اور مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میرے دل میں بٹھا دی۔

ایک رؤیا میں مَیں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دیکھا کہ انہوں نے ایک چھوٹے بچے کو اٹھایا ہوا ہے۔اور مجھے خواب میں یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ بچہ میں ہوں۔اور حضور انور مسکراتے ہوئے مجھے دیکھ رہے ہیں۔اس کے بعد مَیں نے مزید تسلی اور بیعت کا فیصلہ کرنے کے لئے استخارہ کیا اور رؤیائے صالحہ کے ذریعہ انشراح صدر ہونے کے بعد بیعت کر لی۔

(اس کا بیان اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیں۔)

(باقی آئندہ)

گرت بر کتابم فتد یک نگاہ   بدانی کہ تا جنت این ست راہ

(براہین احمدیہ حصہ دوم۔ روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ 83)

براہین احمدیہ اور مولوی چراغ علی کی علمی اعانت کا بے سروپا الزام

(نصیر احمد حبیبؔ۔ لندن)

انیسویں صدی اپنے جلو میں مسلمانان ہندوستان کے لئے سنگین چیلنجز لے کر آئی جن کی شدّت میں وقت کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا چلا گیا۔ مغربی تہذیب مسلم اقتدار کا چراغ تو گُل کر چکی تھی۔ اب اس کا ہاتھ چراغِ مصطفوی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ مسلم اکابرین حیرت و یاس کی تصویر بنے نظر آتے تھے

اے خاصّہ خاصانِ رُسل وقتِ دعا ہے
امّت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے

مغربی تہذیب کی فکری یلغار کی نوعیت کو سمجھنے کے لئے ایک واقعہ کا حوالہ بے جا نہیں ہوگا۔ نپولین کے دربار میں ایک ہیئت دان نے نظام شمسی کا خاکہ پیش کیا۔ نپولین نے حیرت کے عالم میں سوال کیا یہاں تم نے خدا کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ تو ہیئت دان نے جواب دیا کہ اس لئے کہ اس کی ضرورت نہیں تھی۔

چنانچہ ہندوستان میں مغربی اقتدار کی بالادستی کے ساتھ ہی مغربی فلسفیوں کی طرف سے (نعوذ باللہ) خدا تعالیٰ کو سیاسی، سماجی اور یہاں تک کہ مذہبی دائرہ کار سے لاتعلق کرنے کا عمل شروع ہو گیا۔ مغربی دانش اور رُعبِ دجّال کے آگے مسلم اکابرین اور طبقہ زہّاد تھر تھر کانپ رہے تھے۔ اور ایک ایک کر کے اسلامی عقائد و اصول کے مورچے چھوڑتے چلے جا رہے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں (آپ سر سیّد کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں):

’’شاید آپ کے دل میں یہ عذر بھی مخفی ہو کہ اس نئے فلسفہ کے طوفان کے وقت اسلام کی کشتی خطرناک حالت میں تھی۔ اور گو وہ کشتی جواہرات اور نفیس مال و متاع سے بھری ہوئی تھی مگر چونکہ وہ تہلکہ انگیز طوفان کے نیچے آ گئی تھی اس لئے اس ناگہانی بلا کے وقت یہی مصلحت تھی اور اس کے بغیر کوئی اور چارہ نہیں تھا کہ کسی قدر وہ جواہرات اور نفیس مال کی گٹھڑیاں دریا میں پھینک دی جائیں اور جہاز کو ذرا ہلکا کر کے جانوں کو بچا لیا جائے۔ لیکن اگر آپ نے اس خیال سے ایسا کیا تو یہ بھی خودروی کی ایک گستاخانہ حرکت ہے جس کے آپ مجاز نہیں تھے۔ اس کشتی کا ناخدا خداوند تعالیٰ ہے نہ آپ۔ وہ بار بار وعدہ کر چکا ہے کہ ایسے خطرات میں یہ کشتی قیامت تک نہیں پڑے گی اور وہ ہمیشہ اس کو طوفان اور باد مخالف سے آپ بچاتا رہے گا۔ جیسا کہ فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ۔ یعنی ہم نے ہی اس کلام کو اتارا اور ہم ہی اس کو بچاتے رہیں گے۔ سو آپ کو چاہیے تھا کہ آپ اس ناخدا کی غیبی ہدایت کا انتظار کرتے اور دلی یقین سے سمجھتے کہ اگر طوفان آ گیا ہے تو اب اس ناخدا کی مدد بھی نزدیک ہے جس کا نام خدا ہے جو مالک جہاز بھی ہے اور ناخدا بھی۔ پس چاہیے تھا کہ ایسی بے رحمی اور جرأت نہ کرتے اور آپ ہی خود مختار بن کر بے بہا جواہرات کے صندوق اور زرِ خالص کی تھیلیاں اور نفیس اور قیمتی پارچات کی گٹھڑیاں دریا میں نہ پھینکتے۔

(حاشیہ مقدمہ حقیقت اسلام مندرجہ آئینہ کمالاتِ اسلام مصنفہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام مطبوعہ فروری 1893ء روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 259 تا 261)

ان گٹھڑیاں پھینکنے والوں میں ایک مولوی چراغ علی بھی شامل تھے جو اس قدر حواس باختہ ہوئے کہ اپنی کتاب ’تحقیق الجہاد‘ میں وحی والہام کو قوائے انسانی کا قدرتی نتیجہ قرار دیتے ہیں۔

(A Critical Exposition of the Popular Jihad 1884.1885) (بحوالہ براہین احمدیہ اور مولوی عبدالحق (بابائے اردو) کا مقدمہ اعظم الکلام از قلم عاصم جمالی)

اور اس پر ستم مستزاد یہ کہ مولوی چراغ علی اپنی کتاب ’ریفارمز انڈر مسلم رُول‘ میں قرآن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے الفاظ قرار دیتے ہیں۔

یہ اس تحریک علی گڑھ کا ہی شاخسانہ تھا کہ جس کے تحت یہ خیال پیش کیا گیا کہ:

’’قرآنی تعلیم کا غالب حصہ احکام، اخلاقی تاریخی امور، کہانیوں اور پیش گوئیوں پر مشتمل ہے جس کا نسلِ انسانی کی اجتماعی تہذیبی اور سیاسی زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔ (سر سیّد سے اقبال تک۔ مصنفہ قاضی جاوید)

چنانچہ اسی تحریک کے زیر اثر مولوی چراغ علی فرماتے ہیں:

’’یہ دوسو آیات قرآنی سول لاء کے متعلق کوئی خاص تعلیم یا محکم قواعد نہیں ہیں۔ ان میں سے بہت سے نتائج اٹکل پچو معلوم ہوتے ہیں۔ اور نہ اس نے (یعنی قرآن نے) سول لاء کے متعلق کوئی خاص قواعد وضع کیے ہیں۔‘‘

(اعظم الکلام فی ارتقاء اسلام صفحہ 17)

یہ وہ فضا تھی جس میں اسلام کا جری پہلوان ایک نازشِ فرزند تاریخ جس کا دل عشقِ مصطفیٰ ؐ سے لبریز، جس کی آنکھ مدینہ و نجف کے سرمہ سے روشن تھی پکار کر کہا:

’’اب مَیں آپ کو اطلاع دیتا ہوں اور بشارت پہنچاتا ہوں کہ اس ناخدا نے جو آسمان اور زمین کا خدا ہے زمین کے طوفان زدوں کی فریاد سن لی۔ اور جیسا کہ اس نے اپنی پاک کلام میں طوفان کے وقت اپنے جہاز کو بچانے کا وعدہ کیا ہوا تھا وہ وعدہ پورا کیا اور اپنے ایک بندہ کو یعنی اس عاجز کو جو بول رہا ہے اپنی طرف سے مامور کر کے وہ تدبیریں سمجھا دیں جو طوفان پر غالب آویں اور مال و متاع کے صندوقوں کو دریا میں پھینکنے کی حاجت نہ پڑے۔

(حاشیہ مقدمہ حقیقت اسلام مندرجہ آئینہ کمالاتِ اسلام مصنفہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام مطبوعہ فروری 1893ء روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 261)

مہر و ماہ انجم کا محاسب ہے قلندر
ایّام کا مرکب نہیں راکب ہے قلندر

یہ تمام تحریکیں ایّام کی مرکب تھیں، راکب نہیں تھیں لہٰذا وقت کے ساتھ ساتھ نقش برآب ہو گئیں۔

براہین احمدیہ اسلامی دنیا کے علمی اُفق پر ابھرنے والی پہلی کتاب تھی جو قطبی ستارے کی طرح نمودار ہوئی اور اس نے مذہبی دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے مثال جرأت کے ساتھ اعلان کیا:

’’اگرچہ شہادت الہامی بڑی معتبر خبر ہے اور استکمال مراتب یقین کا اسی پر موقوف ہے لیکن اگر کوئی کتاب مدعی الہام کی کسی ایسے امر کی تعلیم کرے کہ جس کے امتناع پر کھلا کھلی دلائل عقلیہ قائم ہوتی ہیں تو وہ امر ہرگز درست نہیں ٹھہر سکتا بلکہ وہ کتاب ہی باطل یا محرف یا مبدل المعنی کہلائے گی۔

(براہین احمدیہ حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 76)

ماضی میں جب بھی مذہب اور روحانیت کے دفاع کی کوشش کی گئی عقل اور منطق استقرائی جس پر سائنس کا مدار ہے اس پر تنقید کی گئی جس کی بناء پر ملّت اسلامیہ میں سائنس اور استقرائی نکتہ نظر کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا جس وجہ سے اسلامی دنیا میں زوال کے سائے گہرے ہوتے چلے گئے۔ براہین احمدیہ اسلامی علم الکلام کی تاریخ میں وہ بے نظیر کتاب ہے جس نے قرآن پاک کی تعلیم کی روشنی میں عقل کو اس کے منصب پر بحال کیا اور اعلان کیا کہ:

’’تصفیہ ہر ایک امر کے جائز یا ممتنع ہونے کا عقل ہی کے حکم پر موقوف ہے‘‘۔

(براہین احمدیہ حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 76)

’’وَقَالُوْا لَوْ کُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا کُنَّا فِیْ اَصْحَابِ السَّعِیْرِ۔‘‘ لیکن آپ نے اس کے ساتھ پورے تیقّن سے اعلان کیا:

’’وہ یقینی اور کامل اور آسان ذریعہ کہ جس سے بغیر تکلیف اور مشقت اور مزاحمت شکوک اور شبہات اور خطا اور سہو کے اصول صحیحہ معہ ان کی دلائل عقلیہ کے معلوم ہو جائیں اور یقین کامل سے معلوم ہوں وہ قرآن شریف ہے۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 77)

کہاں حضرت صاحب کا دوٹوک موقف قرآن پاک کی حقانیت کے بارے میں اور کہاں مولوی چراغ علی جو یہ اعلان کرتے نظر آتے ہیں:

’’یہ دوسو آیات قرآنی سول لاء کے متعلق کوئی خاص تعلیم یا محکم قواعد نہیں ہیں۔ ان میں سے بہت سے نتائج اٹکل پچو معلوم ہوتے ہیں۔‘‘

(اعظم الکلام فی ارتقاء اسلام صفحہ 17 بحوالہ ’براھین احمدیہ اور مولوی عبدالحق (بابائے اردو) کا مقدمہ اعظم الکلام‘ از قلم عاصم جمالی صفحہ 126، 127)

’’تم ہی کہو اے اہلِ نظر کوئی ربط بھی ہے ان قِصّوں میں‘‘

دونوں اقتباسات میں جو بُعد المشرقین ہے اس کی روشنی میں کیا اس بات کا کوئی امکان ہو سکتا ہے کہ آپ کی کوئی علمی اعانت مولوی چراغ علی نے کی ہو۔

انصاف ہے کہ حکم عقوبت سے پیشتر
اک بار سوئے دامنِ یوسف بھی دیکھیے

مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیے کتاب:

’’براھین احمدیہ اور مولوی عبدالحق (بابائے اردو) کا مقدمہ اعظم الکلام‘‘ از قلم عاصم جمالی۔

☆☆☆

مسجد مریم

آئرلینڈ میں بھی جاری اب اللہ کی تقدیر ہوئی
اِس تقدیر کے تابع مسجد مریم کی تعمیر ہوئی
نام دیا ہے مریم اس کو پاک مسیح کے وارث نے
حق والوں کی اَور سے حضرت مریم کی توقیر ہوئی
اللہ واحد کی توحید کے چشمے پھوٹیں گے اس سے
جب اس کے مینارے سے اذان ہوئی تکبیر ہوئی
ڈنکہ باجے گا ہر سمت بنام محمدؐ عربی کا
جب حسنِ قرآن کی اس میں کثرت سے تذکیر ہوئی
خواب سفید پرندوں والا تھا جو احمدؑ ہندی کا
یہ اب اس کے خواب کے پورا ہونے کی تعبیر ہوئی
راحت کا موجب ہو جائے گی یہ نیک نصیبوں کے
جب سچے اسلام حقیقی کی یہ اِک تصویر ہوئی
تاریکی کو دُور کرے گی سینے روشن کردے گی
ظاہر جب گنبد سے اس کے نُور کی اِک تنویر ہوئی
روحوں کے مُردے زندہ ہوجائیں گے باذن اللہ
یہ اعجاز ، مسیحائی ہونے کی اِک تدبیر ہوئی
اللہ کے مومن بندے اب نکلیں گے اس مٹی سے
یہ اس قوم کے مستقبل کے حق میں اِک تبشیر ہوئی
اس عہدِ مسرور سے خاص ہے وابستہ تائید خدا
شہرت جو اسلام کی ایوانوں میں عالمگیر ہوئی
گھر تعمیر خدا کے کرنا یہ اس دَور کا خاصہ ہے
یہ وہ دَور ، ظفؔر ہے جس میں نفسوں کی تطہیر ہوئی

(مبارک احمد ظفر)

خطبہ جمعہ

گالوے (آئرلینڈ) میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی پہلی مسجد 'مسجد مریم' کا افتتاح

الحمدللہ آج ہمیں آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی پہلی مسجد میں اللہ تعالیٰ جمعہ پڑھنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر، اس کا قیام ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ گو یہ چھوٹی سی مسجد ہے لیکن اس بات کا اعلان ہے کہ مسیح محمدی کے ماننے والے یہاں سے خدائے واحد کی وحدانیت کا پانچ وقت اعلان کریں گے اور اس میں حاضر ہو کر خدائے واحد کی پانچ وقت عبادت بجالائیں گے۔ اس مسجد سے اس آواز کو بلند کریں گے کہ مساجد تو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی جگہ ہے نہ کہ کسی فتنہ اور فساد کی آماجگاہ۔

یہ مساجد جو ہم تعمیر کرتے ہیں یہ اس بات کا اعلان ہیں کہ مذہبی آزادی کا سب سے بڑا علمبردار اسلام ہے اور اس کے اظہار کے لئے ہماری مسجدوں کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں

ہماری مساجد اور اس میں آنے والا ہر احمدی اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ قرآنی تعلیم کے مطابق ہر حقیقی مسلمان پر تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی حفاظت کی ذمہ داری ہے اور فرض ہے

مساجد کا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق صحیح رنگ میں ادا ہوں۔ اور یہ تمام باتیں کرنے کا حکم ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دیا ہے اور ان تمام باتوں کے کرنے کے لئے ہمیں ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار توجہ دلائی ہے اور اپنے عمل اور اسوہ حسنہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی ہے

مسجد کے بعد تبلیغ اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے تعارف کے نئے راستے کھلیں گے اور کھل بھی رہے ہیں۔ پس مسجد بنانے کے بعد یہاں کے رہنے والوں کی ذمہ داری مزید بڑھ گئی ہے۔ اس کے لئے ہر احمدی کو علمی لحاظ سے بھی تیاری کرنے کی ضرورت ہے تاکہ دینی اور علمی جوابات دے سکیں اور عملی حالتوں کو بھی اس معیار کے مطابق لانے کی ضرورت ہو گی جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں

اگر یہاں کے لوگ حضرت مریم کی عزت کرتے ہیں اور صرف عزت ہی کرتے ہیں اور ان صفات کو اپنانے کی کوشش نہیں کرتے جو ان میں تھیں تو یہ ان کی کمزوری ہے۔ ایک حقیقی مسلمان مرد اور عورت کو تو حضرت مریم کی طرح اللہ تعالیٰ کا حقیقی فرمانبردار ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ان حکموں میں سے حیا اور پردہ بھی ایک حکم ہے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26 ستمبر 2014ء بمطابق 26 تبوک 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد مریم۔ گالوے، آئرلینڈ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ۔ (التوبۃ:18)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ کامیابی کی طرف لے جائے جائیں گے۔

الحمدللہ آج ہمیں آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی پہلی مسجد میں اللہ تعالیٰ جمعہ پڑھنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر، اس کا قیام ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ گو یہ چھوٹی سی مسجد ہے لیکن اس بات کا اعلان ہے کہ مسیح محمدی کے ماننے والے یہاں سے خدائے واحد کی وحدانیت کا پانچ وقت اعلان کریں گے اور اس میں حاضر ہو کر خدائے واحد کی پانچ وقت عبادت بجالائیں گے۔ اس مسجد سے اس آواز کو بلند کریں گے کہ مساجد تو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی جگہ ہیں نہ کہ کسی فتنہ اور فساد کی آماجگاہ۔ یہ مساجد تو اس خدا کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں جو ربّ العالمین ہے جس نے تمام زمانوں کے انسانوں کے لئے اپنی ربوبیت کا اظہار کیا۔ جس نے ماضی میں بھی ہر قوم کی مادی اور روحانی ترقی کے لئے اپنی ربوبیت کا اظہار کیا۔ آج بھی اپنی ربوبیت سے دنیا کو فیضیاب کر رہا ہے اور جو آئندہ بھی ہمیشہ نوازتا چلا جائے گا، فیضیاب کرتا چلا جائے گا۔ اس کی ربوبیت کسی خاص قوم کے لئے مخصوص نہیں بلکہ تمام جہانوں اور تمام مخلوق کے لئے ہے۔

پس اس لحاظ سے مسیح محمدی کے ماننے والوں کی مساجد اس بات کا اعلان کرنے کے لئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی روحانی ربوبیت کا ادراک حاصل کرنا ہے تو مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہونے والوں کو ہی یہ حقیقی رنگ میں حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ مساجد اس بات کا اعلان کرنے کے لئے ہم تعمیر کرتے ہیں کہ دنیا کے فسادوں کو دُور کرنے کے لئے اسلام کی اس خوبصورت تعلیم پر غور کرو جو محبت، پیار، صلح اور امن کا پیغام دیتی ہے۔ یہ مساجد اس بات کے اعلان کے لئے ہیں کہ دنیا کو محبت پیار اور بھائی چارے کی ضرورت ہے نہ کہ جنگ و جدل کی، نہ کہ تلوار اور توپ کی۔ ہر مسجد جو ہم تعمیر کرتے ہیں اس بات کا اعلان کرتی ہے کہ اس مسجد میں آنے والے کا دل ہر قسم کے ظلموں اور حقوق غصب کرنے کے خیالات سے پاک ہے۔ یہ ہماری مساجد اس بات کا نشان اور مرکز ہیں کہ یہاں آنے والے دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے والے ہیں اور ان حقوق کی ادائیگی کے لئے قربانی کرنے کے لئے جہاں اپنوں کے لئے ان کے دل رحم کے جذبات سے پُر ہیں وہاں دشمن کی دشمنی بھی انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے حق کی ادائیگی سے نہیں روکتی۔ یہ مساجد جو ہم تعمیر کرتے ہیں یہ اس بات کا اعلان ہیں کہ مذہبی آزادی کا سب سے بڑا

علمبردار اسلام ہے اور اس کے اظہار کے لئے ہماری مسجدوں کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں۔ ہر شخص جو ایک خدا کی عبادت کرتا ہے اسے مسجد میں عبادت کرنے میں کوئی روک نہیں۔ قطع نظر اس کے کہ وہ مسلمان ہے یا غیر مسلم۔ ہماری مساجد اور اس میں آنے والا ہر احمدی اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ قرآنی تعلیم کے مطابق ہر حقیقی مسلمان پر تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی حفاظت کی ذمہ داری ہے اور فرض ہے اور اس ذمہ داری کا ادا کرنا اس کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا اپنی مسجد کی حفاظت کرنا۔ ہماری مساجد ہمیں اس طرف بھی توجہ دلاتی ہیں کہ مومن کے ایمان کا حصہ ملک سے وفاداری بھی ہے۔ ایک مومن اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے ملک و قوم کا وفادار نہ ہو۔

غرض کہ بیشمار باتیں ہیں جو مساجد سے حقیقی رنگ میں وابستہ ہونے والوں سے یہ مطالبہ کرتی ہیں کہ مساجد کا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق صحیح رنگ میں ادا ہوں۔ اور یہ تمام باتیں کرنے کا حکم ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دیا ہے اور ان تمام باتوں کے کرنے کے لئے ہمیں ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار توجہ دلائی ہے اور اپنے عمل اور اسوہ حسنہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی ہے۔ انسانیت کی قدریں قائم کرنے اور محبت، سلامتی اور امن کے قیام کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نمونے قائم کئے۔ یہ صرف کہنے کی باتیں نہیں ہیں بلکہ تاریخ گواہ ہے کہ ایک موقع پر آپؐ نے عیسائیوں کو ان کی عبادت کے وقت اپنی مسجد 'مسجد نبوی' میں عبادت کرنے کی اجازت دے دی۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 396 امر السید والعاقب و ذکر المباہلۃ (صلاتہم الی المشرق) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)۔

اور یہی وہ حقیقی اسلامی تعلیم ہے جس کو اس زمانے میں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور عاشق صادق نے اپنے اوپر لاگو کرنے کا حکم دیا۔ یہی وہ حقیقی اسلامی تعلیم اور عمل ہے جس کی چند مثالیں مَیں نے پیش کیں۔ جن کے کرنے اور پھیلانے کا ہمیں حکم دے کر اور ہم سے توقع کر کے زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سوچ کے ساتھ جہاں بھی تم مسجدیں بناؤ گے اسلام کے تعارف اور تبلیغ کے نئے راستے کھولتے چلے جاؤ گے۔ لوگوں کی اسلام کی طرف توجہ ہوگی۔ اس کی خوبصورت تعلیم انہیں اپنا گرویدہ کر لے گی اور یوں تمہاری تعداد بھی بڑھتی چلی جائے گی۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 119۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہی مقصد ہے جس کے لئے ہمیں اپنی مساجد بنانی چاہئیں اور ہم بناتے ہیں۔ یہی وہ تعلیم ہے جس کو آج میڈیا کے ذریعہ دیکھ کر اور اس کا علم پا کر دنیا ہماری طرف متوجہ ہوتی ہے۔ ایک عام آدمی سے لے کر بڑے بڑے لیڈر اور سیاستدان جب دیکھتے ہیں کہ ایک طرف تو شدت پسند گروہ ہیں جو مار دھاڑ اور بلا امتیاز قتل و غارت میں لگے ہوئے ہیں اور دوسری طرف ایک جماعت ہے جو محبت، پیار، صلح اور امن کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ ایک طرف تو ایسے نام نہاد مسلمانوں کی مساجد ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر گالیاں اور غلاظتوں سے بھرے ہوئے جذبات کے اظہار کئے جاتے ہیں اور دوسری طرف صرف امن اور صلح کی بات کی جاتی ہے اور 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں۔ یقیناً یہ باتیں اپنی طرف توجہ کھینچتی ہیں۔ لوگوں کو تجسس پیدا ہوتا ہے کہ ان دو قسموں کے مسلمانوں میں فرق کیوں ہے؟ اور پھر یہ تجسس آجکل کے جدید میڈیا یا انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی طرف مائل کرتا ہے۔

پرسوں ڈبلن پارلیمنٹ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ کچھ ممبران پارلیمنٹ سے ملنے کا بھی موقع ملا۔ ایک ان میں سے کہنے لگے کہ جماعت احمدیہ جس طرح انسانیت کی قدریں قائم کرنے کے لئے اور امن کے قیام کے لئے کوشش کرتی ہے وہ دوسرے مسلمانوں میں نظر نہیں آتیں اور یہ معلومات جماعت کے بارے میں بڑی گہرائی میں جا کر میں نے لی ہیں۔ اور کہنے لگے کہ یہ سب معلومات لے کر میں اس بات کا خواہشمند ہوں کہ اب جماعت احمدیہ ڈبلن میں بھی جلد مسجد بنائے تا کہ یہ محبت اور اعلیٰ قدروں کا پیغام اس شہر میں بھی پھیلے جو میرا شہر ہے۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ دنیا کو بتا رہا ہے کہ صرف تصویر کا ایک رخ دیکھ کر اسلام کے بارے میں غلط رائے قائم نہ کرو بلکہ تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھو جو حقیقی رخ ہے جس کو آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی جماعت پیش کرتی ہے۔

پس اس بات پر ہمیں خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ ہم نے یہاں مسجد بنا لی اور آج دنیا نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے آپ کی مسجد دیکھ لی۔ آپ بھی دنیا کو کہنے کے قابل ہو گئے کہ ہمارے پاس بھی مسجد ہے۔ ایک فنکشن شام کو بھی ہو جائے گا انشاء اللہ اور اس میں پڑھے لکھے طبقے کو آپ کی مسجد دیکھنے کا موقع ملے گا یا یہ لوگ مسجد کی خوبصورتی کی تعریف کر دیں گے یا تعریف کی جانی شروع بھی ہو گئی ہو گی۔ یا مختلف وقتوں میں شاید مختلف لوگ اس شہر کے بھی اور باہر سے بھی مسجد کا وزٹ کرنے آئیں اور آپ خوش ہو جائیں کہ اتنے لوگوں یا اتنے گروپوں نے وزٹ کیا ہے اور بس آپ نے سمجھ لیا کہ ہم نے اپنا مقصد حاصل کر لیا ہے۔ یہ نہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ بہت سی باتیں ہیں جس کا اعلان آپ اس مسجد کے ساتھ کر رہے ہیں۔ یہ سب باتیں ایک بہت بڑی ذمہ داری آپ پر ڈالنے والی ہونی چاہئیں۔ پس ان ذمہ داریوں کی طرف یہاں کے رہنے والے ہر احمدی کی توجہ ہونی چاہئے کہ کس طرح یہ ذمہ داری ادا کرنی ہے؟

جیسا کہ مَیں بیان کر آیا ہوں کہ مسجد کا کردار کیا ہے اور ہماری مسجدوں سے کیا اعلان ہوتا ہے۔ کس طرح ہم نے حقوق اللہ بھی ادا کرنے ہیں اور حقوق العباد بھی ادا کرنے ہیں۔ اگر ان کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں تو ہمارے دعوے بھی کھوکھلے ہوں گے۔ ہمارے نعرے اور اعلان بھی دنیا کو دھوکہ دینے والے ہوں گے۔ ہم صرف زبانی باتوں اور پراپیگنڈے سے دنیا والوں کو خوش تو کر رہے ہوں گے لیکن جو ہماری زندگی کا مقصد ہے خدا کو راضی کرنا اور اس کی رضا کے مطابق اپنے عملوں کو ڈھالنا، اس طرف ہماری توجہ نہیں ہوگی۔

میں نے شروع میں جو آیت تلاوت کی تھی اس میں بھی خدا تعالیٰ نے مسجدوں کو آباد کرنے والوں کی خصوصیات بیان کی ہیں۔ اس آیت کی وسعت خانہ کعبہ سے نکل کر ہر اس مسجد تک پھیلتی چلی جاتی ہے جو ان خصوصیات کے حامل لوگوں سے آباد ہوتی ہے جن کا اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے۔ جو ایمان لانے والوں میں شامل ہیں۔ ان مومنوں میں شامل ہیں جن کے ایمان کے معیار اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ اس طرح بیان فرمائے ہیں۔ فرمایا کہ اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ۔ یعنی مومنوں کی محبت سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ہوتی ہے۔ کوئی دوسری دنیاوی محبت ان پر غالب نہیں ہوتی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ دنیاوی مفاد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت کو بھول جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کے احکام پر عمل کیا جائے۔ یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ یہ نہیں کہ اپنے کام کے بہانے کر کے نمازوں کو انسان بھول جائے۔ مالی مفاد کا فائدہ اٹھانے کے لئے جھوٹ کا سہارا لے لے۔ یہ کام کرتے وقت انسان کو سوچنا چاہئے کہ میری محبت خدا تعالیٰ سے زیادہ ہے یا دنیاوی مفادات سے؟ اگر دنیاوی چیزیں اللہ تعالیٰ کے حکموں سے دُور لے جا رہی ہیں تو دنیا کی محبت غالب آ رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''جاننا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی غیوری محبت ذاتیہ میں کسی مومن کی اس کے (یعنی اللہ کے) غیر سے شراکت نہیں چاہتی۔ ایمان جو ہمیں سب سے پیارا ہے۔ وہ اسی بات سے محفوظ رہ سکتا ہے کہ ہم محبت میں دوسرے کو اس سے شریک نہ کریں۔''

(مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 534 مکتوب نمبر 120 مکتوبات بنام حضرت منشی رستم علی صاحبؓ۔ شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پس یہ بڑی قابل غور بات ہے۔ کہنے کو تو ہر مسلمان یہی کہتا ہے کہ مجھے خدا سے محبت ہے، مجھے رسول سے محبت ہے۔ اسی لئے مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ کبھی کسی مسلمان کے منہ سے ہم یہ نہیں سنیں گے کہ مجھے خدا یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں ہے۔ لیکن کتنے ہیں جو خدا اور اس کے رسول کے احکام پر عمل کرنے والے ہیں۔ صرف نماز کو ہی لے لیں۔ ہمیں جائزے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم نمازوں کا حق ادا کر کے نمازیں پڑھتے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جن کے جواب یہ ہیں کہ تین نمازیں یا چار نمازیں پڑھتے ہیں۔ پھر بہت سے ایسے ہیں جو نماز کی ادائیگی میں اتنی جلدی کرتے ہیں کہ جیسے ایک بوجھ گلے سے اتار رہے ہوں۔ نماز جو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے اور اس سے محبت کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ اگر اس کی ادائیگی ہم سنوار کر نہیں کر رہے تو محبت کے تقاضے ہم پورے نہیں کر رہے۔ پھر ایمان لانے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب انہیں اللہ اور رسول کسی فیصلے کے بارے میں بلاتے ہیں، کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔

پس ہر ایک کو اس معیار کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ خود اپنا جائزہ ہی ہمیں اپنی حالتوں کے بارے میں بتا سکتا ہے۔ قرآن کریم نے بے شمار احکام دیئے ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ لکھا ہے کہ یہ سات سو حکم ہیں۔ اور جو ان کو نہیں مانتا، ان پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتا وہ مجھ سے دُور ہو رہا ہے اپنا تعلق مجھ سے کاٹ رہا ہے۔

(ماخوذ از کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

پس اللہ تعالیٰ پر ہمارا ایمان تب مکمل ہوگا جب ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کر رہے ہوں گے۔ پھر ہم کہتے تو یہ ہیں کہ ہم آخرت پر ایمان لاتے ہیں لیکن ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں کہ یہ آخرت پر ایمان

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

کا دعویٰ صرف منہ کی باتیں ہیں کیونکہ اگر آخرت پر ایمان کامل ہو تو انسان بہت سے گناہوں اور حقوق کے غصب کرنے سے بچتا ہے۔ ہم دنیاوی قانون کے خوف سے تو بہت سے کام کرنے سے رُک جاتے ہیں کہ پکڑے گئے تو کیا ہو گا اور افسروں کی اطاعت بھی ہم ان کے خوف سے کرتے ہیں۔ لیکن بہت سے غلط کام ہم میں سے بہت سے اس لئے کرتے ہیں کہ آخرت کے بارے میں باوجود دعوے کے ہم سوچتے نہیں۔ بہت سے ہم میں سے اگر کبھی خشوع سے نمازیں پڑھ بھی رہے ہوں گے تو اس لئے پڑھتے ہیں کہ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے دعا کریں۔ دنیاوی مقاصد ان میں بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ مسجدوں میں بعض اس لئے بھی آ جاتے ہیں کہ لوگ کیا کہیں گے کہ اتنا عرصہ ہوا مسجد میں نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ مسجدوں کو آباد کرنے والے قیام نماز خدا تعالیٰ کے لئے کرتے ہیں۔ باجماعت نمازیں، ان کی پابندی، وقت پر ادائیگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرتے ہیں۔ ان کی عبادتیں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوتی ہیں۔ ان کی مالی قربانیاں بھی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے علاوہ انہیں کسی کا خوف نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو صرف ایمان کا دعویٰ کرنے والے نہیں ہیں بلکہ انہیں ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت بھی نظر آتی ہے۔ ہر قدم ان کا ہدایت کے نئے سے نئے راستوں کی طرف اٹھتا ہے۔ ہر راستہ ان کے لئے فلاح کے دروازے کھولتا چلا جاتا ہے۔ کامیابیوں کے دروازے کھولتا چلا جاتا ہے۔ یہ ہدایت انہیں کامیابیوں کی طرف لے جاتی ہے۔ انہیں کامیابیاں نصیب ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر یہ احسان ہے کہ اس نے جماعت کو ایسے مومنین عطا کئے ہیں جن کے ایمان کے دعوے ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ان کا مقصد ہوتا ہے اور یہی راز ہے جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ من حیث الجماعت ترقی کی منازل کی طرف بڑھ رہی ہے۔ پس ان فضلوں کا حصہ بننے کے لئے، مسجد کی آبادی کا حق ادا کرنے کے لئے، جیسا کہ مَیں نے کہا ہم میں سے ہر ایک کو ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہنے کی ضرورت ہے تا کہ کوئی احمدی مرد عورت ایسا نہ رہے جو اس ترقی کی برکات اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے سے محروم رہے۔ ہمارے خوف دنیاوی خوف نہ ہوں بلکہ اگر کوئی خوف ہو تو اس محبت سے بھرا ہوا ہو کہ ہمارا پیارا خدا ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ پس اس مسجد کے بننے کے بعد جب دنیا کی نظر ہم پر ہو گی تو ایمان کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ہمیں پہلے سے بڑھ کر اپنے جائزے لینے ہوں گے۔ ہمیں اپنے عملوں کو اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہو گی، تبھی ہم مسجد دیکھ کر اس طرف متوجہ ہونے والوں کی صحیح رہنمائی کر سکیں گے۔

مسجد کے بعد تبلیغ اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے تعارف کے نئے راستے کھلیں گے اور کھل بھی رہے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا لوگ آئیں گے، دیکھیں گے۔ دنیا میں ہر جگہ جہاں جماعت کی مسجد بنتی ہے تو لوگ، سکولوں کے بچے بھی اور دوسرے گروپس بھی، آتے ہیں۔ آجکل کیونکہ بعض مسلمانوں کی حرکات کی وجہ سے دنیا کی نظر مسلمانوں کی طرف بہت ہے اس لئے جیسا کہ مَیں نے کہا تجسّس بہت بڑھ گیا ہے۔ جب ہمارے عملوں اور ہماری حالتوں سے وہ اسلام کی تصویر کا حقیقی رخ دیکھیں گے تو یقیناً متأثر ہوں گے۔ پس مسجد بنانے کے بعد یہاں کے رہنے والوں کی ذمہ داری مزید بڑھ گئی ہے۔ میں اس لئے یہ بار بار کہہ رہا ہوں کہ اب آپ چھپے ہوئے نہیں رہے۔ کبھی زمانہ تھا کہ جب آئرلینڈ کی جماعت چھوٹی سی تھی اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ اب آپ لوگ ان لوگوں میں نہیں رہے جن کو لوگ جانتے نہیں۔ مسجد کی خوبصورت عمارت اور بلند مینار ہر روز آپ کو دنیا سے متعارف کروا رہے ہیں۔ اور اس کا آج افتتاح اور شام کو جیسا کہ میں نے کہا انشاء اللہ غیر مسلم یا غیر احمدیوں کے ساتھ جو فنکشن ہے اس تعارف کو ہر طبقے میں لے جائے گا۔ اخبارات نے کچھ لکھنا بھی شروع کر دیا ہے۔ مزید خبریں انشاء اللہ آئیں گی جو جماعت احمدیہ کے بارے میں، حقیقی اسلام کے بارے میں اس ملک کے لوگوں کو مزید آگاہ کریں گی اور یہ مسجد صرف گالوے کے لوگوں کے لئے توجہ کا مرکز نہیں رہے گی بلکہ دوسرے شہروں کے لوگ بھی آپ کے بارے میں جانیں گے اور موقع ملا تو یہاں آ کر مسجد دیکھنے کی کوشش بھی کریں گے۔ یہی ہمارا مختلف جگہوں پر تجربہ ہے۔ گویا جیسا کہ مَیں نے کہا آپ کی تبلیغ میں وسعت پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ اس کے لئے ہر احمدی کو علمی لحاظ سے بھی تیاری کرنے کی ضرورت ہے تا کہ دینی اور علمی جوابات دے سکیں اور عملی حالتوں کو بھی اس معیار کے مطابق لانے کی ضرورت ہو گی جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور جس کے بارے میں مَیں پہلے بتا چکا ہوں کہ وہ معیار کیا ہے؟ وہ معیار قرآن کریم کے تمام احکامات پر عمل کرنا ہے۔ اپنے ایسے نمونے قائم کرنا ہے کہ یہاں کے رہنے والے خود بخود آپ کی طرف متوجہ ہوں۔ اس ملک میں بھی مذہبی رجحان بہت زیادہ ہے۔ یورپ میں یہ ملک ہے جس میں ابھی تک امیر لوگ بھی، دنیا دار بھی، غریب بھی اپنے عیسائی ہونے کے حوالے دیتے ہیں اور اظہار کرتے ہیں کہ ہم مذہبی ہیں اور حضرت عیسیٰ کے حوالے سے عیسائیت کو اپنا نجات دہندہ مذہب سمجھتے ہیں۔ ان کو ہم نے بتانا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہماری تعلیم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے برحق نبی تھے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے سپرد مفوّضہ کام کو احسن طریق پر سرانجام دے کر اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اصل طاقتوں کا مالک اور تمام جہانوں کا رب خدائے واحد و یگانہ ہے جس کی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی عبادت کی اور آپ کی پاکیزہ والدہ حضرت مریم نے بھی عبادت کی۔ اور پہلے انبیاء کی پیشگوئیوں کے مطابق آخری اور کامل شریعت لے کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہیں۔ اور یہی شریعت کامل اور نجات دلانے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہے اور دنیا و آخرت سنوارنے کا ذریعہ بننے والی ہے لیکن صرف دعویٰ کرنے سے نہیں بلکہ اس شریعت پر عمل کرنے سے۔ ان کو بتانا ہو گا کہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں مسیح موعود علیہ السلام آ چکے ہیں جنہوں نے ہمیں خدا تعالیٰ سے ملایا۔ وہ خدا جو ہماری دعاؤں کو سنتا بھی ہے اور قبول بھی کرتا ہے جو اپنے وعدے کے مطابق اپنے نشانات بھی دکھا رہا ہے۔ پس اب دنیا کی بقا اس مسیح موعود کو ماننے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق اس مسیح موعود کی آغوش میں آنے سے ہی پیدا ہو گا۔ لیکن کیا ہم یہ باتیں دوسروں کو بغیر کسی جھجک کے کہہ سکتے ہیں یا ہمیں رک کر سوچنا پڑے گا کہ کہوں یا نہ کہوں؟ کیا اگر دوسرے نے مجھے قبولیت دعا کا چیلنج دے دیا تو میں اس حالت میں ہوں کہ اسے قبول کروں۔ کیا میرا خدا تعالیٰ سے تعلق ہے۔ کیا میں خدا تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت اپنے دل میں رکھتے ہوئے اپنی زندگی کو اس کے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہا ہوں؟ اگر نہیں تو پھر ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے اپنی ذمہ داری کا احساس کئے بغیر اور انہیں نبھائے بغیر مَیں کس طرح دنیا کو دعوت دے سکتا ہوں۔ دنیا کو کس طرح بتا سکتا ہوں کہ یارو مسیح جو آنے کو تھا وہ تو آ چکا۔

کیا لوگ مجھے پوچھیں گے نہیں کہ تمہارے اندر اس مسیح نے کیا تبدیلی پیدا کی ہے جو تم مجھے پاک تبدیلیاں پیدا ہونے کا لالچ دے کر اس مسیح موعود کو ماننے کی طرف توجہ دلا رہے ہو۔ تمہارا اپنا خدا تعالیٰ سے کتنا تعلق پیدا ہو گیا ہے جو تم مجھے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہونے کا لالچ دے کر مسیح موعود کو قبول کرنے کی دعوت دے رہے ہو۔ تمہارا دین تمہیں کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق اس کی عبادت کر کے ادا کرو بلکہ تمہارے تو قرآن کریم میں یہ لکھا ہوا ہے کہ انسانی زندگی کا مقصد خدا کی عبادت کرنا ہے اور اسی لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے۔ کتنی نمازیں ہیں جو تم باجماعت ادا کرتے ہو؟ تم نے مسجد تو خوبصورت بنا لی لیکن اس کی خوبصورتی تو نمازیوں کی حالت سے ہے۔ ان سے ہی چمک اَور ابھرتی ہے۔ کیا تم لوگ پانچ وقت نمازیں مسجد میں پڑھتے ہو؟ کیا تم اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرتے ہو؟ قرآن کریم تو تمہیں کہتا ہے کہ تم خیرِ اُمّت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لئے پیدا کئے گئے ہو کیونکہ تم نیکیوں کی تلقین کرتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو۔ پوچھنے والے ہمیں پوچھیں گے کہ کیا صرف تلقین کرنے سے تمہارا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ اگر نہیں تو پہلے اپنے جائزے لو کہ کیا تم جو کہہ رہے ہو اس پر تم عمل بھی کر رہے ہو۔ پوچھنے والے پوچھیں گے کہ رشتے داروں اور لوگوں سے حسن سلوک کی تم باتیں کرتے ہو لیکن تمہارے اپنے عمل کیا اس کے مطابق ہیں۔ اپنی امانتوں کی ادائیگی اور عہدوں کے پورا کرنے کی تم باتیں کرتے ہو کیا امانتوں کا حق ادا کرنے اور عہدوں کو پورا کرنے کے تم سو فیصد پابند ہو۔ تم قربانی اور عاجزی کی باتیں کرتے ہو لیکن کیا اس کا اظہار تمہارے ہر قول و فعل سے ہو رہا ہے۔ تم یہ تو کہتے ہو کہ اسلام ہمیں حسن ظنی کی تعلیم دیتا ہے لیکن کیا اس حسن ظنی کو تم نے اپنی روزمرّہ زندگی پر لاگو بھی کیا ہوا ہے یا نہیں۔ تم کہتے ہو کہ قرآن کریم ہمیں سچائی پر قائم رہنے کی بڑی تلقین کرتا ہے لیکن کئی مواقع پر تو میں نے دنیاوی فوائد کے حصول کے لئے تمہیں خود جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ کوئی بھی ہمیں کہہ سکتا ہے اگر ہمارا عمل اس کے سامنے ہے۔ تم کہتے ہو کہ اسلام تعلیم دیتا ہے کہ اپنے غصے کو دباؤ اور عفو کا سلوک کرو۔ تعلیم تو بڑی اچھی ہے لیکن کیا تم اپنے روزمرّہ کے معاملات میں ان باتوں کا اظہار بھی کرتے ہو۔ تم اسلام کی ایک بڑی خوبصورت تعلیم مجھے بتا رہے ہو کہ عدل و انصاف کو قائم رکھنے کے لئے تمہارا معیار اتنا اونچا ہونا چاہئے کہ دشمن کی دشمنی بھی تمہیں اس سے بے انصافی کرنے اور اس کا حق غصب کرنے پر نہ اکسائے لیکن کیا تم دوسروں کو معاف کرنے اور انصاف کے قیام کے لئے یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہو اور اس کا حوصلہ رکھتے ہو۔ تمہارے سارے احکامات جو قرآن کریم کے حوالے سے تم بتاتے ہو بڑے اچھے اور خوبصورت ہیں لیکن کیا تم ان پر عمل کر رہے ہو۔ تم دوسرے مسلمانوں کے بارے میں تو کہہ دیتے ہو کہ انہوں نے مسیح موعود کو نہیں مانا اس لئے ان کی یہ حالت ہے کہ وہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں اور رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کا اُن سے اظہار نہیں ہوتا اور وہ اس کے الٹ کام کر رہے ہیں۔ لیکن تم نے جو مسیح موعود کو مانا ہے تمہارے تو ہر عمل کو تمہارے کہنے کے مطابق قرآنی تعلیم کے مطابق ہونا چاہئے۔ اگر

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

نہیں تو پھر تم ہمیں کس روحانی اور عملی انقلاب کی طرف بلا رہے ہو۔ جیسے تم ویسے ہم۔ ہمارے میں اور تمہارے میں فرق کیا ہے۔ پس ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ جہاں احمدی، احمدی کی حیثیت سے جانا جاتا ہے وہاں اس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں۔ وہ صرف احمدی نہیں رہتا بلکہ مسیح موعود کا نمائندہ بن جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہماری طرف منسوب ہو کر ہمیں بدنام نہ کرو۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 188۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ایک احمدی کے کسی بُرے عمل کا اثر صرف اس کی ذات تک محدود نہیں رہتا بلکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ بہت اہم بات ہے جسے ہر احمدی کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور جب یہ سب کچھ پیش نظر ہو گا تو ہر احمدی احمدیت کا سفیر بن جائے گا۔ ہر تعارف اس کو دنیا کی نظروں میں اتنا بڑھائے گا کہ وہ آپ کی طرف لپک کر آئے گا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمائندہ بن جائیں گے۔ تبلیغ کا حق ادا کرنے والے بن جائیں گے۔ دنیا والوں کی دنیا اور آخرت سنوارنے والے بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بن جائیں گے۔ پس اس کے حصول کے لئے ہمیں بھرپور کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی پنجوقتہ نمازوں کو باجماعت اور سنوار کر ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ مسجد کا حق ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ فرائض کے ساتھ نوافل کے ذریعہ بھی خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی مرد اور عورت کو اپنی ذمہ داری سمجھنے کی ضرورت ہے۔

ہم بڑے شوق سے یہاں کے رہنے والوں کو بتاتے ہیں کہ ہم نے اس مسجد کا نام مسجد مریم رکھا ہے کیونکہ لوگ حضرت مریم کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ ہم انہیں یہ کہتے ہیں کہ حضرت مریم تمہیں بھی پیاری ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی والدہ ہیں لیکن صرف حضرت عیسیٰ کی ماں ہونے کی وجہ سے وہ ہمیں پیاری نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نیکی اور تقویٰ کے معیار کو بھی دیکھ کر ان پر پیار کی نظر ڈالی اور مومنوں کو کہا کہ تم مریم جیسی خصوصیات پیدا کرو۔ مریم نے اپنی ناموس کی حفاظت کی اور یہ حفاظت خدا تعالیٰ کی محبت اور خوف کی وجہ سے کی۔ وہ خدا تعالیٰ کی کامل فرمانبردار تھیں اور اس کے حکموں پر عمل کرنے والی تھیں۔ وہ راستباز اور سچائی پر قائم رہنے والی تھیں۔

پس ہر حقیقی مسلمان مرد اور عورت کو اللہ تعالیٰ نے ان مومنانہ صفات کو اپنانے کا حکم دیا ہے۔ میں یہاں ان احمدی لڑکیوں اور عورتوں کو بھی کہوں گا کہ اگر یہاں کے لوگ حضرت مریم کی عزت کرتے ہیں اور صرف عزت ہی کرتے ہیں اور ان صفات کو اپنانے کی کوشش نہیں کرتے جو ان میں تھیں تو یہ ان کی کمزوری ہے۔ ایک حقیقی مسلمان مرد اور عورت کو تو حضرت مریم کی طرح اللہ تعالیٰ کا حقیقی فرمانبردار ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ان حکموں میں سے حیا اور پردہ بھی ایک حکم ہے جس کا قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ اپنے حیادار لباس کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کے مطابق زندگیاں گزارنے اور حقیقی مومن بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ دنیا میں ڈوبنے کی بجائے عبادتوں کا حق ادا کرنے والا بنائے۔ ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کو ادا کرنے والا بنائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ ہمیں نصیحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''مَیں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادتمندوں کے لئے پیدا کر دی ہے'' یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنا۔ ''مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے۔ یہ سچ ہے کہ تم ان منکروں کی نسبت قریب تر بہ سعادت ہو جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حسن ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی۔ لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمے کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدُوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا''۔ خدا تعالیٰ ہی ہے جو توفیق دیتا ہے۔ ''یہ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمے سے پئے گا وہ ہلاک نہ ہو گا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے، دوسرا مخلوق کا۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 185-184۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ یہ حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور اس چشمے سے زیادہ سے زیادہ ہم فیضیاب ہونے والے بنتے چلے جائیں اور پھر اس فیض سے دنیا کو بھی فیضیاب کرنے والے ہوں۔

مَیں اس مسجد کے کچھ کوائف بھی بتا دوں۔ دنیا میں اس طرف بھی توجہ ہوتی ہے۔ مَیں نے ستمبر 2010ء میں اس کی بنیاد رکھی تھی اور زمین کا کل رقبہ 2400 مربع میٹر ہے تقریباً پونہ ایکڑ، پونے ایکڑ سے تھوڑا سا کم۔ بہرحال جو مسجد کا مسقّف حصہ ہے وہ 217 مربع میٹر ہے اور یہ جگہ 2009ء میں پانچ لاکھ پندرہ ہزار یورو کی لاگت سے خریدی گئی تھی۔ اس میں ایک مکان بھی بنا ہوا تھا۔ پھر اس کی تعمیر پر تقریباً گیارہ لاکھ یورو کے اخراجات آئے ہیں۔ مین ہال اور دوسری جگہوں کو ملا کے ان میں تقریباً دو سو کے قریب لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس مسجد سے ملحقہ دو دفاتر بھی ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ ایک مکان بھی تھا جو تین کمروں پر مشتمل ہے اور اس میں کچن وغیرہ بھی بنا ہوا ہے۔ سترہ گاڑیوں کی پارکنگ کی بھی گنجائش ہے۔ پھر اس کے ساتھ یہ جو جگہ ہے اس کی لوکیشن (Location) بڑی اچھی ہے۔ قریب ہی یہاں گھوڑ دوڑ ہوتی ہے، ریسنگ گراؤنڈ (Racing ground) ہے جہاں سے یہ مسجد بڑی اچھی طرح نظر آتی ہے۔ مشہور تہوار یہاں ہوتا ہے اور مشہور شخصیات بھی اس گھوڑوں کی دوڑ میں شامل ہونے کے لئے آتی ہیں۔ اس میں یہاں کے تقریباً چالیس ہزار لوگ شامل ہوتے ہیں۔ اور وہاں سے مسجد کا نظارہ بھی بڑا خوبصورت ہے تو اس لحاظ سے بھی مسجد کا تعارف بڑھے گا کیونکہ باہر سے بھی لوگ یہاں آئیں گے۔ اور یہ کافی آباد علاقہ ہے۔ یہاں سے تقریباً روزانہ ہی سینکڑوں کی تعداد میں لوگ گزرتے ہیں۔ سٹوڈنٹس کی ایک رہائشگاہ بھی یہاں قریب ہی ہے۔ گالوے ایئرپورٹ بھی دس منٹ کے فاصلے پر ہے۔ اس کے ساتھ ہی اب بعد میں دو اور مکان بھی خریدے گئے ہیں جو بالکل پیچھے دیوار کے ساتھ لگتے ہیں اور ان کی بھی اچھی اکاموڈیشن (accommodation) ہے۔ بہرحال یہ سارا کمپلیکس جو ہے اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور یہاں کے لوگوں کو اس مسجد کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اصل شَافِی اَللّٰہ تعالیٰ کی ذات ھے

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کی کاغذ کی بنائی ہوئی گولی میں اللہ تعالیٰ نے شفا رکھ دی

(مرسلہ: ڈاکٹر طارق احمد مرزا۔ آسٹریلیا)

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 26/جولائی 1968ء میں فرمایا:

''ایک دفعہ قادیان میں ایک شخص کو شدید پیٹ درد ہوا۔ رات کے دو بجے تھے۔ وہ گو جوان آدمی تھا لیکن درد اتنا شدید تھا کہ اس نے سارا محلّہ سر پر اٹھا لیا۔ سب لوگ جاگ پڑے اور یہ خیال کر کے کہ پتہ نہیں کیا بات ہے اس شخص کے مکان کی طرف دوڑے۔ وہاں جا کر دیکھا کہ وہ شخص درد کی وجہ سے تڑپ رہا ہے۔ حضرت میاں شریف احمد صاحبؓ کے مکان کے قریب ہی اس شخص کی رہائش تھی۔ آپ بھی وہاں پہنچے، وہاں اسے تڑپتے دیکھا تو ایک آدمی کو دوڑایا کہ ڈاکٹر کو لے آؤ اور اپنی جیب میں سے ایک کاغذ نکالا۔ اس کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا لیا اور اس کو اچھی بل دے کر ایک گولی بنائی۔ پھر آپ نے پانی منگوایا اور اس شخص کو کہا منہ کھولو میں خود دوائی منہ میں ڈالوں گا کیونکہ آپ اس کے ہاتھ میں کاغذ کا ٹکڑا پکڑا نہیں سکتے تھے۔ آپ نے دعا کی اور اس شخص کو کاغذ کی گولی کھلا دی اور پانچ منٹ کے اندر قبل اس کے کہ ڈاکٹر آئے، اُس کو آرام آ گیا اور اس کی چیخیں بند ہو گئیں۔

اب دیکھو کاغذ کے اس ٹکڑے میں شفا نہیں تھی لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت جب اس کی صفت شفا کو حرکت میں لاتی ہے اور اس کی یہ صفت جلوہ دکھاتی ہے تو یہ جلوہ جس چیز پر پڑتا ہے وہ کاغذ کا ٹکڑا ہو یا مٹی کی چٹکی ہو یا کوئی بہترین دوا ہو (اس جلوہ کے لئے وہ سب ایک جیسی ہیں) ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ شفا دے دیتا ہے۔ حالانکہ بڑے بڑے ماہر ڈاکٹر علاج کرتے ہیں اور بہترین مہنگی دوائیں دیتے ہیں لیکن بیماری میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا۔ غرض بعض دفعہ اللہ تعالیٰ یہ جلوہ بھی دکھاتا ہے۔ دراصل یہ ساری باتیں انسان کو اس لئے دکھائی جاتی ہیں کہ وہ اس یقین پر پختگی سے قائم ہو جائے کہ اصل شافی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، دوائیں نہیں۔''

(خطبات ناصر۔ جلد دوم صفحہ 233-232)

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
قانونی مشاورت
برائے اسائلم
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
190 Merton High Street , Wimbledon,London, SW19 1AX
(1 minute from South Wimbledon Tube Station)
Tel: 02085 401 666, Fax: 02085 430 534
BRANCH OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

جلسہ سالانہ یوکے 2014ء کے موقع پر جلسہ گاہ مستورات میں خواتین کے ایک خصوصی سیشن میں احمدی خواتین کی مختلف موضوعات پر تقاریر۔

ایّام جلسہ میں مختلف ممالک سے آنے والے وفود اور معزز مہمانوں کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقاتیں۔ ایام جلسہ میں ایم ٹی اے کے خصوصی پروگرامز و نشریات۔ جلسہ میں شامل ہونے والے بعض اہم معزز مہمانان اور جلسہ کے متعلق ان کے تأثرات کا مختصر تذکرہ۔

(جماعت احمدیہ برطانیہ کے 48ویں جلسہ سالانہ کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجز ۔ فرخ راحیل)

جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جاچکا ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لجنہ کی الگ سے ایک مارکی لگائی جاتی ہے جس میں مین مارکی سے جلسہ کی تمام تر کارروائی سنی جاتی ہے۔ جلسہ کے دوسرے دن جلسہ کی روایت کے مطابق خواتین کا الگ سے ایک خصوصی سیشن بھی ہوتا ہے جس میں خواتین مقررات مختلف دینی اور تربیتی موضوعات پر تقاریر کرتی ہیں۔ ذیل میں محترمہ سیکرٹری صاحبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ یوکے کی طرف سے موصولہ رپورٹ خلاصۃً درج کی جاتی ہے۔

مستورات کے جلسہ گاہ میں جلسہ گاہ زنانہ کی بڑی مارکی کے علاوہ تین چھوٹی مارکیاں چھوٹے بچے رکھنے والی خواتین کے لئے لگائی گئیں۔ مزید برآں شاملین جلسہ گاہ کے لئے بک سٹال، نمائش، فرسٹ ایڈ، ہومیوپیتھی اور بازار کا انتظام تھا۔ بازار میں کھانے کی چیزوں میں پکوڑے، سموسے، بیسن والے نان، چاٹ، چپس، دہی بھلے، گول گپے، فالودہ، کینڈی فلاس اور سافٹ ڈرنکس جیسی اشیاء مہیا تھیں جبکہ پرائیویٹ سٹالز پر بُرقعے، جیولری اور کپڑے تھے۔ یہ بازار جلسہ سالانہ کی کارروائی کے دوران بند رکھے جاتے تھے۔

دورانِ وقفہ خواتین کو مخزنِ تصاویر کی نمائش دکھانے کا بھی انتظام کیا گیا۔ امسال اشاعت ڈپارٹمنٹ لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے Golden Treasure کی سیریز میں دو مزید کتب شائع کیں۔ جن میں سے ایک **"رابعہ کی عید"** اور دوسری **"حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ"** کے عنوان سے انگریزی زبان میں شائع کی گئیں۔ اس کے علاوہ مختلف زبانوں میں اور مختلف موضوعات پر ایک بڑی تعداد میں کتابوں کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس دفعہ Main Book Stall کے علاوہ ایک چھوٹے بک سٹال کا اضافہ بھی کیا گیا تھا جس پر بطورِ خاص دنیا کی مختلف زبانوں میں جماعتی لٹریچر کا اہتمام کیا گیا تھا۔

....

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز مورخہ 30/اگست 2014ء بروز ہفتہ جلسہ کی روایت کے مطابق خواتین کا ایک الگ خصوصی سیشن صبح دس بجکر پانچ منٹ پر حضرت سیّدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں جن میں سے ایک اردو زبان میں اور دو انگریزی زبان میں تھیں۔

پہلی تقریر سیکرٹری تربیت برطانیہ محترمہ لبنیٰ سہیل صاحبہ نے "متقی خواتین کی خصوصیات" پر کی۔ اپنی تقریر کا آغاز اُنہوں نے سورۃ آلِ عمران کی درج ذیل آیات سے کیا، جن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"لوگوں کے لئے طبعًا پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں کی، اور اولاد کی اور ڈھیروں ڈھیر سونے چاندی کی اور امتیازی نشان کے ساتھ داغے ہوئے گھوڑوں کی، اور مویشیوں اور کھیتیوں کی محبت خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔ وہ دنیوی زندگی کا عارضی سامان ہے۔ اور اللہ وہ ہے جس کے پاس بہت بہتر لوٹنے کی جگہ ہے۔"

"تُو کہہ دے کہ کیا مَیں تمہیں ان سے بہتر چیزوں کی خبر دوں؟ ان کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے رب کے پاس ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور پاک کئے ہوئے جوڑے ہیں اور اللہ کی طرف سے رضوان ہے۔ اور اللہ بندوں پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔"

پھر قرآن مجید میں درج متقی کی چھ خصوصیات کا ذکر کیا۔ ان میں سے پہلی خصوصیت یہ ہے کہ متقی غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ غیب پر ایمان لانا ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اور ہر آئندہ ہونے والی ترقی کی بنیاد ایمان بالغیب پر ہی ہوتی ہے۔

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ وہ نماز کو قائم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز کی حفاظت کرو۔ نماز بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ نمازیں ہماری حفاظت کریں گی اور یہ روحانی ڈھال صرف ایک فرد کو نہیں پورے گھر کو بچائے گی۔

متقین کی اگلی نشانی وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ہے۔ یعنی اس میں سے جو ہم نے انہیں دیا وہ خرچ کرتے ہیں۔ خدا کے فضل سے جماعت میں ایسی خواتین کثرت سے ہیں جو ہر وقت اللہ کی راہ میں ہر چیز خرچ کرنے کو تیار رہتی ہیں۔ لیکن کچھ تعداد ایسی خواتین کی بھی ہے جن کے پاس وقت نہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ انسان کا نفس اس کے تمام قویٰ اور آنکھ کی بینائی اور کانوں کی شنوائی اور زبان کی گویائی اور ہاتھوں اور پیروں کی قوت۔ یہ سب خدا تعالیٰ کی امانتیں ہیں جو اُس نے ہمیں دی ہیں اور جس وقت چاہے اپنی امانت واپس لے سکتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی خدمت میں نفس اور اس کے تمام قویٰ اور جسم اور اُس کے تمام قویٰ اور جوارح کو لگایا جائے۔

اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے متقین کی تین مزید نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ اور وہ لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں جو تیری طرف اتارا گیا اور اس پر بھی جو تجھ سے پہلے اتارا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اتارا گیا۔ خواتین کی قرآن سے عشق کی مثالیں تاریخ میں موجود ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے دین کا علم سیکھ کر یہ درجہ پایا کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ آدھا دین عائشہؓ سے سیکھو۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں درسِ قرآن کا سہرا حضرت سیّدہ امِ طاہرؓ کی والدہ کے سر ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ سے عرض کی تو وہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جو سچے طلبگار ہیں ان کی خدمت کے لئے ہم ہمیشہ تیار ہیں۔ محترمہ لبنیٰ سہیل نے توجہ دلائی کہ ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہیے بلکہ عہد کرنا چاہیے کہ ہم قرآن کا ترجمہ سیکھیں گی اور اس پر عمل کریں گی۔ چاہے ہماری کوئی بھی زبان ہو اور عمر کا کوئی بھی حصہ ہو۔

انہوں نے کہا کہ متقیوں کی ایک اور نشانی یہ ہے کہ وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ متقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وحی پر بھی ایمان رکھتا ہے اور آپؐ کے بعد میں آنے والی وحی پر بھی یقین رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے معاشرے میں بچپن سے ہی بچیوں کے ذہن میں یہ بات ڈالی جاتی ہے کہ اس کا اصل خزانہ اس کی ظاہری خوبصورتی ہے۔ ہر عورت بچپن سے بڑھاپے تک مرد کی توجہ کھینچنے کی فکر کرتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے بچیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا "بیٹی ہے تو وہ اپنے تقدس اور عصمت کی حفاظت کرنے والی ہو۔ اپنی عزت کی حفاظت کرنے والی ہو۔ کوئی ایسی دوستی، ایسے طبقے میں اٹھنا بیٹھنا اور ایسی حرکت نہ کرے جو اسے اپنے ماں باپ سے چھپانی پڑے۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ عالم الغیب خدا اُسے دیکھ رہا ہے۔ غلط قسم کے لڑکے لڑکیوں سے دوستیوں کو وہ اپنے ماں باپ سے پردے میں رکھ سکتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے نہیں جو حرکات و سکون کو ہر وقت دیکھ رہا ہے۔"

(خطاب، 31 جولائی 2010ء)

پھر انہوں نے اپنی تقریر میں کچھ ایسی ماؤں کا ذکر کیا جنہوں نے اپنے بچوں کو خدا کی رضا کی خاطر قربانی کے لئے تیار رکھا۔ حضرت سیّدہ اماں جانؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے وقت بچوں کو یوں تسلی دی کہ بچو! خالی گھر دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ابا تمہارے لئے کچھ نہیں چھوڑ گئے۔ انہوں نے آسمان پر تمہارے لئے دعاؤں کا بڑا بھاری خزانہ چھوڑا ہے جو تمہیں وقت پر ملتا رہے گا۔

(تاریخ احمدیت جلد 3، صفحہ 554)

حضرت صاحبزادہ عبد اللطیفؓ شہید کی اہلیہ حضرت شاہ بی بی صاحبہ نے انتہائی دردناک حالات دیکھے۔ مگر ہر موقع پر یہی فرمایا کہ اگر احمدیت کی وجہ سے میں اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے قربان کر دیئے جائیں تو مَیں اس پر بھی خدا تعالیٰ کی بے حد شکرگزار ہوں گی اور پھر بھی اپنے عقائد میں تبدیلی نہ کروں گی۔

مقررہ موصوفہ نے غیر اسلامی رسومات سے بچنے کی نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ Valentine's day, Father's day, Mother's day, Halloween وغیرہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر شادی بیاہ کے موقع پر بہت مہنگے دعوتی کارڈ، رونقوں کے نام پر بے انتہا دعوتیں، دلہن کی تیاری اور سٹیج کے لئے مہنگے packges اور 15 سے 20 قسم کے مرغن کھانے۔ یہ سب کچھ اس لئے تا کہ لوگ یہ کہیں کہ ایسی شادی تو پہلے کبھی نہیں ہوئی۔

محترمہ لبنیٰ سہیل صاحبہ نے اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا بیان کردہ حوالہ پیش کیا کہ خواتین کو یہ وہم ہوتا ہے کہ بیاہ شادی کے موقع پر اگر ریاکاری سے کام نہ لیا گیا تو لوگوں کے سامنے ہمارا ناک کٹ جائے گا۔ لیکن ناک تو اس وقت کٹ گیا جب خدا تعالیٰ کے سامنے کٹ گیا۔ باقی ناک کہاں ہے جس کو کاٹو گی۔ جب خدا تعالیٰ کی ہدایت سے روگردانی کی، جب رسول کریمؐ کی ہدایات سے روگردانی کی، جب اسلامی تعلیمات کی طرف پیٹھ پھیر دی تو مومن کی ناک تو وہیں کٹ جاتی ہے۔ (خطاب 28 جولائی 1990ء)

قرآن کریم نے متقیوں کی ایک اور خصوصیت یہ بیان فرمائی کہ۔ "اور وہ شخص جو سچائی لے کر آئے اور وہ، جو اس سچائی کی تصدیق کرے، یہی وہ لوگ ہیں جو متقی ہیں۔" خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے سچائی بھیجی۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام۔ اور ہم خوش قسمت ہیں جنہیں اس سچائی کو قبول کرنے کی توفیق ملی۔ پس یقیناً یہ خوش ہونے اور خوشی سے اچھلنے کی بات ہے لیکن اس کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ ہم خلیفۂ وقت کے ہاتھ میں ایسے ہوں جیسے مُردہ غسّال کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

اجلاس کی دوسری تقریر صدر لجنہ برطانیہ مکرمہ ناصرہ رحمان صاحبہ نے انگریزی زبان میں کی۔ ان کی تقریر کا عنوان "خلافت کے ساتھ وفاداری اور عقیدت" تھا۔ انہوں نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ ہم میں سے بہت ایسے ہیں جو کوئی نہ کوئی دشواری اُٹھا کر یا قربانی دے کر خواہ وہ مالی ہو یا وقت کی ہو حدیقۃ المہدی آتے ہیں۔ یہاں آ کر ہم خوش ہیں کیونکہ ہم اپنے پیارے امام کی موجودگی میں ہیں اور روحانی ماحول سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس جلسہ میں شمولیت ہماری خلافت کے ساتھ وفاداری کا ثبوت ہے۔ ہم احمدی مسلمان ہیں اور ہمارا ایک ہی مقصد ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں کا وارث بننے کی کوشش کرنا تا کہ ہم اپنی آخری منزل یعنی جنت کو پا سکیں۔

آنحضرتؐ کی وفات کے بعد خلافت کا نظام جاری ہوا۔ خلافت کا کام نبی کے کام کو جاری رکھنا ہوتا ہے۔ یہ کوئی سیاسی درجہ نہیں کہ جس کے لئے ووٹ حاصل کرنے کے لئے اشتہاروں کی ضرورت ہو۔ بلکہ خلیفہ کا انتخاب دعاؤں اور خدائی راہنمائی کے ذریعے ہوتا ہے۔ خلفاء راشدین کے زمانے میں مسلمان سیدھے راستے پر چلے اور خلافت کی اطاعت کی۔ مسلمانوں کی حالت تب بگڑی جب انہوں نے خلافت کی نافرمانی کی اور نتیجۃً اُن پر روحانی زوال آیا۔

خلافتِ راشدہ کے بعد دین کی حفاظت کے لئے مجدد آتے رہے۔ لیکن خاص مصلح کی ضرورت تھی جو مسلمانوں کو ایک کرے تا اسلام کی فتح ہو اور یہ کام اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو سونپا جو کہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب الوصیت میں قدرتِ ثانیہ کی خوشخبری دی اور پچھلے ایک سو سال سے خلافت قائم دائم ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی ترقی محض خلافت کی برکت اور خلفاء احمدیت کی راہنمائی

سے ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ جن میں خلافت کی کامل اطاعت اور وفاداری شامل ہے۔

پیاری بہنو! ہمیں ایک احمدی عورت کا اعلیٰ مقام سمجھنا چاہیے۔ خواہ وہ طالبہ ہے۔ کام کرنے والی ہے یا گھر والی ہے۔ ہمیں ہمیشہ خبردار رہنا ہے۔ کیونکہ شیطان ہر لحہ انسان کو بہکانے میں مصروف ہے۔ ہمیں مغربی معاشرے کے اثر میں آکر احساسِ کمتری کا شکار نہیں ہونا کیونکہ یہ بہکاوے وقتی خوشی دیتے ہیں۔ دنیاوی دعوتیں محض عارضی راحت کے سامان ہیں جن کا روحانیت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہر سمت سے بدکاری کو دلچسپ بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ بے شرمی عام ہوگئی ہے اور عوام کو احساس دلایا جا رہا ہے کہ اگر تم ان جدید لذتوں میں حصہ نہیں لوگے تو خرابی تم میں ہے۔

اے احمدی بہنو! اپنا سر بلند رکھو اور اپنی الگ پہچان بنانے سے مت گھبراؤ۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح ہر قسم کی مشکلات، ظلم اور مخالفت کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہو۔ اگر تمہاری خلافت کے ساتھ تابعداری پختہ ہے تو تم اُن مشکلوں سے نکل کر اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلا سکوگی اور اپنے مقصد میں کامیابی پاؤ گی۔

اسلام نے عورت کو اعلیٰ مقام دے کر عزت اور عظمت عطا کی اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنایا۔ یاد رکھیں عورتوں نے تاریخ میں اسلام سے وفاداری کی اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت خدیجہؓ نے اسلام کے ظہور کے لئے اپنا مال و دولت آنحضرتؐ کو پیش کر دیا۔ اسی طرح حضرت اماں جانؓ نے اپنے زیورات جلسے کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کر دیئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خواہش پر قادیان کی لجنہ نے چندہ دیا تا یورپ میں ایک مسجد تعمیر کی جاسکے۔ یہی مسجد بیت الفضل اس وقت خلافت احمدیہ کا مرکز ہے اور قادیان کی لجنہ کی خلافت سے اطاعت اور تابعداری کی ایک زندہ مثال ہے۔

ہمارے پیارے خلیفہ انتہائی پیار اور شفقت سے ہمیں سیدھے راستے کی تلقین کرتے ہیں تا کہ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنی کمزوریوں کی بخشش طلب کرسکیں۔ یہ خلافت ہی ہے جو ہمیں نمازوں کو سنوارنے کا طریقہ سکھاتی ہے۔ یہ خلافت ہی ہے جو ہمیں تقویٰ کی تلقین کرتی ہے۔ یہ خلافت ہی ہے جو ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ عزت و احترام کرنا سکھاتی ہے۔

ہر احمدی عورت اور مرد کی بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو پوری وفاداری سے نبھائے۔ آخر میں صدر صاحبہ نے حاضرین جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ نصیحت کی کہ خلافت کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے اور حقیقی عبادت گذار اور اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے والیاں بنائے۔ آمین۔

ایک اور نظم کے بعد عربی ڈیسک کی انچارج محترمہ ریم ابراہیم صاحبہ نے اپنے احمدیت قبول کرنے کا ایمان افروز واقعہ سنایا۔

پروگرام کے مطابق دوپہر بارہ بجکر بارہ منٹ پر حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو جلسہ گاہ نعروں کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ لجنہ کے اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد اردو نظم اور فارسی نظم پڑھی گئیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اسناد عطا فرمائیں۔ اور حضرت سیّدہ آپا جان نے ان طالبات کو میڈل پہنائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا خلاصہ الفضل انٹرنیشنل کے 26؍ستمبر تا 02؍اکتوبر کے شمارہ میں دیا جا چکا ہے۔ نیز اسی شمارہ میں انعامات حاصل کرنے والی خوش نصیب لجنہ کی فہرست درج کر دی گئی ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے موصول ہونے والی فہرست کے مطابق 'نورین رحمان صاحبہ' نے بھی سندِ امتیاز اور میڈل وصول پایا تھا جس کا ذکر قبل ازیں فہرست میں نہیں ہوسکا۔ اس اجلاس کا اختتام دعا سے ہوا جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کروائی۔ خواتین کے اس اجلاس کی کل حاضری 15,241 تھی۔

اجلاس کے اختتام پر حسبِ دستور لجنہ اور ناصرات کے مختلف گروپس نے عربی، اردو، پنجابی، انگریزی، فرنچ، بنگلہ، سپینش کے علاوہ نائیجیریا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ اور گھانا کی زبانوں میں ترانے پیش کیے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کے لئے چھوٹے بچوں کی مارکیوں میں تشریف لے گئے۔ یہاں پر حضور اقدس کی خدمت میں پھول پیش کیے گئے۔ بعد ازاں حضور انور واپس تشریف لے گئے۔

....

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ معزز مہمانان کی ملاقاتیں

جیسا کہ اس سے قبل بھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ اس جلسہ کے موقعہ پر دنیا بھر سے احمدی و دیگر مہمانانِ کرام تشریف لاتے ہیں۔ بعض ممالک سے سرکاری عہدیداران و دیگر سیاسی و سماجی شخصیات پر مشتمل وفود بھی شامل ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض خوش نصیب وفود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت بھی حاصل کرتے ہیں۔ یہ ملاقاتوں کا سلسلہ جلسہ سے پہلے سے لے کر جلسہ کے بعد کئی روز تک جاری رہتا ہے۔ امسال ایڈیشنل وکالت تبشیر لندن کی طرف سے موصولہ اعداد و شمار کے مطابق جن وفود نے جلسہ سالانہ کے تین ایام کے دوران حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

پہلے دن مورخہ 29؍اگست کو ہونے والی ملاقاتیں

کینیڈا سے ممبر قومی اسمبلی Mrs. Judy Sgro، ان کے شوہر Mr. Sam Sgro مع محترم لعل خان ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا،

ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو کے منسٹر آف لیگل افیئرز مسٹر پرکاش رامادھر مع محترم ابراہیم بن یعقوب صاحب امیر جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو،

یوگنڈا کے وزیر دفاع C. W. C. B. Kiyonga (MP)، وزیر دفاع کے اسسٹنٹ برائے ملٹری لیفٹننٹ کرنل جانسن نوامانیا (Jonson Niwamanya)، یوگنڈا کے وزیر خارجہ Hon. Asuman Kiyingi مع محترم افضال احمد روف صاحب امیر جماعت احمدیہ یوگنڈا اور محترم شعیب نصیرا صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ یوگنڈا،

بیلجیم کے شہر Kasterlee کے میئر Mr. Ward Kesses ہمراہ بیگم صاحبہ Mrs. Desmyter Hilde و تین بچے، Mr. Francis Stijnen ہمراہ بیگم صاحبہ Mrs. Myriam Notelteirs مع ڈاکٹر ادریس احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بیلجیم و حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ سلسلہ بیلجیم،

دوسرے دن مورخہ 30؍اگست کو ہونے والی ملاقاتیں

سوئٹزرلینڈ سے Main Representative of Al Hakim to UN مسٹر عبدالامیر ھاشم، پروفیسر فار انٹرنیشنل لاء اینڈ ہیومن رائٹس وبسٹر یونیورسٹی جنیوا و ممبر آف FICR یونائیٹڈ نیشنز Dr Elodie Tranchez، معروف بزنس مین Mr. Olivier Kaeslin ہمراہ بیگم صاحبہ Mrs. Edith Reddig، پروفیسر نیومرالوجی Mr. Raphael Schenker، معروف بزنس مین Massimiliano Carroccia، نو احمدی Betim Redzepi مع ڈاکٹر عطاء النصیر صاحب و نبیل احمد باسط صاحب مربی سلسلہ،

ڈنمارک سے معروف صحافی Mr. Mrutyuanjai Mishra مع زکریا خان صاحب امیر جماعت و مبلغ انچارج ڈنمارک

ہالینڈ سے تشریف لانے والے ایک جج F. W. J. den Ottolander، صوفی مومنٹ سے تعلق رکھنے والے معروف صحافی Nuweira Youskine، پاک یورپین کرسچین الائنس کے چیئر مین Mr. Sylvester Bhatti ہمراہ بیگم صاحبہ Mrs. Sabinna Joseph

تیسرے دن مورخہ 31؍اگست کو ہونے والی ملاقاتیں

سپین سے معروف صحافی Mr. Rafael Castro Avila ہمراہ بیگم صاحبہ Mrs. Maria del Carmen، معروف صحافی Mr Juan Miguel Velasco Ramirez، مصری عرب دوست Mr. Ihab fehmi مع عبدالرزاق صاحب امیر جماعت سپین،

یونان سے ایک مترجم Mr. Panagiotis Tsiolis مع پارٹنر Mrs. Antigoni Lavdaki، انگریزی سے یونانی زبان میں ترجمہ کرنے کی ماہر Mrs. Rigoula Siaplaoura Karagkouni، گرافک ڈیزائنر Mrs Evangelia Afentouli،

بیلیز کے میئر Mr. Darrell Bradley، معروف صحافی Ms. Maryam Bin Amir، نو احمدی Mrs Evan Francis Abdul Qawiyy Vernon مع امیر صاحب کینیڈا و نوید احمد منگلا صاحب مبلغ بیلیز،

تنزانیہ سے پرسنل سیکرٹری منسٹر آف ہیلتھ اینڈ سوشل افیئرز Mr. Chales Pallangyo مع محترم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر جماعت تنزانیہ،

آئس لینڈ سے Ms. Erla Bolladottir مع منصور ملک صاحب مبلغ سلسلہ آئس لینڈ،

اس کے علاوہ آسٹریا، مراکو، ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو، اٹلی اور مسقط عمان سے تعلق رکھنے والے کچھ احمدیوں نے بھی جلسہ کے آخری دن حضورِ انور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

....

ایم ٹی اے

مسلم ٹیلی وژن احمدیہ نے امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے کی کاؤنٹی ہیمپشائر میں ہونے والے عالمی نوعیت کے جلسہ سالانہ کو پوری دنیا میں نشر کرنے کی سعادت حاصل کی اور پوری دنیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات سے براہ راست اپنی روحانی پیاس بجھانے کے سامان کرتی رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ کے پروگراموں کا theme 'استحکام خلافت' عطا فرمایا تھا۔ چنانچہ جلسہ سے بہت پہلے سے اس مناسبت سے دستاویزی پروگرامز اور پروموز وغیرہ کی تیاری شروع کر دی گئی۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر ایم ٹی اے پر دکھائے جانے والے دستاویزی پروگرامز

جلسہ کے دوران دکھائے جانے والے دستاویزی پروگرامز میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات سے متعلق مختصر تعارفی پروگرامز، 'خلافت کیا ہے؟' (انگریزی)، 'سال بھر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات (ایک جھلک)' (انگریزی)، 'تاریخ خلافت احمدیہ 1908ء تا 1965ء' (اردو و انگریزی)، 'تاریخ خلافت احمدیہ 1965ء تا حال' (اردو و انگریزی)، Khilafat: The Ultimate Foresight (انگریزی)، 'تحریک جدید' (انگریزی)، 'حدیث استخلاف' (انگریزی)، ایم ٹی اے: خلیفۂ وقت کی آواز (انگریزی) 'بیعت کیا ہے' (انگریزی) پروگرامز شامل ہیں۔

یہ پروگرامز ایم ٹی اے سٹوڈیوز لندن کے علاوہ دنیا بھر کے مختلف ممالک مثلاً امریکہ، کینیڈا، پاکستان وغیرہ میں قائم شدہ ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے تیار کر کے بھجوائے گئے تھے۔

جلسہ کے دوران براہِ راست پیش کیے جانے والے پروگرامز

جلسہ سالانہ یوکے کے دوران جلسہ گاہ سے لائیو پیش کیے جانے والے پروگرامز میں 'بلاد عربیہ'، 'مغربی ممالک کے فارغ التحصیل مربیان کے ساتھ گفتگو'، 'سال بھر کے دوران دورہ جات و دیگر تقریبات پر گفتگو'، 'وَسِّـــعْ مَـــکَـــانَکَ' شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے Promos اور Fillers بھی جلسہ کے دوران ریکارڈ کر کے نشریات میں شامل کیے گئے جن میں بیرونی ممالک سے آنے والے احمدی حضرت اور دیگر غیر از جماعت معززین کے تاثرات شامل نشریات کیے جاتے رہے۔

جیسا کہ قارئین کو معلوم ہے کہ ایم ٹی اے میں کام کرنے والے افراد کی غالب اکثریت رضا کاران پر مشتمل ہے۔ عالمی نوعیت کے جلسہ سالانہ کی لائیو کوریج اور اس کے دوران پروگرامز پیش کرنے کے لئے جن رضا کاران نے ہمہ وقت ڈیوٹیاں دیں ان میں انگلستان کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک مثلاً جرمنی، گھانا، امریکہ، کینیڈا اور کبابیر وغیرہ سے آنے والے احمدی شامل ہیں۔

اس کے علاوہ ایم ٹی اے العربیہ کی جانب سے بھی متعدد دستاویزی پروگرامز اور لائیو پروگرامز نشر کیے جاتے رہے۔

انٹرنیٹ پر لائیو سٹریمنگ

ایم ٹی اے کو سیٹیلائٹ کے ذریعہ پوری دنیا میں نشر کرنے کے علاوہ انٹرنیٹ پر لائیو سٹریمنگ کے ذریعہ بھی جلسہ کی تمام تر کارروائی نشر کی گئی۔ جلسہ کے تینوں دن دنیا بھر میں انٹرنیٹ کے ذریعہ پہلے دن تین لاکھ پچیس ہزار ایک سو چھ کمپیوٹرز، دوسرے دن تین لاکھ آٹھ سو سولہ کمپیوٹرز جبکہ تیسرے دن کی کارروائی تین لاکھ تینتیس ہزار چھ سو چھ کمپیوٹرز پر دیکھی اور سنی گئی۔ الحمد للہ رب العالمین

....

مہمانوں کے تأثرات

جلسہ سالانہ کے دوران تشریف لانے والے مہمان جماعتِ احمدیہ کو قریب سے دیکھتے ہیں تو اسلام کے بارہ میں ان کی بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جاتی ہیں اور ان میں سے غالب اکثریت اسلام کے بارہ میں اچھا تأثر لے کر واپس جاتی ہے۔ بعض مہمان جلسہ کے دوران یا جلسہ کے بعد مختلف مواقع پر اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہیں۔ ان مہمانان کے چنیدہ تأثرات ریکارڈ کے لئے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

امسال بھی مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے معزز مہمانان تشریف لائے اور شاملین جلسہ سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعض مہمانوں نے جلسہ سالانہ پر پیغامات ارسال کئے جو نمائندگان نے پڑھ کر سنائے۔ اور بعض نے جلسہ کے بعد رابطہ کر کے تحریری طور پر اپنے تأثرات سے بھی آگاہ کیا جن میں سے بعض تأثرات کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 05/اگست 2014 میں فرمایا ہے۔ (خطبہ جمعہ کے مکمل متن کے لئے دیکھئے الفضل انٹرنیشنل 26/اگست 2014)۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال بہ سال جلسہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔

معزز مہمانان کے تأثرات

جن مہمانان نے سہ روزہ جلسہ سالانہ کی کارروائیوں کے دوران اسٹیج پر تشریف لا کر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی سعادت پائی ان میں سے بعض کے خیالات و تأثرات ہدیۂ قارئین ہیں۔

☆……Stephen Hammond (ممبر آف پارلیمنٹ یوکے):

انہوں نے کہا کہ دنیا گزشتہ سال سے زیادہ مشکل حالات میں گرفتار ہو چکی ہے اِس لئے آپ کا یہ جلسہ گزشتہ سالوں سے زیادہ اہمیت کا حامل ہو چکا ہے۔ آپ کی جماعت کا پیغام Love for All, Hatred for None بہت زیادہ اہمیت اختیار کر چکا ہے اور اس پیغام کو پوری دنیا کو سننے کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہے۔

☆……Hon. Judy Sgro MP (ممبر آف پارلیمنٹ York West Ontario کینیڈا):

انہوں نے کہا کہ آج صبح مجھے یہاں بیٹھ کر حضور انور کا جو مستورات سے پیغام تھا سننے کی سعادت ملی اور یہ پیغام ایسا پیغام ہے جو نہ صرف جماعت احمدیہ میں بلکہ سب سے share ہونا چاہئے۔ یہ پیغام جو محبت، باہمی عزت اور باہمی افہام و تفہیم پر مشتمل ہے ایک ایسا پیغام ہے جو دنیا کو سننے کی ضرورت ہے۔ مَیں جانتی ہوں کہ یہاں 1400 سے زائد رضا کاران ہیں۔ میں ہر ایک کو اس کام کی مبارک باد پیش کرنا چاہتی ہوں۔

☆……Dr. Crispus Kiyonga (وزیر دفاع یوگنڈا اور یوگنڈا کی Bukonjo County West, Dasese District کے ممبر آف پارلیمنٹ):

انہوں نے کہا: قابلِ صد احترام حضور کا کل جو جلسہ سے خطاب تھا مَیں نے انہماک سے سنا ہے۔ نیز مجھے عزت مآب سے آفس میں بھی ملاقات کی سعادت ملی۔ آپ کا پیغام روز روشن کی طرح واضح ہے کہ اُن لوگوں کی مذمت کی جائے جو مذہب کے نام پر قتل کرتے ہیں۔ یہ ایک بہت اہم پیغام ہے اور ہمیں اس پیغام کو اپنے اپنے ملکوں میں اپنے بہنوں اور بھائیوں کو سنانا چاہیے۔

☆……Hon. Ward Kennes MP (ممبر آف Flemish پارلیمنٹ بیلجیم):

اس وقت جبکہ دنیا میں رونما ہونے والے واقعات کی وجہ سے اسلام پر ایک تاریک سایہ چھایا ہوا ہے جماعت احمدیہ مسلمہ دنیا کو دعوت دیتی ہے کہ وہ آ کر حقیقی اسلام کو دیکھیں۔ مجھے کل کے افتتاحی خطاب نے بہت متاثر کیا ہے اور بعد میں شام کو بھی میں عزت مآب سے ملاقات کر کے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ شدت پسندی کی مذمت کرتے ہیں یعنی ان باتوں کی مذمت جو حقیقی اسلام سے دُور لے جاتی ہیں۔ حقیقی اسلام امن، رواداری اور دوسروں کے مذہب کی عزت کرنا ہے۔ یہ عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد کا پیغام تھا جو آپ نے United States Congress یعنی Capitol Hill میں دیا، دسمبر 2012ء میں European Parliament برسلز، بیلجیم میں بھی دیا اور ان کا یہی پیغام تمام دنیا کے لئے بھی ہے۔ باہمی عزت اور باہمی اتفاق پیدا کرنے کی کوششوں کو اور دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی چیریٹیز کے کام جیسا کہ ہمارے اپنے ملک بیلجیم میں بھی ہو رہے ہیں مَیں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں……۔

آپ کے عالمگیر لیڈر حضرت مرزا مسرور احمد جو ایک نہایت پُر امن انسان ہیں، کی رہنمائی سے آپ رواداری اور صبر کا نمونہ قائم کر رہے ہیں۔ دوران جلسہ مَیں بعض دوسرے ممالک سے آئے ہوئے لوگوں سے ملا ہوں اور ہم نے آپس میں اپنے تأثرات اور جماعت احمدیہ کے ساتھ کام کرنے کے عزائم پر بھی بات کی۔ میرے لئے یہ ایک حیرت انگیز بات ہے کہ میرے تأثرات وہی ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں کے بھی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ کے کام، آپ کا امن کا پیغام اور آپ کی فلاسفی ''Love for All, and Hatred for None'' آئندہ بھی بیلجیم میں اور پوری دنیا میں بھی پھیلے گی……۔

☆……Mr. Peter Lee (نمائندہ Global 100 Outstanding Chinese Organisation, Singapore):

انہوں نے کہا: آج مَیں اپنے چیئرمین Mr. Lee Khoon Choy کی نمائندگی میں آیا ہوں یعنی (Global Outstanding Chinese 100) کی آرگنائزیشن کی طرف سے۔ انہوں نے کہا کہ GOC 100 حضورِ انور کی دنیا میں قیامِ امن کے لئے قابل قدر اور غیر معمولی کاوشوں اور خدمات کے اعتراف میں 'امن کے لیڈر' یعنی حضورِ انور کی خدمت میں 'امن کی تختی' (The Plaque of Peace) کا تحفہ پیش کر رہی ہے۔ اس تختی پر ڈریگن بنا ہوا ہے۔ یہ ڈریگن لیڈرشپ کی علامت ہے اور حضور بلاشبہ ایک عالمی جماعت کے لیڈر ہیں جو دنیا بھر میں امن اور سلامتی کے قیام کے لیے اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ آج کل کی مصیبت زدہ دنیا میں لیڈرشپ اور امن پر چلنے والوں کو پہچاننا بہت ضروری ہو چکا ہے۔ آخر پر میں GOC 100 کی جانب سے اور چیئرمین Lee کی جانب سے اس امید کا اظہار کرتا ہوں کہ آپ کا سلسلہ ایک دن امن عالم کے قیام میں کامیاب ہو……

☆……Hon. Tim Uppal (MP Minister of State for Multiculturalism, Canada and Member of Canadian Parliament for Edmonton-Sherwood Park):

گزشتہ موسم بہار میں کینیڈا کو حضور انور کی میزبانی کی سعادت ملی۔ ہر طبقہ سے اور ہر قسم کی قومیت سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے آپ کا بہت گرم جوشی کے ساتھ استقبال کیا۔ یہ اس وجہ سے ہوا کہ حضور انور ہمارے ملک میں اپنے امن، محبت اور ہم آہنگی کا پیغام پھیلانے آئے تھے۔ جو جماعت احمدیہ کا پیغام ہے۔

انسانیت کے خادم ہونے کے ناطے جماعت احمدیہ کینیڈا بڑی باقاعدگی سے چیرٹی کے کاموں میں حصہ لیتی ہے تاکہ وہ اپنی لوکل کمیونٹی کی خدمت کر سکے۔ کینیڈا کی حکومت جماعت احمدیہ کے پُر امن، محبت اور ہم آہنگی کے پیغام کو کینیڈا اور پوری دنیا میں پھیلانے کی کاوشوں کو سراہتی ہے۔

☆……Mr. Mervyn Thomas (Chief Executive Officer, Christian Solidarity Worldwide):

انہوں نے کہا: میں آپ کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم مذہبی آزادی اور امن کے فروغ کے لئے آپ کے ساتھ ہیں اور عدم رواداری اور مخالفت کے خلاف ہیں۔ ہم آپ کے ماٹو Love for All, Hatred for None کے ساتھ ہیں۔ آج کل کی سوسائٹی میں یہ ماٹو سب کے لئے ایک حقیقی مثال ہے۔

☆……Mayor Darell Bradley (Mayor of Belize City, Belize.):

انہوں نے کہا: جولائی 2014ء میں Belize میں جماعت احمدیہ کا نفوذ ہوا۔ جماعت احمدیہ کے نفوذ میں Belize کا ملک 206 نمبر پر رہا…… مجھے اس جلسہ سالانہ پر Belize کے باسیوں کا سلام محترم حضور تک پہنچانے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ میں حضور انور کو امن اور رواداری کے زوردار پیغام کی مبارکباد پیش کرتا ہوں……

حضورِ انور کا پیغام پوری دنیا پر محیط ہے جو گھروں اور دلوں کو ملاتا ہے۔ یہ پیغام جو امن، باہمی اتفاق، برادری اور دوسروں کی خدمت میں زندگی بسر کرنے کا پیغام ہے ملکوں کا سفر کرتے ہوئے براعظموں کو پار کرتے ہوئے، مختلف علاقوں اور مختلف Time Zones سے گزرتے ہوئے 160 ملین سے زائد احمدی مسلمانوں کو ملاتا ہے۔

مَیں حضور انور کو اور جماعت احمدیہ کو ان کے Charity سے تعلق رکھنے والے کاموں کی بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ دنیا کے کونے کونے میں جماعت احمدیہ نے ہسپتال، مکان اور مساجد بنائیں اور کھانا، پانی، بجلی مہیا کی۔ اور مصیبت زدہ علاقوں میں اپنی خدمات پیش کیں۔ Katrina سے Haiti تک Haiti سے Syria تک تمام انسانوں کو بلا تفریق رنگ و نسل اور بلا تفریق مذہب کے امداد پہنچائیں تاکہ تکالیف دور ہوں، اور اس کے ذریعہ ایک عزت اور وقار کا معیار قائم کیا ہے۔ آپ پر ظلم اور مخالفت کی جو ہوا چلی ہوئی ہے مَیں اُس کی مذمت میں آپ کے ساتھ ہوں۔ اور میں آپ کی تعریف کرتا ہوں کہ آپ کا جواب ہمیشہ پُر امن ہوتا ہے، صبر و تحمل، محبت اور معاف کرنا ہوتا ہے۔ آپ کا نمونہ دنیا کے لئے ایک نور ہے۔ اور آج مَیں آپ کے ساتھ ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ Belize میں جماعت احمدیہ مسلمہ کے ساتھ کام کروں گا تاکہ آپ کا امن، یکجہتی اور خدمت کا پیغام آگے بڑھے……۔

☆……Professor Mustapha Alajbegovic (Director of Arabic Center, Zagreb, Croatia.):

انہوں نے کہا: باسیانِ Croatia کی طرف سے میں امن کا پیغام اور نیک خواہشات کے کلمات آپ تک پہنچاتا ہوں۔ میرا جماعت احمدیہ سے تعارف چند ماہ قبل ہوا ہے۔ آغاز سے ہی پورے Croatia میں احمدیت کا پیغام مختلف ذرائع سے پھیل رہا ہے۔ انسانی خدمت Humanity First کے ذریعہ ہو رہی ہے، اور Croatia کے سیلاب زدگان کو مکمل مدد بہم پہنچائی۔ اس بات کو میڈیا اور Croatia کے لوگوں نے بہت سراہا ہے۔

مذہب کے لحاظ سے میرے جماعت کے عقائد سے بہت سے اختلافات ہیں لیکن مَیں بہت سی باتوں میں اُن سے اتفاق بھی کرتا ہوں۔ مثلاً خدمت انسانیت، دوسروں کے مذہب کی عزت کرنا، رواداری وغیرہ۔ جماعت احمدیہ کی کسی تقریب میں شامل ہونے کا میرا یہ پہلا تجربہ ہے۔ میں نے اِسے نہایت منظّم پایا ہے۔ جو ڈیوٹیوں پر مامور ہیں وہ مہمانوں کا بہت خیال رکھ رہے ہیں اور پیار اور عقیدت کا اظہار ان سب سے ظاہر ہو رہا ہے۔ جلسہ میں شامل ہو کر میں نے لوگوں کو پیار اور امن سے پُر پایا ہے۔

☆……Hon. Prakash Ramadhar (MP Minister of Legal Affairs, Trinidad & Tobago.):

انہوں نے کہا: میں ایک بات کا لازماً اظہار کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ Trinidad میں جماعت احمدیہ پورے Trinidad & Tobago کی دوست ہے……۔ مَیں Trinidad &Tobago کی جماعت کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ ہم سب کے لئے ایک نمونہ ہیں۔ انہوں نے واضح طور پر پیار، احسان مندی اور Trinidad میں ہماری بہنوں اور بھائیوں سے لگاؤ کا ماحول پیدا کیا ہوا ہے۔ یہاں آ کر اور آپ کے حُسن انتظام کو دیکھ کر بہت اچھا لگ رہا ہے۔ بالخصوص اُس لگاؤ سے جو نوجوانوں سے رونما ہو رہا ہے اور جو بھائی چارہ دیکھنے کو مل رہا ہے۔

میں کل حضور انور سے ملا ہوں۔ اس ملاقات سے میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ دنیا کا مستقبل ان افعال سے وابستہ ہے جو ہم آج کر رہے ہیں۔ اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے اور پھر بچوں کے بچے امن و امان میں رہیں تو ہمیں آج ہی امن و امان پیدا کرنا ہوگا۔ اس جلسہ سے اور اس نمونہ سے جو آپ دکھا رہے ہیں یہ دنیا ایک بہتر جگہ بن سکتی ہے جس کا لب لباب یہ ہے کہ محبت سب سے کی جائے اور نفرت کسی سے نہیں۔ اور اس کے ذریعہ سے آئندہ ہمارے بچے امن میں ہوں گے۔ اگر ہم حقیقی اسلام کو تلاش کرنے کی ذمہ داری نہیں اٹھائیں گے اور اُن واقعات کو ہونے دیں گے جو آج کل خبروں میں دکھائے جا رہے ہیں تو اسلام کے اصل نور اور اصل سچائی لوگوں سے مخفی رہے گی۔ اسلام ایک پُر امن مذہب ہے، یہ خدمت انسانیت کا مذہب ہے، لگن کا مذہب ہے۔ اب دنیا کو آپ کی پہلے سے بھی زیادہ ضرورت ہے……۔

☆……Rtd. Major Albert Don-Chebie (Director General, Ghana National TV. گھانا نیشنل ٹیلی ویژن حکومتی Broadcaster ہے جو ملک بھر میں 10 چینلز چلا رہا ہے):

انہوں نے کہا: مَیں گھانا اور گھانا کی Broadcasting Cooperation کی طرف سے آپ کو سلام پیش کرتا ہوں۔ چند ماہ قبل گھانا کی Broadcasting Cooperation اور MTA نے ایک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں جو دونوں فریقوں کے لئے

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:......خطاب حضور انور......از صفحہ نمبر 2

جاتا ہے جبکہ وہ خدا تعالیٰ کی چادر کے نیچے آ جاتا ہے اور ظلّ اللہ بنتا ہے۔ پھر وہ مخلوق کی ہمدردی اور بہتری کے لئے اپنے اندر ایک اضطراب پاتا ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مرتبے میں کُل انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے۔ اس لئے آپؐ مخلوق کی تکلیف دیکھ نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے عَـزِیْـزٌ عَلَیْـہِ مَـا عَـنِـتُّـمْ۔(التوبة:128) یعنی یہ رسول تمہاری تکالیف کو دیکھ نہیں سکتا۔ وہ اس پر سخت گراں ہے اور اسے ہر وقت اس بات کی تڑپ لگی رہتی ہے کہ تم کو بڑے بڑے منافع پہنچیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 56۔ ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ پاک اور مبارک اُسوہ جس کی آج زمانے کو ضرورت ہے جو دنیا کے امن اور سلامتی کی ضمانت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے صرف یہی نہیں بتایا کہ غیروں اور اپنوں کی تکلیفیں دُور کرنے اور بھلائی چاہنے کے لئے وہ حریص ہے، بے چین ہے بلکہ اس بے چینی کے معیار کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ لَـعَـلَّـکَ بَـاخِـعٌ نَّـفْسَـکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ۔ کیا تُو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کر دے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔ یعنی تیرا دل ان کے ایمان نہ لانے سے اس لئے بے چین ہے کہ ان کا یہ کفر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بن کر ان کو سزا کا مستوجب بنائے گا۔ پس یہ مخلوق سے ہمدردی اور انسانیت سے ہمدردی کا معیار ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا درد ہے، فکر ہے، رحم ہے کہ یہ زندگی بخش پیغام، وہ پیغام جو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والا ہے اس کا انکار کر کے اس کے ماننے والوں پر ظلم کر کے یہ لوگ نہ صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو رہے ہیں بلکہ عذاب سہیڑ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں بنی نوع انسان کی ہدایت کی اتنی شدید تڑپ پائی جاتی تھی کہ آپ بے چین ہو ہو جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ دیکھ کر فرماتا ہے کہ کیا تُو اپنے آپ کو ان کے غم میں ہلاک کر لے گا۔ بَـخْـعٌ کے معنی ہوتے ہیں اس طرح گلے پر چھری پھیرنا کہ گردن کے آخری حصے تک پہنچ جائے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بنی نوع کی ہمدردی اور ان کے لئے رحم کے جذبات اور انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے کے لئے تُو یہاں تک پہنچ گیا ہے گویا اپنے آپ کو ذبح کر رہا ہے۔ دنیا میں بے چین ہو کر قربانی تو لوگ اپنے محبوبوں اور پیاروں کے لئے کرتے ہیں لیکن یہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی طُرّہٴ امتیاز ہے۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بنی نوع انسان کے لئے درد کا ہی مقام ہے کہ اپنے ان دشمنوں کے لئے بھی بے چین ہو ہو کر دعائیں کر رہے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا ہلکا سا بھی احساس ہوتا ہے کہ ان کی ان حرکتوں سے یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے نیچے نہ آ جائیں تو اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہیں کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

R & R

CAR SERVICES LTD

Abdul Rashid

Diesel & Petrol Car Specialist

Unit-15 Summerstown, SW17 0BQ

Tel: 020 8877 9336

Mob: 07782333760

(الجامع لشعب الایمان للبیھقی جزء 3 صفحہ 45 فصل فی حدب النبیؐ علی امتہ ورافتہ بھم حدیث 1375 مطبوعہ مکتبة الرشد 2004ء)

ہزاروں انبیاء گزرے ہیں مگر رحم کے جذبات کا یہ اظہار نہ حضرت نوح سے ہوا، نہ حضرت ابراہیم سے، نہ حضرت موسیٰ سے، نہ حضرت عیسیٰ سے کہ بنی نوع انسان کے لئے یہ ہمدردی کے جذبات ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات صرف اپنے ماننے والوں، آپ سے قرب کا تعلق رکھنے والوں، اپنے کبار صحابہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر وغیرہ سے نہیں تھے بلکہ ان مکروہ چہروں کے لئے بھی تھے جنہوں نے آپ کو تکلیفیں دیں۔ عتبہ، شیبہ اور ابوجہل کے لئے بھی آپ رحم کے جذبات رکھتے تھے۔ یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے آپ کو تکلیفیں پہنچانے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ پھر طائف کے لوگوں نے آپ کو لہولہان کر دیا کہ خون پاؤں تک بہہ رہا تھا لیکن خدا تعالیٰ کا فرشتہ جب عذاب دینے کی بات کرتا ہے تو آپ فرماتے ہیں، نہیں۔ فوراً آپ کے رحم کے جذبات اپنی تکالیف پر حاوی ہو جاتے ہیں اور آپ اپنے جسم اطہر سے خون پونچھتے جاتے ہیں اور دعا کرتے جاتے ہیں کہ اے میرے رب! یہ نہیں جانتے کہ مَیں کون ہوں تُو انہیں معاف فرما۔(وامحمداہ از سید بن حسین عفانی جلد اول صفحہ 49-48 الفصل الاول، دارالعفانی قاھرہ 2006ء)

یہ ظلم آپ کی زندگی میں جاری رہے لیکن آپ کا جذبہ اس پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے ہر مخالفت کے بعد اس رحم کی وجہ سے جو بنی نوع کے لئے آپ کے دل میں تھا مزید بڑھتا جاتا تھا۔ آپ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے میں اور اس حقیقی ہدایت کو اختیار کرنے میں جو آپ لائے ہیں دنیا کی بقا ہے۔

غزوۂ اُحد میں آپ کی ہمدردی اور دشمن کے لئے درد کو بھی تاریخ نے یوں محفوظ کر لیا کہ جب آپ زخمی ہو کر گر پڑے اور بعض مسلمان جو آپ کے اردگرد آپ کی حفاظت کے لئے کھڑے تھے ان میں سے بعض زخمی ہو کر، بعض شہید ہو کر آپ کے اوپر گرتے رہے اور اس وقت یہی سمجھا گیا کہ شاید اب آپ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے ہوں گے۔ لیکن جب نیچے سے آپ کے جسم کو نکالا گیا تو اس وقت آپ ہوش میں تھے اور اس وقت بھی آپ نے دعا یہی دی کہ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔(صحیح مسلم کتاب الجھاد و السیر باب فی غزوة احد حدیث نمبر 4646) (السیرة الحلبیة جلد 2 صفحہ 317 تا 320 باب ذکر مغازیہ ﷺ، غزوة احد، مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت 2002ء) اے میرے رب یہ مجھے نہیں جانتے انہیں بخش دے۔ پس کیا اس حالت میں بھی ہمدردیٔ خلق کوئی کر سکتا ہے؟ یہ آپؐ کا ہی مقام تھا لیکن آنکھوں کے اندھوں کو پھر بھی آپ میں رحمت نظر نہیں آتی۔ یہ آنکھوں کے نہیں، دل کے اندھے لوگ ہیں۔

طائف کے سفر میں پیغام حق پہنچانے کی تڑپ کا واقعہ بھی تاریخ ہمیں بتاتی ہے جب خون سے لہولہان واپسی پر مکّہ کے ایک سردار کے باغ میں آپ ستانے کیلئے رکے تو باغ کے مالک نے دُور سے آپ کو اس حالت میں دیکھا اور اس کے دل میں آپ کے لئے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوئے۔ اس نے اپنے ایک غلام کو بلا کر انگور کے چند خوشے دیئے کہ وہ جو دو شخص بیٹھے ہیں ان کو دے آؤ، آپ کے ساتھ آپ کے غلام بھی تھے۔ بلکہ غلام نہیں کہنا چاہئے آزاد زید تھے۔ وہ غلام جب انگور لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور انگور دیئے اور جب باتوں باتوں میں پتا چلا کہ وہ باغ کے مالک کا غلام نینوا کا رہنے والا عیسائی ہے۔ تو آپ نے اسے فرمایا کہ تم میرے بھائی یونس کے وطن کے رہنے والے ہو۔ اس پر اس کی توجہ پیدا ہوئی اور اس نے سوچا کہ یہ عرب کے رہنے والے کا نینوہ سے کیا تعلق ہے۔ پھر اس نے آپ سے اس حالت اور اس سلوک کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم یونس کے ملک کے ہو۔ تم جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوؤں کے ساتھ یہی سلوک ہوتا ہے اور بغیر کسی خوف کے اس کو بھی تبلیغ کی۔ یہ نہیں دیکھا کہ مَیں اس وقت بھی دشمن کی زمین پر بیٹھا ہوا ہوں۔ اس کے علاقے میں ہوں اور اس تبلیغ کے نتیجے میں مجھ پر مزید ظلم ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے ان لوگوں کا کچھ نہیں بگاڑا، صرف اتنا کہتا ہوں کہ خدا کی طرف آؤ اور بتوں کی پرستش چھوڑ دو تا کہ تم پر خدا تعالیٰ رحم کرے۔ یہ بات سن کر اس عیسائی غلام کو یقین ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں، اس پر وہ غلام آپ کے پاؤں کی مٹی اور خون صاف کرنے لگا اور آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ اس کا مالک دُور سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ جب غلام واپس گیا تو اس کے مالک نے اسے ڈانٹا کہ تو نے یہ سب کچھ کیوں کیا؟ میں نے تُو تجھے صرف انگور دینے کے لئے بھیجا تھا۔ لیکن اب اسی غلام کا دل آپ پر ایمان لا چکا تھا۔(السیرة الحلبیة جلد اول صفحہ 498 تا 502 باب ذکر خروج النبی ﷺ الی الطائف مطبوعة دار الکتب العلمیة بیروت 2002ء) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی تکلیف کے باوجود بنی نوع کے لئے محبت اور رحم کے جذبے نے اس غلام کے دل میں آپ کی محبت قائم کر دی تھی۔ اب دنیا والے ان محبتوں کو جدا نہیں کر سکتے تھے۔

پس دیکھیں یہ ہے وہ آپ کا رحم کا جذبہ کہ جس حالت میں بھی جہاں بھی موقع ملا آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا۔ بنی نوع انسان سے ہمدردی کے لئے یہ عظیم تڑپ تھی جو آپ میں پائی جاتی تھی۔ جیسا کہ میں نے کہا ہمیں تو اور کسی نبی میں یہ تڑپ نظر نہیں آتی۔

متی باب 15 میں آیت 24 سے 26 میں یہ لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میری مدد کر۔ وہ دے جو اپنی قوم کو دیتا ہے۔ اس نے کہا کہ میرے پاس تیرے لئے کچھ نہیں۔ میں تو بنی اسرائیل کے لئے بھیجا گیا ہوں اور یہ صحیح نہیں کہ بچوں کی روٹی لے کر کتوں کے آگے پھینک دوں۔(ماخوذ از متی باب 15 آیت 24 تا 26) لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رحم لامحدود ہے۔ آپ کے پاس ایک شخص ایسی حالت میں آتا ہے جب آپ زخموں سے لہولہان ہیں۔ ایسے میں ایک عام انسان اپنی فکر کرتا ہے اور پھر وہ شخص بھی غیر قوم کا ہے۔ لیکن آپ کا جذبہ رحم اور ہمدردی اپنی تکلیف بھول جاتا ہے۔ آپ اس کو تبلیغ شروع کر دیتے ہیں۔ آپ اس کو روحانی روٹی اور غذا دیتے ہیں جو آپ صرف اپنی قوم کے لئے نہیں لائے بلکہ آپ کا جذبہ ہمدردی تمام بنی نوع انسان پر حاوی تھا۔ کالے گورے، عربی، عجمی سب کو آپ فیض پہنچانا چاہتے ہیں۔ اس احسان کے بدلے جو ایک مادی غذا لے کر جسمانی طاقت بحال کرنے کے لئے وہ غلام آپ کے پاس آیا تھا آپ فوراً ہمیشہ کام آنے والی غذا اسے سرفراز فرماتے ہیں۔ پس یہ فیض عام ہے جو آپ نے ہر حالت میں جاری رکھا اور ہر ایک کو دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہمدردی خلق کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان الفاظ میں کھینچا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

’’یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایک طرف انبیاء ورُسل اور خدا تعالیٰ کے مامورین اہل دنیا سے نفور ہوتے ہیں اور دوسری طرف مخلوق کے لئے ان کے دل میں اس قدر ہمدردی ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس کے لئے بھی خطرہ میں ڈال دیتے ہیں اور خود ان کی جان جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف میں فرماتا ہے لَـعَـلَّـکَ بَـاخِـعٌ نَّـفْسَـکَ اَلَّا یَـکُـوْنُـوْا مُؤْمِنِیْنَ(الشعراء:04)۔ یہ کس قدر ہمدردی اور خیر خواہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں فرمایا ہے کہ تُو ان لوگوں کے مومن نہ ہونے کے متعلق اس قدر ہمّ وغم نہ کر۔ اس غم میں شاید تُو اپنی جان ہی دے دے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمدردی مخلوق میں کہاں تک بڑھ جاتے ہیں۔ اس قسم کی ہمدردی کا نمونہ کسی اَور میں نہیں پایا۔ یہاں تک کہ ماں باپ اور دوسرے اقارب میں بھی ایسی ہمدردی نہیں ہو سکتی۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 80۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’نبی کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ قوت قدسی ہوتی ہے اور اس کے دل میں لوگوں کی ہمدردی، نفع رسانی اور عام خیر خواہی کا بیتاب کر دینے والا جوش ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لَـعَـلَّـکَ بَـاخِـعٌ نَّـفْسَـکَ اَلَّا یَـکُـوْنُـوْا مُـؤْمِـنِـیْـنَ(الشعراء:04)۔ یعنی کیا تُو اپنی جان کو ہلاک کر دے گا اس خیال سے کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔ اس کے دو پہلو ہیں۔ ایک کافروں کی نسبت کہ وہ مسلمان کیوں نہیں ہوتے۔ دوسرا مسلمانوں کی نسبت کہ ان میں وہ اعلیٰ درجے کی روحانی قوت کیوں نہیں پیدا ہوتی جو آپ چاہتے ہیں۔ چونکہ ترقی تدریجاً ہوتی ہے اس لئے صحابہ کی ترقیاں بھی تدریجی طور پر ہوئی تھیں۔ مگر انبیاء کے دل کی بناوٹ بالکل ہمدردی ہی ہوتی ہے۔ اور پھر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو جامع جمیع کمالات نبوت تھے۔ آپؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں یہ ہمدردی کمال درجہ پر تھی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) صحابہ (رضوان اللہ علیہم) کو دیکھ کر چاہتے تھے کہ پوری ترقیات پر پہنچیں۔ لیکن یہ عروج ایک وقت پر مقدر تھا۔ آخر صحابہ نے وہ پایا جو دنیا نے کبھی نہ پایا تھا اور وہ دیکھا جو کسی نے نہ دیکھا تھا۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 52-51۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ فیض عام اور ہمدردی خلق اور رحمانیت اور رحیمیت کا وہ انتہا پر پہنچا ہوا مقام ہے جس نے اللہ تعالیٰ سے بھی بنی نوع انسان کے لئے ہمدردی اور رأفت اور رحمت میں ڈوبے ہونے کی سند آپ کو دلوائی۔ پس یہ وہ نبی ہے جو اپنوں کے لئے بھی اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالتا تھا اور جنہوں نے قبول نہیں کیا ان کے لئے بھی تکلیف میں ڈالتا تھا۔ آپؐ کی سیرت کے بے شمار واقعات ہیں جب آپ نے اپنی تکلیف کو برداشت کیا لیکن بددعا نہ دی بلکہ لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ(الشعراء:04)۔ میں بے مثال شفقت اور محبت کا ذکر کیا گیا ہے کہ یہ نبی تو اس طرح دنیا کی شفقت و محبت سے پُر ہے کہ بددعا دینا تو ایک طرف رہا اپنے آپ کو ہلاک کر رہا ہے۔ دن کو یہ نبی ظلم سہتا ہے لیکن پھر بھی ظلم سہنے کے باوجود بنی نوع کی عاقبت سنوارنے کی فکر میں ہے۔ رات کو اپنی نیندیں دنیا کی بہتری کے درد میں قربان کر رہا ہے۔ آپ کو نہ کھانے کی پرواہ تھی نہ پینے کی پرواہ تھی۔ فکر تھا تو صرف یہ کہ دنیا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچ جائے۔ آپ کی عبادتیں دنیا کے درد کے لئے ایسی تھیں کہ رات کو کھڑے کھڑے آپ کے پاؤں

متورّم ہوجاتے تھے۔(صحیح البخاری کتاب التفسیر القرآن باب لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک...... حدیث نمبر 4836) آپ کے سجدوں کی لمبائی اتنی ہوتی تھی کہ بعض دفعہ آپ کی ازواج کو یہ خیال ہوتا تھا کہ شاید سجدے کی حالت میں آپ کی روح اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئی۔(الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد5 صفحہ 361 حدیث نمبر 3554 کتاب الصیام باب ما جاء فی لیلة النصف من شعبان مطبوعہ مکتبۃ الرشد 2004ء)

یہ درد جو آپ نے بنی نوع کے لئے دکھایا۔ آپ چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرکے آپ کے ماننے والے بھی یہ مقام حاصل کریں۔ وہ روحانی مقام حاصل کر لیں کہ ان کا اپنا کچھ نہ رہے۔ وہ سب کچھ دنیا کی بھلائی کے لئے لٹادیں۔ پھر ایک دنیا نے دیکھا کہ صحابہ کی بھی ایک فوج تیار ہوگئی جو راتوں کو دنیا کی بھلائی کے لئے دعائیں کرتے تھے۔ خدمت انسانیت اور انسانیت کی بھلائی اور ان کو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچانے کیلئے ان میں بھی ایک درد تھا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ۔ اس کے دو پہلو ہیں۔ ایک کافروں کے لئے کہ ان کی اصلاح ہو، ایک مومنوں کے لئے کہ ان میں اعلیٰ درجہ کی روحانی قوت پیدا ہو۔ اور پھر جیسا کہ میں نے بتایا کہ صحابہ کے وہ مقام ہوئے جو آپ چاہتے تھے۔ اور پھر تا قیامت یہ درد پیدا کرنے کے لئے جو آپ کو فکر تھی اس کو دور کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے آخرین میں مسیح موعود کو بھیجنے کا وعدہ فرمایا تاکہ یہ بنی نوع انسان سے محبت اور ہمدردی کا سلسلہ چلتا رہے اور کبھی ختم نہ ہو۔ اسلام کو بدنام کرنے والوں کو اسلام کی حقیقی تصویر دکھانے والے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی اسوہ کی چمک دکھانے والے تا قیامت موجود رہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنی نوع کے لئے درد جس کا اظہار آپ نے اپنی زندگی میں اپنے عمل سے کیا اور پھر اس عمل کی روح آپ نے اپنے صحابہ میں پھونکی۔ جنہوں نے پھر ہمدردیٔ خلق اور انسانیت کے لئے دعاؤں سے اپنی راتوں کو زندہ کیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنی نوع انسان کی تا قیامت بھلائی کی فکر کے دور کرنے کے لئے اس زمانے میں مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے بھیجنے کا وعدہ اس لئے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو رحمت للعالمین بنا کر بھیجا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ کہ ہم نے تجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت کو ہی رحمت بنا دیا۔ آپ کا جسم اور روح سراپا رحمت تھی۔ جب آپ کا یہ مقام تھا تو کیوں نہ بنی نوع کے لئے آپ تڑپ رکھتے۔ آپ میں اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت اس طرح حلول کی گئی تھی جس کی اگر کسی انسان میں کوئی قریب ترین مثال مل سکتی ہے۔ تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں تھی۔ آپ میں اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت جلوہ گر تھی۔

پس آپ خدا تعالیٰ کی رحمانیت کے جامع تھے جو تمام قسموں کے رحم پر حاوی تھی۔ تمام قوموں کے لئے اور تمام زمانوں کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ماننے والوں کے لئے بھی سراپا رحم تھے اور اپنے مخالفین کے لئے بھی۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ شدید زخمی حالت میں جبکہ آپ کے صحابہ کا خیال تھا کہ شاید آپ ان کاری حملوں سے نہ بچے ہوں گے تو جب ہوش آئی تو دشمنوں پر سے اللہ تعالیٰ کا غضب دُور ہونے کی دعائیں کیں۔ پس کہاں ملتی ہے ایسی مثال ایسی رحمت کی۔ آپ کی رحمت نے عرب کے جاہلوں کو جو ذرا ذرا سی بات پر جذبات سے مغلوب ہو کر مرنے مارنے پر آمادہ ہوجاتے تھے، غیرت کے نام پر قتل کرتے تھے تو سالوں یہ قتل چلتے چلے جاتے تھے۔ ان جاہلوں اجڈوں کو آپ نے وہ مقام عطا کیا کہ ایک دوسرے کے لئے رحمت کے جذبات کا اظہار کرنے والا اور قربانیاں دینے والا بنا دیا۔ بلکہ دشمن سے بھی سلوک کے وہ اعلیٰ اخلاق سکھائے جو آج کی نام نہاد بااخلاق اور پڑھی لکھی دنیا میں بھی نظر نہیں آتے۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ معصوموں، بیماروں، عورتوں، بچوں کو کسی بھی قسم کی تکلیف پہنچانے سے آپ نے سختی سے منع کیا۔ ایک جنگ میں ایک مسلمان نے ایک بچہ قتل کردیا یا اس سے غلطی سے ہوگیا۔ آپ نے شدید صدمے کا اظہار فرمایا۔ قتل کرنے والے نے کہا کہ وہ یہودی تھا یا غیر مسلم تھا تو آپ نے فرمایا کہ کیا وہ معصوم بچہ نہیں تھا؟ تم نے بہت بڑا ظلم کیا ہے۔(ماخوذ از مسند احمد بن حنبل مسند الاسود بن سریع جزء5 حدیث نمبر 16412 عالم الکتب العلمیة بیروت 1998ء)

یہ ہے وہ حسین نمونہ آجکل کے ان نام نہاد مسلمانوں اور تنظیموں کے لئے بھی جو مذہب کے نام پر اپنوں اور پرایوں سب کا خون کئے چلے جارہے ہیں۔ اور یہ اُسوہ ان لوگوں کے منہ پر چپیڑ ہے کہ جو آپ کی ذات پر اعتراض کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ نے اس دہشتگردی کی تعلیم دی یا شدت پسندی کی تعلیم دی۔

پس دیکھیں اور سوچیں کہ کیا مسلمانوں میں سے یہ لوگ جس قسم کی حرکتیں کررہے ہیں رحمةٌ للعالمین کی طرف منسوب ہونے کے حقدار ہیں؟ یا وہ لوگ جو جنگ میں براہ راست ملوث نہیں ہیں، وہ بھی جو ان کی حمایت کررہے ہیں وہ بھی رحمةٌ للعالمین سے منسوب ہونے کے حقدار ہیں؟ یہ سوچنے والی بات ہے۔ قرآن کریم بھی آپ کی رحمانیت کا ایک نشان ہے جو تمام زمانوں اور تمام قوموں کے لئے ایک رہنما ہے۔ اس پر اعتراض تو بہت کئے جاتے ہیں لیکن قرآن کریم کی تعلیم میں اگر بوقت ضرورت سزا کا ذکر ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ہر چیز پر حاوی ہونے کی خوشخبری بھی ہے۔ اگر مسلمانوں پر ٹھونسی جانے والی جنگوں کے جواب میں جنگ کا حکم ہے، یہ کہیں حکم نہیں کہ براہ راست حملے کرو، اگر جنگیں ٹھونسی جاتی ہیں تو جواب میں جنگ کرو، اگر یہ حکم ہے تو پھر جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ کچھ اصول وضوابط بھی ہیں کہ معصوموں بچوں، راہبوں اور اس شخص کی جان کی حفاظت کی ضمانت بھی دی گئی ہے جو کسی بھی صورت میں براہ راست ملوث نہیں ہے۔ اگر جنگی قیدی پکڑے گئے ہیں تو ان کو جس قدر رعایت کرکے آزاد کیا جاسکتا ہے اس کا بھی حکم ہے۔ آپ کا رحم تمام دنیا کے انسانوں بلکہ تمام مخلوق کو گھیرے ہوئے ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے شروع میں ذکر کیا ہے کہ آپ کی رحمت غیروں کے لئے بھی وسیع ہے اور ان کی خیر و بھلائی چاہتی ہے اور اپنوں کے لئے بھی۔ اور یہ بھی آپ کے رحمةٌ للعالمین ہونے کی دلیل ہے کہ اس زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کے غلام صادق کو اس رحمت کی حقیقت بتانے اور رحمت پھیلانے کے لئے بھیجا ہے۔ آپ نے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کو کس طرح ہمیں دکھایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام رحمة للعالمین کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''ہم نے کسی خاص قوم پر رحمت کے لئے تجھے نہیں بھیجا، یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ تمام جہان پر رحمت کی جاوے۔ پس جیسا کہ خدا تمام جہان کا خدا ہے ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے رسول ہیں اور تمام دنیا کے لئے رحمت ہیں اور آپ کی ہمدردی تمام دنیا سے ہے۔ نہ کسی خاص قوم سے ہے۔'' (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد23 صفحہ 388)

پھر ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔(الانبیاء:108) وَلَا یَسْتَقِیْمُ ھٰذَا الْمَعْنٰی اِلَّا فِیْ الرَّحْمَانِیَّةِ فَاِنَّ الرَّحِیْمِیَّةَ یَخْتَصُّ بِعَالَمٍ وَّاحِدٍ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔''

(اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد18 صفحہ 118 حاشیہ)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ اے نبی! ہم نے تمہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ کا رحمة للعالمین ہونا صفت رحمانیت کے لحاظ سے ہی درست ہوسکتا ہے کیونکہ رحیمیت تو صرف مومنوں کی دنیا کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر شخص کا کلام اس کی ہمّت کے موافق ہوتا ہے۔ جس قدر اس کی ہمّت اور عزم اور مقاصد عالی ہوں گے اُسی پایہ کا وہ کلام ہوگا۔ اور وحی الٰہی میں بھی یہی رنگ ہوتا ہے۔ جس شخص کی طرف اس کی وحی آتی ہے جس قدر ہمّت بلند رکھنے والا وہ ہوگا اسی پائے کا کلام اسے ملے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمّت و استعداد اور عزم کا دائرہ چونکہ بہت ہی وسیع تھا اس لئے آپ کو جو کلام ملا وہ بھی اس پایہ اور رتبہ کا ہے کہ دوسرا کوئی شخص اس ہمّت اور حوصلہ کا کبھی پیدا نہ ہوگا کیونکہ آپ کی دعوت کسی محدود وقت یا مخصوص قوم کے لئے نہ تھی جیسے آپ سے پہلے نبیوں کی ہوتی تھی۔ بلکہ آپ کے لئے فرمایا گیا۔ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ (الاعراف:159)۔ اور مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ (الانبیاء:108) جس شخص کی بعثت اور رسالت کا دائرہ اس قدر وسیع ہو اس کا مقابلہ کون کرسکتا ہے۔

(ملفوظات جلد3 صفحہ 57۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''سورۃ فاتحہ میں جو اللہ تعالیٰ کی صفات اربعہ بیان ہوئی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان چاروں صفات کے مظہر کامل تھے۔ مثلاً پہلی صفت ربّ العالمین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بھی مظہر ہوئے جبکہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔(الانبیاء: 108)۔ جیسے ربّ العالمین عام ربوبیت کو چاہتا تھا اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات اور آپ کی ہدایت و تبلیغ کُل دنیا اور کُل عالموں کے لئے قرار پائی۔

پھر دوسری صفت رحمان کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس صفت کے بھی کامل مظہر ٹھہرے کیونکہ آپ کے فیوض و برکات کا کوئی بدل اور اجر نہیں۔ مَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ (الفرقان:58)''۔ (کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔)

پھر آپ رحیمیت کے مظہر ہیں۔ آپؐ نے اور آپؐ کے صحابہ نے جو محنتیں اسلام کے لئے کیں اور ان خدمات میں جو تکالیف اٹھائیں وہ ضائع نہیں ہوئیں بلکہ ان کا اجر دیا گیا اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف میں رحیم کا لفظ بولا ہی گیا ہے۔

پھر آپ مالکیت یوم الدین کے مظہر بھی ہیں۔ اس کی کامل تجلی فتح مکّہ کے دن ہوئی۔ ایسا کامل ظہور اللہ تعالیٰ کی ان صفات اربعہ کا جوامّ الصفات ہیں اور کسی نبی میں نہیں ہوا۔''

(ملفوظات جلد6 صفحہ 71۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا فیضان ہے کہ اس زمانے میں اس نے اسلام کی حقیقی تعلیم کو جاری کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجا جنہوں نے اس حقیقی تعلیم کو ہم پر واضح فرمایا۔ جیسا کہ ان حوالوں سے ظاہر ہوتا ہے جو میں نے ابھی پڑھے ہیں کہ کس خوبصورتی سے آپ کا مومنوں اور غیر مومنوں کے لئے رحمت ہونا واضح فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جو تمام دنیا کی پرورش کرنے والا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ جس طرح دنیا کا کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ربوبیت سے باہر نہیں اسی طرح دنیا کا کوئی شخص آپ کے فیوض و برکات سے باہر نہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کی صفت رحمان ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرماتے ہیں کہ میں تو یہ رحمتیں بغیر کسی اجر کے بانٹنے والا ہوں چاہے کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔ سب کے لئے رحمتیں ہیں۔ پھر رحیمیت اگر محنت کی وجہ سے ہے جو جس کام میں محنت کرے اس کا پھل پاتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے یہ روحانی فیض آپ سے اٹھایا کہ بدوؤں سے بااخلاق ہوئے، تعلیم یافتہ ہوئے اور پھر باخدا ہوئے اور اپنی روحانی کوششوں کے پھل کھائے اور مادی کوششوں کے بھی پھل کھائے۔ پھر اللہ تعالیٰ مالک ہے۔ جزا سزا کے دینے کا مالک ہے۔ اس کا نظارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں فتح مکہ میں دنیا نے دیکھا کہ خون کے پیاسے دشمنوں کو کہا کہ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ۔ آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ آج رحم کا دن ہے۔

(السیرة الحلبیة جلد3 صفحہ 141 باب ذکر مغازیہ ﷺ، فتح مکة شرفها الله تعالیٰ، مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت طبع اول 2002ء)

آپ کی رحمت اور بخشش نے تمام دشمنیوں کو بھلا دیا حتی کہ جو شدید دشمن تھے، جو مکّہ سے دوڑ گئے تھے، جنہوں نے دشمنی میں انتہا کی ہوئی تھی ان کو خیال تھا کہ اب ہماری معافی کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔ ان کو بھی جب پیغام ملا کہ آپؐ تو مجسم رحمت اور شفقت ہیں اور کسی پر کوئی سختی نہیں ہوگی تو ان کو یقین نہ آیا۔ ان دوڑنے والوں میں سے ایک عکرمہ بھی تھے جن کی بیوی نے عکرمہ کے لئے جان کی اَمان چاہی تو آپ نے فرمایا کہ معاف کیا۔ وہ آپ کے پیچھے گئی یعنی عکرمہ کے پیچھے گئی اور کہا کہ کہیں جانے کی ضرورت نہیں۔ اتنے شریف اور اتنے رحمدل انسان کو چھوڑ کر تم کہاں جارہے ہو۔ عکرمہ نے کہا میری تمام تر دشمنیوں کے باوجود مجھے معاف کردیا جائے گا؟ اس کی بیوی نے کہا کہ ہاں تمہیں معاف کردیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو زبردستی مسلمان نہیں کیا بلکہ فرمایا تم لوگ اپنے اپنے مذہب میں رہتے ہوئے مکّہ میں رہ سکتے ہو اور آزاد ہو۔ ہاں ایک شرط ہے کہ قانون کا پابند رہنا پڑے گا۔

(ماخوذ از السیرة الحلبیة جلد3 صفحہ 132 باب ذکر مغازیہ ﷺ، فتح مکة شرفها الله تعالیٰ، مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت طبع اوّل 2002ء)

پس ہر حالت میں آپ سے رحم اور رحمت ہی ٹپکی۔ پس یہ ہے وہ رسول جو ہر حالت میں بنی نوع کے لئے شفقت و رأفت اور رحم تھا۔ اس رسول پر الزام لگانے والے الزام لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ دہشتگردی کی تعلیم دی۔ آج اس مجسم رحمت کی طرف منسوب ہونے والوں کو اپنی حالتوں کے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ان کو یہ اُسوہ اپنے آپ میں نظر آرہا ہے۔ اگر نہیں تو فکر کرو کہ اس مجسم

رحمت کی روح کو تم بے چین کرنے والے ہو۔ اور اے مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہونے والو! آج ہمارا فرض ہے کہ آج اس شفقت و رأفت و رحمت کو دنیا میں عام کر دیں اور دنیا کو بتائیں کہ جس کو تم اپنا دشمن سمجھ رہے ہو اس سے بڑھ کر تمہارا ہمدرد و غمگسار کوئی نہیں ہے۔ آج دنیا کی بقا اس کی آغوش میں آ جانے میں ہے۔ آج مسلمانوں کے تمام مسائل کا حل بھی رحمت للعالمین کی پیروی کرنے میں ہے اور غیر مسلموں کے سکون کے ضامن بھی وہ رحمت للعالمین ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیا کو عقل اور سمجھ آ جائے۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں ہمیں بھی اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اپنی زندگیوں میں دنیا میں یہ احساس پیدا ہوتے دیکھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی دنیا کے لئے رحمت للعالمین اور راہ نجات ہیں۔

اب ہم دعا کریں گے۔ اپنی دعاؤں میں جلسے کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں کہ ہم اس جلسے سے اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نظام جاری فرمایا تھا۔ ہم اپنے اندر ان دنوں میں وہ حالت پیدا کرنے کی کوشش کریں جو ایک مومن کے لئے ضروری ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔ ہم اس جلسے میں محبت اور پیار بکھیرنے والے ہوں اور بعد میں بھی اپنی زندگیوں کا اس کو ایک خاصہ بنا لیں۔ جہاں جہاں احمدیوں پر سختیوں کے دن ہیں اللہ تعالیٰ ان جگہوں میں احمدیوں کے لئے آسانیوں کے سامان پیدا فرمائے۔ دنیا کے ہر ملک میں کسی نہ کسی رنگ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ منعقد ہو جاتا ہے لیکن پاکستان کے احمدی گزشتہ تیس سال سے اس سے محروم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی حالات بدلے۔ ظلم و بربریت کا دور وہاں ختم ہو اور اللہ اور رسول کے نام پر ظلم کرنے والوں کی اصلاح اگر مقدر نہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں ہمارے راستے سے ہٹانے کے جلد سامان پیدا فرمائے اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والے رحمت للعالمین کی حقیقت کو بھی سمجھنے والے ہوں۔ فلسطین کے مسلمانوں کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی حفاظت فرمائے اور ہر ظلم سے انہیں بچائے۔ ہر ظلم کرنے سے ان کو محفوظ رکھے۔ اسرائیل کو بھی اپنی تاریخ پر نظر رکھتے ہوئے یاد رکھنا چاہئے کہ ظالمانہ اقتدار کبھی قائم نہیں رہا۔ ان کی بقا بھی اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں شامل ہونے کی کوشش کریں اور آج اس کا ذریعہ مسیح محمدی کو ماننا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلتے ہوئے محبت اور رحمت پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام مسلمان جو رُوئے زمین پر بستے ہیں مسیح موعود اور مہدی معہود کو مان کر دین واحد پر جمع ہو جائیں۔ اللہ کرے یہ نظارہ ہم اپنی زندگیوں میں دیکھنے والے ہوں۔
اب دعا کر لیں۔ (دعا)

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
15 London Rd, Morden SM4 5HT
0044 20 3609 4712

بقیہ: رپورٹ جلسہ از صفحہ 11

مفید ثابت ہوا ہے۔ اس دوستی میں بہت بڑی قابلیت ہے اور اس سے GBC اور MTA کا تعاون مزید بڑھے گا۔

عزت مآب! میں اس موقع پر جماعت احمدیہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے اس جماعت کی خوبصورتی، پیار اور امن دکھایا گیا ہے۔ میں آپ کی معاشرتی ترقی، خدمت انسانیت اور گھانا میں باہمی امن وامان قائم کرنے کے کاموں میں شرکت سے آگاہی حاصل کر چکا ہوں۔ گزشتہ تین سالوں سے میں نے باہمی پیار، انسانوں سے احسان مندی اور خدمت انسانیت کے مظہر دیکھے ہیں۔ آخر پر میں عزت مآب کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ گھانا Broadcasting Cooperation اپنی خدمات کو آپ کے ساتھ آگے بڑھاتی رہے گی تاکہ جماعت احمدیہ کا محبت بھرا پیغام اور آپ کے نیک کام گھانا کے لوگوں تک پہنچیں......

☆...... Boniface Ntwa Boshie Wa (اسپیکر صوبائی اسمبلی باندوندو، کانگو کنشاسا):

......السلام علیکم۔ جلسہ سالانہ کے اس سٹیج پر آ کر آپ سے مخاطب ہونا میرے لئے بڑے اعزاز اور انتہائی خوشی کی بات ہے۔ سب سے پہلے تمام حمد و ثنا اس خدا کے لئے جو مالک یوم الدین ہے، جس نے اس عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد ممکن بنایا ہے۔

میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں جو ہر سال اس عالمگیر اجتماع، جو کسی تعارف کا محتاج نہیں، کامیابی سے انعقاد کراتے ہیں۔

دراصل اسلام کے بارے میں میرا جو تصور تھا وہ مجھے مسلمانوں کے قریب ہونے اور مسلمانوں کی کتاب کو چھونے تک کی بھی اجازت نہ دیتا تھا۔ میرا خیال تھا کہ اسلام میں داخل ہونے والا ہر شخص جادوگر بن جاتا ہے۔

میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی قیادت میں جماعت احمدیہ عالمگیر کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ حضور انور نے اپنی کتاب World Crisis and the Pathway to Peace میں اور اس جلسہ سالانہ کی تمام تقاریر میں، وہ سب کچھ با آواز بلند کہہ دیا ہے جس کو کہنے کے لئے دوسرے اپنی آواز آہستہ کر لیتے ہیں یا خاموش رہنے میں ہی عافیت جانتے ہیں۔ ہاں! یہ بھی حقیقت ہے کہ جو لوگ کلمۂ حق بلند کرتے ہیں ان کو اہل دنیا کی طرف سے کبھی پھولوں کے ہار نہیں پہنائے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ بھی دنیا کے بعض حصوں میں ظلم و بربریت کا شکار ہے تازہ ترین واقعہ گوجرانوالہ پاکستان کا ہے جہاں کئی معصوم اپنی جان سے مارے گئے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس جماعت کو روح القدس سے بھر دے تاکہ جماعت کے لوگ اور ذمہ دار افراد مخالفت سے گھبرا کر کبھی حوصلہ نہ ہار دیں۔ بلکہ اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہر ایک تک یہ خوبصورت پیغام پہنچا دیں۔

میں نے اس جلسہ میں حیران کن امر یہ دیکھا کہ دس سال سے بھی کم عمر کے بچے بھی مہمانوں کی خدمت کر رہے تھے۔ حالانکہ یہ عمر خود غرضی کی ہوتی ہے۔ کونگو میں جماعت احمدیہ کی طرف سے جو پراجیکٹس ہوئے ہیں اور جو ہو رہے ہیں ان سب کے لئے میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آج میں جماعت احمدیہ کو ایک عمدہ نمونہ خیال کرتا ہوں۔ ایسا نمونہ جس کی ہر قوم کو تقلید کرنی چاہئے تاکہ دنیا میں امن قائم ہو اور زندگی خوشحال ہو جائے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

معزز مہمانان کے موصول شدہ پیغامات

☆......Hon. Judy Sgro MP (ممبر آف پارلیمنٹ York West Ontario کینیڈا) نے کینیڈا کے Republican Party کے لیڈر جناب Justin Trudeau کا درج ذیل پیغام پڑھ کر سنایا:

'Republican party of Canada' کے لیڈر کی حیثیت سے میں آپ سب کو نہایت خوشی کے ساتھ 48ویں جلسہ سالانہ یوکے بمقام Hampshire میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ جب سے جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا ہے جماعت احمدیہ عالمگیر کی مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی جماعتیں اس کے ذریعہ سے باہمی تعلقات میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جا رہی ہیں یعنی مختلف ممالک سے وفود کی آمد سے یہ مضبوطی واقع ہو رہی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ کے ذریعہ سے شاملین کی روحانی اور علمی ترقی بھی ہو رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کینیڈا نے ہمارے ملک میں بہتری کے لئے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ہم نے اب ایک Ahmadiyya Friendship Group بنایا ہے جو ہر سیاسی پارٹی سے تعلق رکھنے والے کا ایک مجموعی گروپ ہے۔ تمام مختلف پارٹیز اس طرح اکٹھے ہوتے ہیں تاکہ اس بات کی یقین دہانی کرا سکیں کہ جماعت احمدیہ کا کینیڈا میں ایک منفرد پیغام ہے۔'

☆......RT. Hon. David Cameron (وزیر اعظم برطانیہ) کا پیغام لارڈ طارق احمد نے پڑھ کر سنایا:

'سب شاملین جلسہ سے میں اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔ میرے علم میں ہے کہ صرف یوکے میں بسنے والے احمدی مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ دنیا کے ہر احمدی مسلمان کے لئے یہ جلسہ کس قدر اہمیت کا حامل ہے۔ اس لئے میں آپ سب کی تعظیم کرتا ہوں کہ آپ سب نہایت پُرامن طریق اختیار کرتے ہوئے یہاں تشدد کی مذمت اور امن وسلامتی کی دعائیں کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ میں اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے جماعت احمدیہ یوکے کو 125 سالہ جشن منانے پر امام جماعت احمدیہ عالمگیر کو مبارکباد کا تحفہ بھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت جماعت نے اتحاد، ہم آہنگی اور امن کی خاطر مختلف مذاہب کے لوگوں کو اکٹھے کرنے کے لئے انتھک محنت کی۔ چنانچہ اس اہم موقع پر میں اپنی حکومت کی طرف سے نیک خواہشات پہنچاتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ آپ کا یہ جلسہ ایک پُرلطف اور پُرامن جلسہ ہو۔'

☆......Ernest Bai Koroma (صدر مملکت سیرالیون) کا پیغام مکرم جمال الدین صاحب (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سیرالیون) نے پڑھ کر سنایا:

'......عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد سربراہ جماعت احمدیہ عالمگیر کو اور دنیا بھر کے احمدیوں کو 48ویں جلسہ سالانہ یوکے کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تقریب کو برکت دے۔ عزت مآب! میں آپ کو اور آپ کی جماعت کو یہ معلومات پہنچانا چاہتا ہوں کہ میری حکومت اور سیرالیون کی رعایا آپ کے کردار کو سمجھتی اور تسلیم کرتی ہے جو جماعت احمدیہ سیرالیون تعلیمی میدان میں، میڈیکل کے میدان میں، امن کے فروغ اور خدمت انسانیت کے میدان میں نیز Solar energy کا سیرالیون کے مختلف علاقوں میں پہنچانے میں کام کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کا ایمان امن کے لئے کام کرنا ہے۔ اور جماعت نے ہر شکوک وشبہات مٹاتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ وہ ایک امن پسند مسلم جماعت ہے جو انسانیت کے اتحاد کے لئے میرے ملک میں کام کر رہی ہے۔

عزت مآب! ہم آپ سے Ebola وائرس کے خاتمہ کے لئے دعا کی درخواست کرنا چاہتے ہیں خاص طور پر ان سہ روزہ اعلیٰ روحانی جلسہ کے دوران۔ اس وائرس سے کئی سولوگ مغربی افریقہ کے sub ریجن میں زندگی ہار چکے ہیں بشمول سیرالیون۔ میں آپ کو یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ حکومت سیرالیون مسلسل جماعت احمدیہ سیرالیون کی مدد کرتی رہے گی اور دعا گو ہوں کہ آپ کا یہ جلسہ بہت کامیاب ہو۔ خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر کی کوششوں کو برکت دیتا چلا جائے۔'

مزید تأثرات

☆......ایک انٹرویو میں His Excellency Ambassador Rudolf von Ballmoos (HIGH COMMISSIONER OF LIBERIA) نے کہا:

'......ایک بات جس پر مجھے یقین ہے وہ یہ ہے کہ مذہب کی کوئی حدود نہیں۔ ایک بات واضح ہے کہ ہم ایک خدا کی پرستش کرتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں جماعت احمدیہ تمام مذاہب کے بارہ میں فکرمندی کا اظہار کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کسی کو چُن کر اپنی جماعت میں داخل نہیں کرتی بلکہ تمام ادیان سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو بلا امتیاز جماعت میں داخل ہونے دیتے ہیں۔ جماعت احمدیہ امن پسند ہے بلاتفریق رنگ ونسل کے خدمت خلق کر رہے ہیں۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے اور میں یہ شعور ان میں دیکھتا ہوں کہ وہ اتحاد چاہتے ہیں۔'

☆......ایک انٹرویو میں Dr. Rami Ranger MBE, FRSA (Member Committee for Overseas Chamber of Commerce, President UK, India, Pakistan chamber of commerce) نے کہا:

'......میں یہاں چوتھی یا پانچویں مرتبہ آیا ہوں۔ جلسہ سالانہ بہت منظم طریق پر منعقد کیا جاتا ہے اور آپ کی جماعت بہت پُرامن ہے اور بہت اچھا کام کر رہی ہے یہ انسانیت کا مستقبل ہے۔ اور اصل بات یہی ہے کہ ایسا کام کیا جائے جس سے مختلف علاقوں اور ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔

شکریہ احباب

اس رپورٹ کی تیاری کے سلسلہ میں معلومات اور تصاویر وغیرہ کی فراہمی کے لئے ادارہ الفضل انٹرنیشنل درج ذیل کے تعاون پر مشکور ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ، دفتر جلسہ سالانہ، دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، ایڈیشنل وکالت تبشیر، ایم ٹی اے انٹرنیشنل، مخزن التصاویر، ریویو آف ریلیجنز، شعبہ رپورٹنگ نظامت جلسہ گاہ، شعبہ فوٹوگرافی نظامت جلسہ گاہ، شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ یوکے، روزنامہ الفضل ربوہ وغیرہ۔

بقیہ: رپورٹ دورہ آئرلینڈ از صفحہ 20

اورغریب لوگوں کوتعلیم اورفری علاج کی سہولتیں مہیّا کی ہیں۔اسی طرح افریقہ میں غریب لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیّا کرنے اوربجلی مہیّا کرنے پربھی کام ہورہا ہے۔

حضور انور نے جماعت کے مختلف رفاہی کاموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ افریقہ کے مختلف ممالک میں ہم ماڈل ویلج (Model Village) تعمیر کررہے ہیں۔ اور پینے کا صاف پانی Tap کے ذریعہ مہیّا کیا جارہا ہے۔سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی مہیّا کی جارہی ہے۔مسجد اورکمیونٹی سینٹر بھی تعمیر کیا گیا ہے۔گرین ہاؤس بنایا گیا ہے تاکہ گاؤں والے اپنی ضرورت کے مطابق کاشت کرسکیں۔اسی طرح Paved Streets بھی بنائی گئی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے تمام رفاہی پروگرام بغیر مذہب وملّت اوربغیر رنگ ونسل کی تفریق کے ہیں اور ہرشخص چاہے اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہووہ ان سے استفادہ کرتا ہے۔

سپیکر نے کہا کہ ہمارے بعض آئرش مشنری بھی افریقہ میں جاتے ہیں اوروہاں ہم نے بھی کچھ سکول کھولے ہوئے ہیں اوران سکولوں سے تعلیم یافتہ لوگ مختلف جگہوں پرکام کررہے ہیں۔

صدرصاحب جماعت آئرلینڈ بھی اس ملاقات میں ساتھ تھے۔صدر صاحب نے عرض کیا کہ جماعت احمدیہ کے سکول اللہ کے فضل سے ملک میں کافی شہرت رکھتے ہیں۔ ان سکولوں سے پڑھے ہوئے لوگ حکومت کے مختلف شعبوں میں اعلیٰ عہدوں پرفائز ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے سکولوں میں دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے اوراس میں آزادی ہے۔زبردستی نہیں ہے کہ ایک ہی مذہب کی تعلیم دی جائے۔ ہرمذہب کے طلباء اپنی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس بات پر سپیکر صاحب بہت حیران ہوئے۔

سپیکر صاحب نے کہا کہ میں انسانیت کی خدمت پر یقین رکھتا ہوں۔

اس پرحضورانور نے فرمایا کہ اسلام کی تعلیم بھی یہی ہے کہ انسان خدا کو پہچانے،خدا سے تعلق پیدا ہواور پھر ہر انسان دوسرے انسان کا حق ادا کرے اورایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسلام تو بڑا پُر امن مذہب ہے۔لیکن انتہا پسند مسلمان اور دہشتگرد اسلام کو بدنام کررہے ہیں۔حالانکہ اسلام کا اس دہشتگردی سے کوئی تعلق نہیں ہے اوریہ انصاف نہیں ہے کہ کسی شخص یا کسی گروپ کی غلطی سے اس کے مذہب کو بدنام کیا جائے۔

اس پرسپیکر نے کہا کہ بعض جگہ تو عیسائیوں کی طرف سے بھی ظلم ہورہے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا: عیسائیوں کی طرف سے جوظلم ہورہے ہیں لیکن ان کے مذہب کا نام کوئی نہیں لیتا کہ یہ ظلم عیسائیوں نے کیا ہے۔اگرکوئی مسلمان کرتا ہے تو اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے۔

ملاقات کے دوران دیگرمختلف اموراورمسائل پربھی گفتگو ہوئی اورتبادلہ خیال ہوا۔

آئرلینڈ کی نیشنل اسمبلی کے سپیکر Hon. Sean Barrett حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ

ملاقات کا وقت 15 منٹ طے تھا لیکن یہ ملاقات 45 منٹ تک جاری رہی۔سپیکر کے سیکرٹری ان کو وقت کے بارہ میں بتاتے رہے کہ اب پارلیمنٹ کا سیشن شروع ہونے والا ہے اوراس میں تاخیر ہورہی ہے۔لیکن سپیکر نے ان پیغامات کی طرف کوئی توجہ نہ دی اوروہ مسلسل 45 منٹ تک بیٹھے رہے۔

گیارہ بجکر 45 منٹ پر یہ ملاقات ختم ہوئی۔

ممبران پارلیمنٹ اور سینیٹرز کی حضور انور سے ملاقات اور مختلف امور سے متعلق سوال وجواب

اس کے بعد پروگرام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس ہال (روم نمبر 2) میں تشریف لے آئے جہاں بیس سے زائد ممبران پارلیمنٹ اور سینیٹرز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے منتظر تھے۔ان ممبران میں ملک کی چاروں بڑی سیاسی پارٹیوں Labour، Finegale، Finefail اور Sinnfein کے نمائندے موجود تھے۔

سب سے پہلے ممبر پارلیمنٹ Hon. Eamon O'Cuiv جو پارلیمنٹ میں اپوزیشن پارٹی کے سینئر ممبر بھی ہیں، نے حضور انور کو پارلیمنٹ میں آنے پر خوش آمدید کہا اور حضور انور اور جماعت کا تعارف دوسرے ممبران پارلیمنٹ سے کروایا۔موصوف نے جماعت کے کاموں اور خدمات کی تعریف کی اور جماعت کی طرف سے تعاون کا ذکر کیا۔موصوف نے جماعت پرہونے والے مظالم کا بھی ذکر کیا۔

بعد ازاں تمام ممبران نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔چند ممبران پارلیمنٹ کے نام درج ذیل ہیں۔

Hon. Dan Neville (چیئرمین Finegale پارٹی)، Hon. Jana Tuffi، Hon. Joe Costella، Hon. Sean Crown، Hon Eric Byrn، Hon Eamon O'Cuin، Hon. Hilde Garde Naughtow (موصوف سینٹر ہیں)، Hon. Fidelma Healy Eames (موصوف سینٹر ہیں)۔

ایک ممبر پارلیمنٹ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ جماعت احمدیہ جس طرح انسانیت کی قدریں قائم کرنے کے لئے کہتی ہے وہ دوسرے مسلمانوں میں نظر نہیں آتیں۔ یہ معلومات میں نے گہرائی میں جاکر حاصل کی ہیں۔ ڈبلن (Dublin) ایک بڑاشہر ہے اور ملک کا دارالحکومت بھی ہے اس لئے آپ کی پہلی مسجد یہاں ہونی چاہیے تھی۔

اس پرحضور انور نے فرمایا کہ ہم انشاءاللہ العزیز جلد ڈبلن میں بھی مسجد بنائیں گے۔ یہاں بھی مسجد کا افتتاح کریں گے۔

جماعت کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ احمدیہ کمیونٹی اسلام کا ہی ایک حصّہ ہے اور جماعت احمدیہ ہی حقیقی اسلام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں ایک ریفارمر، مصلح کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی جو دین کواس کی حقیقی بنیادوں پر قائم کرے گا اورسب کو اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کی طرف بلائے گا اورایک ہاتھ پر جمع کرے گا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزاغلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ آپ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اب جو دوسرے مسلمان فرقے آپؑ کا انکار کرتے ہیں ان کی طرف سے ہمارے خلاف پرسیکیوشن ہورہی ہے۔ اورخصوصاً پاکستان میں مظالم کا یہ سلسلہ لمبے عرصہ سے جاری ہے اوراحمدیوں کو شہید کیا جارہا ہے۔

حضورانور نے فرمایا: ابھی دوروز قبل ہی ایک احمدی ڈاکٹرکوسندھ میں شہید کردیا گیا ہے۔

حضورانور نے فرمایا: ان مظالم اورحکومت کی طرف سے مختلف پابندیوں کے قانون کی وجہ سے ہمارا مرکز پاکستان سے لندن منتقل ہوا۔ مجھ سے پہلے خلیفۃ المسیح کو پاکستان سے ہجرت کرکے لندن آنا پڑا۔اس وجہ سے اب میرا قیام بھی لندن میں ہے۔ جماعت احمدیہ کا ہیڈ، خلیفۃ المسیح کہلاتا ہے۔

ممبران پارلیمنٹ وسینیٹرز کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات

حضور انور نے فرمایا: ہم اسلام کی تبلیغ اور دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم اوراسلام کا امن وسلامتی کا پیغام پہنچانے کے ساتھ ساتھ بہت سارے رفاہی کام بھی کرتے ہیں۔انسانی ہمدردی کی بناپر ہمارے بہت سارے منصوبے اور پروگرام جاری ہیں۔خصوصاً تیسری دنیامیں،افریقہ کے غریب ممالک میں ہمارے سکول اورہسپتال قائم ہیں اور صاف پانی مہیّا کرنے،بجلی مہیّا کرنے،اوراپنے قدموں پر کھڑا کرنے اورضرورتمندوں کی امداد کے حوالہ سے اوربھی بہت سے پراجیکٹ جاری ہیں۔

حضورانور نے فرمایا: قطع نظراس کے کہ لوگ ہم سے کیا سلوک کرتے ہیں اور ہمارے خلاف کیا مشکلات کھڑی کرتے ہیں ہم بلاتفریق رنگ ونسل اور مذہب وملّت سب کی یکساں خدمت کرتے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ پاکستان کے علاوہ بنگلہ دیش، انڈونیشیا اور ملائشیا اوربعض دوسرے ممالک میں بھی ہم پر مظالم ہوتے ہیں اور ہماری پرسیکیوشن جاری ہے۔لیکن ہم ان ممالک میں بھی ہرجگہ ضرورتمندوں،محتاجوں کی خدمت کرتے ہیں۔

جہاد کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم جہاد کا وہ مفہوم نہیں لیتے جس طرح دوسرے مسلمان لیتے ہیں۔ہم اس بات کے قائل ہیں کہ ایک بڑا جہاد یہ ہے کہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کی جائے اور برائیوں کے خلاف جہاد ہو۔پھر تبلیغ کا جہاد ہے۔امن اور رواداری کا پیغام پہنچانے کا جہاد ہے۔

ایک ممبر پارلیمنٹ خاتون نے سوال کیا کہ کیا آپ کا دوسرے غیراحمدی لیڈروں سے رابطہ ہوتا ہے اورآپ کسی جگہ اکٹھے ہوتے ہیں۔

اس پرحضورانور نے فرمایا: ہم تو چاہتے ہیں کہ ایسا ہو جو common چیز ہے، جوسب میں مشترک ہے،ایک خدا ہے، ایک نبی ہے، اس پرہی اکٹھے ہوں لیکن ان لیڈروں کی طرف سے کوئی مثبت جواب نہیں ملتا۔ یہ ہم سے بات کرنا نہیں چاہتے۔حضورانور نے فرمایا: اگرآپ پلیٹ فارم مہیّا کردیں اورمسلم لیڈرز جمع کریں تو ہم بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ہم تو دنیا میں امن کے قیام کے لئے کوشاں ہیں اور جوبھی امن، عدل وانصاف کا قیام چاہے گا ہم اس کے ساتھ مل کرکام کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اسی ممبر پارلیمنٹ خاتون نے دوسرا سوال کیا کہ اسلام میں عورتوں کے حقوق کیا ہیں اور کیا وہ مسجد میں نماز مَردوں کے ساتھ پڑھ سکتی ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اسلام نے توخواتین کے حقوق چودہ سوسال قبل سے دیئے ہوئے ہیں۔حضورانور نے فرمایا کہ اسلام میں مردوں اور عورتوں کے حقوق میں کوئی تفریق نہیں ہے۔کسی کی حق تلفی نہیں ہے۔حقوق میں ایک توازن ہے۔

کانفرنس روم میں ایک طرف دواحمدی آئرش خواتین کھڑی تھیں۔حضورانور نے ان دونوں کا ذکرکرتے ہوئے

فرمایا کہ دونوں نے حجاب پہنے ہوئے ہیں اور باپردہ ہیں اور اپنے سارے کام کرتی ہیں۔ اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کرتی ہیں۔ ان میں سے ایک امریکہ میں رہتی ہے اور وہاں لجنہ کی جو لوکل تنظیم ہے اس کی صدر بھی ہیں۔ ہم ان خواتین کو آرگنائز کرتے ہیں اور یہ تنظیم لجنہ اماء اللہ کہلاتی ہے اور آزادانہ اپنے پروگرام منعقد کرتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں تک عورتوں کا مردوں کے ساتھ نماز پڑھنے کا تعلق ہے تو یوکے میں رولنگ پارٹی کے ایک سیاستدان نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ کیا مستقبل میں ایسا ممکن ہے کہ عورتیں اور مرد اکٹھے نماز پڑھ سکیں۔ تو اُسے میں نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسا ہوتا تھا کہ مرد آگے صفیں بنا کر نماز پڑھتے تھے اور خواتین مردوں کے پیچھے صفیں بنا کر نماز پڑھتی تھیں۔

حضور انور نے فرمایا: نماز کی مختلف حالتیں ہیں اور مختلف حصّے ہیں۔ اکٹھے نماز پڑھنے کی صورت میں عورتوں کے لئے بعض حصّوں کی ادائیگی مشکل ہے۔ اِس لئے عورتوں نے اپنی سہولت کے لئے علیحدہ جگہ پر نماز پڑھنے کو بہتر سمجھا ہے۔ مجبوری کے تحت ایک ہال میں بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

ایک ممبر پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ مسجد کا نام ''مسجد مریم'' رکھنے کی کیا وجہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میں جمعہ والے دن مسجد کی افتتاحی تقریب میں اس موضوع پر بیان کروں گا۔ آپ اس تقریب میں شرکت کے لئے آئیں۔

ایک ممبر پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ سنّی اور شیعہ کا جو فرقہ ہے اس کی قرآن کریم میں کوئی بنیاد ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں تو کوئی بنیاد نہیں ہے اور نہ ہی کسی فرقہ کی کوئی تفریق ہے۔ جب قرآن کریم کا نزول ہوا تو اس وقت کوئی فرقے نہیں تھے۔ یہ سب فرقے بہت بعد میں بنے ہیں۔ جس طرح یہودیت اور عیسائیت میں بعد میں فرقے بنے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارا یہ ایمان ہے کہ ایک خدا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ ایک قرآن ہے۔ ہم سب انبیاء پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ قرآن کریم میں ایک ہی دین ''اسلام'' کا ذکر ہے۔ ان فرقوں کا ذکر نہیں۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ سب اس دین واحد پر اکٹھے ہوں۔ اور سب ایک دوسرے کی عزّت و احترام کرنے والے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ نے اپنے آنے کی غرض یہ بتائی ہے کہ مَیں اس لئے آیا ہوں تا لوگ اپنے پیدا کرنے والے ربّ کو پہچانیں۔ خدا سے تعلق قائم ہو اور دوسرے یہ کہ مخلوق کے حقوق ادا کریں۔ ہر ایک دوسرے کے حقوق

MOT

CLASS IV: £48

CLASS VII: £56

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

ادا کرنے والا ہو۔

ایک ممبر پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ جماعت کے بارہ میں مظالم کا علم صرف ایک ہفتہ پہلے ہوا ہے۔ کیا آپ کی جماعت میں کوئی ایسا نظام ہے جو یہ اطلاع پہنچاتا رہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جماعت میں ایسا نظام موجود ہے۔ ہیومن رائٹس کی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے جو یہ سارا کام اور رابطے کرتی ہے۔ اس کمیٹی کے ممبران جنیوا (سوئٹزرلینڈ) میں متعلقہ حکام سے رابطے میں رہتے ہیں۔ وہاں جا کر UNHCR سے باقاعدہ میٹنگ کرتے ہیں۔ اسی طرح ملائشیا، تھائی لینڈ اور سری لنکا اور دوسرے ممالک میں اسائیلم سیکرز کے حوالہ سے UNHCR کے دفاتر سے رابطہ رہتا ہے۔ اور ہم مختلف ممالک میں حکومتی محکموں کو پرسیکیوشن کے حوالہ سے انفارم کرتے ہیں اور باقاعدہ سب کورپورٹس مہیّا کی جاتی ہیں۔

اس موقع پر صدر جماعت آئرلینڈ نے بتایا کہ باقاعدہ ای میل کے ذریعہ پرسیکیوشن کے بارہ میں حکام کو باخبر رکھا جاتا ہے۔

ممبران پارلیمنٹ کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام بارہ بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔

اس کے بعد پروٹوکول آفیسر نے آکر یہ اعلان کیا کہ اب خلیفۃ المسیح کا ایک دوسرا پروگرام ہے جہاں خلیفۃ المسیح تشریف لے جائیں گے۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق حضور انور کو اُس اسمبلی ہال میں لے جایا گیا جہاں نیشنل پارلیمنٹ کے اجلاس کی کارروائی جاری تھی۔ حضور انور VIP گیلری میں تشریف لے گئے اور قریباً بیس منٹ تک اِس اجلاس کی کارروائی دیکھی۔

بارہ بجکر 25 منٹ پر حضور انور اس ہال سے باہر تشریف لائے تو پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور انور وزیٹر بُک پر کچھ تحریر فرمائیں۔ چنانچہ وزیٹر بُک پر حضور انور ایدہ اللہ نے نام لکھ کر دستخط کئے۔

ایک دوسرے ہال میں ایوان بالا سینٹ کا اجلاس جاری رہا تھا۔ پروٹوکول آفیسر کیپٹن Jhon Flaherty حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خصوصی انتظام کے تحت اِس ہال میں لے گئے۔ جہاں حضور انور نے دس منٹ تک سینٹ کے اجلاس کی کارروائی دیکھی۔

بعدازاں پارلیمنٹ کی انتظامیہ کی طرف سے چائے اور دیگر لوازمات کے ساتھ تواضع کی گئی۔ اس دوران حضور انور نے پروٹوکول آفیسر کو ازراہ شفقت دعوت دی کہ گالوے میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر آئیں۔

پروگرام کے مطابق بارہ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پورے سرکاری اعزاز کے ساتھ پارلیمنٹ ہاؤس سے رخصت کیا گیا۔

پولیس کے چار موٹر سائیکلوں نے واپسی پر بھی حضور انور کے قافلہ کو Escort کیا اور ساتھ ساتھ ٹریفک روکتے ہوئے تمام راستوں کو کلیئر کیا۔

ایک بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہوٹل تشریف آوری ہوئی۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ ہاؤس آئرلینڈ میں ایک اجلاس کی کارروائی دیکھ رہے ہیں

گالوے میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

آج پروگرام کے مطابق ڈبلن سے گالوے (Galway) شہر کے لئے روانگی تھی۔ تین بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ گالوے شہر کی طرف روانہ ہوا۔

گالوے شہر، ڈبلن سے 120 میل مغرب کی طرف ساحل سمندر پر واقع ہے اور آئرلینڈ کا چوتھا بڑا شہر ہے۔ اس شہر کی دریافت تیرھویں صدی عیسوی میں ہوئی۔ 68 ہزار لوگ یہاں آباد ہیں۔ اس شہر کو آئرلینڈ کے مغربی ساحل پر آباد ہونے کی وجہ سے یورپ کا آخری شہر بھی کہا جاسکتا ہے۔

قریباً دو گھنٹے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گالوے تشریف آوری ہوئی۔ گالوے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ممبران قافلہ کے قیام کا انتظام ہوٹل Clayton میں کیا گیا تھا۔ جونہی حضور انور کی گاڑی ہوٹل کے بیرونی احاطہ میں پہنچی احباب جماعت مرد و خواتین نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بچوں اور بچیوں نے گروپ کی صورت میں استقبالیہ گیت پیش کئے۔

گالوے جماعت کے صدر مکرم ڈاکٹر مامون الرشید صاحب نے اپنی مجلس عاملہ کے ممبران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ مکرم ابراہیم نونن صاحب مبلغ گالوے نے بھی مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

صدر لجنہ اماء اللہ گالوے محترمہ شاذیہ رضوان صاحبہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی کو خوش آمدید کہا۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے گالوے جماعت کے ممبران کے علاوہ Cork، Limerick، Athlone اور Dublin کی جماعتوں سے بھی احباب اور مختلف فیملیز اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے پہنچی تھیں۔ ان میں سے بعض فیملیز ایسی بھی تھیں کہ انہوں نے پہلی بار حضور انور کو اپنے اتنا قریب دیکھا تھا۔ آج کا یہ دن ان کے لئے بہت ساری برکتیں اور سعادتیں لے کر آیا تھا۔ ہر چھوٹا بڑا ان مبارک لمحات سے فیضیاب ہو رہا تھا۔

اس موقع پر حضور انور کی خدمت میں عزیزم جہانگیر رشید نے پھول پیش کئے اور عزیزہ سمرہ خان نے حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ہوٹل میں اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

گالوے (آئرلینڈ) میں جماعت کی پہلی تعمیر ہونے والی مسجد مریم کا فاصلہ اس ہوٹل سے ایک کلومیٹر سے کم ہے۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مریم تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ تمام جماعتوں سے آنے والے احباب، خواتین نے اپنے آقا کی اقتداء میں، اس نئی مسجد میں پہلی نماز ادا کرنے کی سعادت پائی۔ ان میں سے بعض ایسے افراد بھی تھے جن کی زندگی میں اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں یہ پہلی نماز تھی۔ بعضوں کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں۔ ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں فیضیاب ہو رہا تھا اور اپنی مراد پا رہا تھا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل صدر صاحب جماعت آئرلینڈ سے مسجد کے حوالہ سے بعض امور دریافت فرمائے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

25 ستمبر 2014ء بروز جمعرات

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد مریم'' تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے آئے۔

حضور انور کے یہاں گالوے (Galway) میں قیام کے دوران ڈبلن (Dublin)، Cork، Lucan، Drogheda اور Athlone کی جماعتوں سے فیملیز یہاں پہنچی ہوئی ہیں۔ بہت سی فیملیز تو اردگرد کے مختلف ہوٹلوں میں ٹھہری ہوئی ہیں اور بعض قریب کی جگہوں پر ٹھہرے ہوئے ہیں اور حضور انور کی اقتدا میں نمازوں کی ادائیگی کی توفیق پا رہے ہیں۔ اپنے پیارے آقا کے مبارک وجود سے برکتیں سمیٹ رہے ہیں اور برکتوں اور اللہ کے فضلوں کے حصول کا کوئی لمحہ بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اپنے چھوٹے بچوں سمیت نمازوں میں شامل ہو رہے ہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مریم تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے نیشنل صدر صاحب آئرلینڈ کو باہر سے آنے والے مہمانوں کے بارہ میں انتظامی ہدایات سے نوازا۔ مسجد مریم کے افتتاح کے موقع پر برطانیہ سے مختلف احباب آئرلینڈ پہنچے ہیں اور مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق آج شام فیملی ملاقاتیں تھیں۔ ہوٹل کے ہی ایک حصّہ میں کانفرنس روم حاصل کر کے ملاقاتوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ملاقاتوں کے لئے تشریف لائے۔

آج جماعت گالوے (Galway) کے علاوہ Tralee، Limerick، Killarny کے 149/افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان ملاقات کرنے والی فیملیز نے حضور انور کی خدمت میں اپنے مسائل اور مشکلات پیش کر کے دعا کی درخواست کی اور حضور انور سے رہنمائی حاصل کی۔ بچوں اور بچیوں نے اپنی تعلیم میں کامیابی کے لئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں لیں۔ تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اور ملاقات کرنے والے یہ خاندان کبھی نہ ختم ہونے والی دعائیں لیتے ہوئے اور برکتیں سمیٹتے ہوئے یہاں سے رخصت ہوئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے ختم ہوا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد مریم'' تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نیشنل صدر صاحب جماعت آئرلینڈ مکرم ڈاکٹر انور ملک صاحب کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ کل جمعہ کے موقع پر احباب کی تعداد زیادہ ہوگی۔ دوسرے ممالک سے بھی لوگ آرہے ہیں اس لئے مسجد کے ساتھ جو Loby اور Corridor گیلری ہیں ان میں بھی قبلہ رخ لائنیں لگوائیں تاکہ لوگ یہاں نماز پڑھ سکیں اور صفیں سیدھی ہوں۔

بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ ہوٹل Clayton تشریف لے آئے۔

پریس اور میڈیا کوریج

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک وجود سے اپنے اور بیگانے سبھی فیضیاب ہورہے ہیں۔

''مسجد مریم'' کے افتتاح کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آئرلینڈ آنے کی خبر اخبارات اور ریڈیو پر آئی ہے۔ آج شام نیشنل صدر صاحب کو ان کے ایڈریس پر ایک کیتھولک خاتون کی ای میل آئی۔ خاتون نے لکھا کہ مجھے علم ہوا ہے کہ احمدیہ جماعت کے خلیفہ گالوے آئرلینڈ آئے ہوئے ہیں۔ آج میرے خاوند کا ہسپتال میں آپریشن ہو رہا ہے۔ آپ خلیفۃ المسیح سے میرے خاوند کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کریں۔

مسجد کے ساؤنڈ سسٹم کے لئے ایک ساؤنڈ سسٹم کمپنی کے مالک MR. Fintam گزشتہ پانچ چھ دن سے مسجد میں کام کر رہے ہیں۔ موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مسجد میں نمازیں پڑھاتے دیکھا ہے۔

کہنے لگے کہ میں خلیفۃ المسیح کو دیکھ کر بیحد متأثر ہوا ہوں۔ میں کیتھولک ہوں۔ چرچ جاتا ہوں۔ لیکن یہاں آکر میں نے محسوس کیا ہے کہ میری زندگی میں ایک تبدیلی آرہی ہے۔ مجھے اپنے دل میں ایک سکون محسوس ہو رہا ہے۔ چرچ میں تو مجھے آج تک خدا نہیں ملا۔ یہاں جب سے میں نے خلیفۃ المسیح کو دیکھا ہے، نمازیں پڑھاتے دیکھا ہے تو مجھے یہاں خدا نظر آرہا ہے، مجھے یہاں خدا مل گیا ہے۔ میں نے خلیفۃ المسیح کے ساتھ سجدے کئے ہیں اور دعا کرتا رہا ہوں۔

موصوف حضور انور سے ملے۔ کہنے لگے اب میں خلیفۃ المسیح سے ملنے کے بعد ایک نمایاں تبدیلی اپنے اندر محسوس کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کے اس دورہ کی برکات قدم قدم پر ظاہر ہو رہی ہیں اور مسیح موسوی کے ماننے والے، مسیح محمدی کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں اور ان کے دل اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔

آج صبح آئرلینڈ کے نیشنل ریڈیو RTE 1 نے مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے چار سے پانچ منٹ کا ایک پروگرام نشر کیا۔ جس میں نیشنل صدر صاحب آئرلینڈ، جماعت گالوے کے لوکل صدر اور مبلغ انچارج ابراہیم نونن صاحب کے مسجد کے حوالے سے انٹرویوز نشر کئے۔

جرنلسٹ نے یہ انٹرویوز نشر کرتے ہوئے کہا کہ جماعت آئرلینڈ کی تعداد پانچصد کے قریب ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کی یہ مسجد تمام مسلمانوں اور غیر مسلم افراد کے لئے کھلی ہے۔

جماعت احمدیہ کے خلیفہ مسجد کے افتتاح کے لئے آئرلینڈ تشریف لائے ہیں۔ وہ اس مسجد کا افتتاح کریں گے۔

(باقی آئندہ)

خدا کے دفتر میں سابقین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''پس وہ لوگ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے''۔

(رسالہ الوصیت)

بینن کے شہر کانڈی (Kandi) میں احمدیہ مسجد کا بابرکت افتتاح

(رپورٹ: رفیق احمد کاشف صاحب۔ مبلغ سلسلہ بینن)

کانڈی شہر بینن کے شمال میں نائیجر کے بارڈر سے 100 کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔ اس شہر میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ 2011ء میں یہاں پر مرکزی مشن کا قیام عمل میں آیا۔ 2012ء میں یہاں مشن ہاؤس اور مسجد کے لئے پلاٹ خریدا گیا جو بینن سے نائیجر جانے والی مرکزی شاہراہ پر واقع ہے۔ جس کے پہلے مرحلہ میں گزشتہ سال مشن ہاؤس تعمیر کیا گیا۔ اور امسال مسجد تعمیر کی گئی۔ اپریل کے آخر میں مکرم امیر صاحب بینن رانا فاروق احمد صاحب نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور مسجد کی تعمیر کا باقاعدہ آغاز 12 مئی 2014ء کو ہوا۔ مسجد کا مسقّف حصہ 15×12 ہے اور اس کا 18 میٹر اونچا ایک مینار ہے اور اس کے ساتھ دو آٹھ میٹر کے مینار ہیں۔ اور دفتر بھی تعمیر کیا گیا ہے۔

22 اگست 2014 کو مسجد کا افتتاح عمل میں لایا گیا۔ افتتاح کے لئے مرکزی وفد میں مکرم بکری مصلحو صاحب نائب امیر اول بطور نمائندہ امیر صاحب تشریف لائے۔ اس وفد میں آپ کے ساتھ مکرم راجی شہود صاحب نیشنل سیکرٹری اشاعت، مکرم سلامی رشیدی صاحب نیشنل آڈیٹر، میاں قمر احمد صاحب مبلغ سلسلہ Porto Novo اور مظفر احمد ظفر صاحب مبلغ سلسلہ Parakou شامل تھے۔

22 اگست کو باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔

افتتاحی تقریب کا آغاز قبل دوپہر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا فرنچ اور ڈینڈی زبان میں ترجمہ ہوا۔ اس کے بعد ڈپٹی میئر کانڈی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مسجد کی تعمیر پر جماعت کو مبارکباد دی اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس امید کا بھی اظہار کیا کہ جس طرح جماعت مذہبی کام کر رہی ہے اسی طرح تعلیم اور صحت کے شعبوں میں بھی ہماری مدد کی جائے گی۔ ریجنل کمانڈنٹ Gendarmerie نے بھی جماعت کو مبارکباد دی۔ افتتاحی تقریب میں شہر کے افسران بالا اور معززین کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی جن میں 4 پیراماؤنٹ چیفس، سیکرٹری جنرل آف کونسل، ڈائریکٹر زونل ہسپتال، چیف آف روڈ سیکیورٹی، نمائندہ ڈائریکٹر Public Works، چیف بریگیڈ Gendarmerie، نمائندہ ٹیلیفون کمپنی، نمائندہ محکمہ جنگلی حیات، ڈائریکٹر محکمہ بجلی، رجسٹرار عدالت، نگران سنٹر سوشل اور دیگر سیاسی، سماجی اور کاروباری شخصیات نے شرکت کی اور خوبصورت مسجد کی تعمیر پر جماعت کو مبارکباد دی۔ اس کے بعد مکرم نائب امیر صاحب اول مکرم بکری مصلحو صاحب نے مسجد کی اہمیت بیان کی اور جماعتی کاموں کے متعلق ایک مختصر رپورٹ پیش کی۔

یہ مسلمان اکثریت کا علاقہ ہے اور عرب مذہبی تنظیمیں بھی اس شہر میں بہت ہیں جو جماعت کی مخالفت میں پیش پیش ہیں۔ مسجد کی تعمیر کے دوران بھی انہوں نے لوگوں کو مخالفت پر اکسایا اور کافی غلط باتیں مسجد کے بارے میں کرتے تو اس طرح لوگوں کی ایک کثیر تعداد مسجد کو دیکھنے آتی اور جب وہ یہاں باتیں نہ دیکھتے جو انہوں نے مخالفین سے سنی تھیں تو مولویوں کو برا بھلا کہتے واپس چلے جاتے کہ مولوی جھوٹ بولتے ہیں۔

جماعت نے مسجد کے افتتاح کے متعلق ریڈیو پر اعلان کروایا۔ 170 سے زائد غیر از جماعت اور غیر مسلم افراد نے تقریب میں شرکت کی۔ اس پروگرام کی کل حاضری تقریباً 225 تھی۔ افتتاحی تقریب کے بعد تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا اور کھانے کے بعد نماز جمعہ ادا کی گئی اور اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

شہر کے داخلی راستوں پر جماعت کی طرف سے تین سائن بورڈ آویزاں کیے گئے ہیں جن پر کلمہ طیبہ لکھا ہے اور تحریر ہے کہ 'احمدیہ مسلم جماعت رواداری، آزادی، مساوات، عزت اور امن کے پیغام کے ساتھ آپ کو کانڈی شہر میں خوش آمدید کہتی ہے۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مسجد کو ہمیشہ آباد رکھے اور جماعت کو خلافت کے سایہ میں ہمیشہ ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی نذیر احمد صاحب

جماعت احمدیہ امریکہ کے اردو ماہنامہ ’’النور‘‘ دسمبر 2010ء میں مکرمہ طیبہ منصور چیمہ صاحبہ کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں انہوں نے اپنی والدہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی نذیر احمد صاحب کا تفصیلی ذکرخیر کیا ہے۔

مضمون نگار بیان کرتی ہیں کہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ 14 جولائی 2010ء کو وفات پاگئیں۔ آپ بہت صابر، راضی برضا رہنے والی اور مستجاب الدعوات خاتون تھیں۔ ہم چھ بہن بھائیوں اور بغرضِ تعلیم آنے والے متعدد رشتہ دار بچوں کے ساتھ آپ ربوہ میں رہتی تھیں جبکہ ہمارے والد ہماری دوسری والدہ کے ساتھ محمد آباد سندھ میں رہتے تھے اور وہاں کاروبار کرتے تھے۔ امّی اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی خاطر ربوہ آئیں اور بہت کم پیسوں میں بہت ہی سلیقے کے ساتھ گھر چلاتی رہیں۔ اپنے دو بیٹے (مکرم محمد جلال شمس صاحب انچارج ترکی ڈیسک لندن اور مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری) کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلوائی۔ تعلیمی و دیگر مشکلات میں نہایت درد سے بچوں کے لئے دعا کرتیں اور اُن کا حوصلہ بڑھاتیں۔

آپ پانچ بھائیوں کی اکلوتی اور لاڈلی بہن تھیں۔ خود کسی سکول کی سند یافتہ نہ تھیں لیکن آپ کی والدہ اور بڑے بھائی تدریس کے شعبہ سے وابستہ تھے اور اُن کی تربیت کی بدولت علم، ہنر اور سلیقہ میں نمایاں مقام رکھتیں تھیں۔ خدا پر کامل توکل تھا اور خلافت کے ساتھ بے انتہا عشق تھا۔ آپ کی زندگی میں بے شمار مسائل آئے اور ایسے ہر موقع پر آپ اپنے مولا کے حضور سجدہ ریز ہوئیں تو کبھی خدا نے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہ کے الفاظ میں تسلی دی اور کبھی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کے ساتھ دل کو تسکین دی۔ اور واقعتاً دنوں میں ہی پریشانیاں دُور ہوگئیں۔

ایک دفعہ میرا بیٹا بہت بیمار ہوگیا۔ ڈاکٹرز کے مطابق حالت تشویشناک تھی۔ امی بھی ظاہر ہے بہت پریشان تھیں۔ آپ مجھے کہتیں کہ میں دعا کرتی ہوں تو میرا دل مطمئن ہوجاتا ہے اور پھر کہا: یاد رکھو کہ نہ بیماری میں موت ہے اور نہ صحت میں زندگی ہے، یہ سب خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔ خلیفہ وقت کی دعائیں اس بچے کے ساتھ ہیں۔ انشاء اللہ یہ صحتمند ہوجائے گا اور تم اس کی خوشیاں دیکھوگی۔ اور پھر حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ کی دعاؤں سے خداتعالیٰ نے بچہ کو معجزانہ شفا دی۔

میری باجی کو پاکستان میں بریسٹ کینسر کی تکلیف ہوئی تو امی لندن میں تھیں۔ امی کو یہ شک تھا کہ شاید دوسرے لوگ صحیح صورتحال آپ کو نہیں بتا رہے۔ چنانچہ آپ نے دعاؤں پر زور دینا شروع کردیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خواب میں وہ ڈاکٹر بھی دکھا دیئے جنہوں نے آپریشن کیا تھا اور بیماری سے شفایابی کی خوشخبری بھی دیدی۔

آپ مجھے بتایا کرتی تھیں کہ میری پیدائش سے پہلے ایک دفعہ آپ کے گردہ میں پتھری ہوگئی اور پیشاب میں خون آنے لگ گیا۔ آپ ہسپتال میں داخل تھیں اور ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ اس بیماری کا علاج صرف آپریشن ہے لیکن یہ مریضہ بہت کمزور ہے۔ اس پر آپ نے بہت گریہ وزاری سے دعا کی کہ خدایا میرے بچے بہت چھوٹے ہیں تو ان کے لئے ہی مجھے صحت اور زندگی دیدے اور معجزانہ طور پر آپریشن سے مجھے بچالے۔ دعا کرتے ہوئے آنکھ لگ گئی تو یہ شعر زبان پر جاری ہوگیا:

بارگاہ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

پھر آپ کو خواب میں دو ڈاکٹر دکھائے گئے جن میں سے ایک کہتا ہے آپریشن ہونا چاہیے اور دوسرا کہتا ہے نہیں ہونا چاہیے۔ چنانچہ اگلے دن ایسے ہی ہوا کہ دو ڈاکٹر راؤنڈ پر آئے۔ دونوں ویسے ہی بحث کرتے رہے اور پھر آپ سے پوچھا کہ آپ کا کیا خیال ہے۔ آپ نے کہا کہ مَیں تو اپنے مولا سے بس اس کا فضل مانگ رہی ہوں۔ اس پر ڈاکٹر تو چلے گئے لیکن تھوڑی دیر بعد ہی آپ کو پیشاب کی حاجت ہوئی اور ایک بڑی سی پتھری خودبخود نکل گئی۔

آپ کی ایک قابل تقلید نیکی یہ ہے کہ اپنی ایک بھتیجی اور ابوجان کی بھانجی کو تین بچوں سمیت، بیوہ ہونے پر اپنے غیرشادی شدہ بیٹے کے ساتھ بیاہ دیا اور اُس کے بچوں کو حقیقتاً دادی کا پیار دیا۔ اُن بچوں کے سکولوں میں تعلیم سے لے کر نماز اور قرآن پڑھانے تک کے سب کام اپنے ذمہ لے لئے۔ اسی طرح کئی یتیم اور مسکین بچوں کو پالا پوسا اور تربیت کی۔ اور اُن کی آپ کے اپنے بچوں سے کوئی چپقلش ہوتی تو ہمیشہ دوسرے بچوں کی دلجوئی کرتیں۔ یہ بچے بیمار ہوتے تو دن رات اُن کی تیمارداری میں لگ جاتیں اور کہتیں کہ ان کے لئے تو مَیں خدا کے حضور جوابدہ ہوں۔

آپ کا حسن سلوک اپنے سب عزیزوں سے ایسا تھا کہ آپ کی وفات پر آپ کی نندیں بھی کہہ رہی تھیں کہ آج ہماری ماں ہم سے جدا ہوگئی ہیں۔

چونکہ آمد بہت معمولی تھی۔ کئی بچے گھر میں پلتے تھے۔ آپ پرانے کپڑوں سے نہایت خوبصورت بستر اور چیزیں (بستے وغیرہ) بناتیں۔ چارپائیاں تک خود بُن لیتیں۔ کروشیا کا کام، آزاربند بنانا غرض کونسا کام تھا جو آپ کو نہ آتا تھا۔ کئی عورتوں کو سلائی کڑھائی سکھائی۔ کئی بچیوں کے جہیز تیار کرنے میں مدد کی اور بدلہ میں کبھی کوئی خواہش نہ کی۔ ہماری دوسری والدہ کے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک کی تلقین کرتیں اور خود ان کی بیماریوں میں ان کی ہر طرح تیمارداری کرتیں۔

آپ خود بھی اکثر بیمار رہتی تھیں۔ گردے میں ورم ہوجاتی تھی۔ پتے میں پتھری تھی جس کا پھر آپریشن بھی ہوا۔ جسم میں دردیں بہت ہوا کرتیں جس کے لئے اکثر رات کو مالش اور ٹکور کرتیں۔ اس کے باوجود بہوؤں کے ساتھ ایسا حسن سلوک تھا کہ وہ کہتی ہیں امی نے واقعتاً ہمیں ماں کا پیار دیا۔ گندم صاف کرنے یا رضائیاں سینے کا کام کبھی بہوؤں کو نہ دیتیں بلکہ خود ہی کرتیں۔ اُن کے بچوں کو پالنے میں ان کا پورا پورا ساتھ دیتیں۔ اپنی بہوؤں سے ہمیشہ بڑے پیار کا ایسا تعلق رہا کہ محلے میں اکثر لوگوں کو یہ پتہ ہی نہ لگتا تھا کہ یہ ساس بہو ہیں یا ماں بیٹی ہیں۔

ایک رات میری بڑی بھابھی کے سر میں شدید درد تھی تو امی نے اُن کا سر اپنی گود میں رکھ کر دبانا شروع کیا یہاں تک کہ بھابھی سوگئیں لیکن آپ اسی طرح بیٹھی رہیں۔ حتیٰ کہ رات کسی وقت جب بھابھی کی اچانک آنکھ کھلی تو انہوں نے حیران ہوکر پوچھا کہ امی آپ ایسے کیوں بیٹھی ہیں؟ تو امی نے بتایا کہ بیٹا تم سوگئی تھی تو میں اس لئے بیٹھی رہی کہ میرے ہلنے سے کہیں تمہاری آنکھ نہ کھل جائے۔

اسی طرح میری چھوٹی بھابھی کے ہاں جب بیٹی پیدا ہوئی تو امی ان کے کپڑے اپنے ہاتھ سے دھوتی رہیں۔ آپ نے اس وقت میری یہ ڈیوٹی لگائی کہ تم پانی ڈالو۔ اب میرا دل کرے کہ اس طرح کے کپڑے کاش امی پھینک دیں یا کسی سے دھلوالیں۔ میں بہت منہ بنارہی تھی لیکن امی بضد تھیں کہ نہیں میری بچی کے کپڑے ہیں یہ مَیں نے خود اپنے ہاتھ سے دھونے ہیں۔ چاروناچار مجھے پانی ڈالنا ہی پڑا اور امی نے وہ کپڑے دھوکر چھوڑے۔

امی کو اگر کسی سے کچھ دکھ بھی ملے تو بھی آپ نے کبھی کسی سے شکوہ نہیں کیا بلکہ خدا کے حضور جھکتیں اور مدد مانگتیں اور ہمیں بھی یہی تلقین کرتیں۔ 2002ء میں میرے بڑے بھائی ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب ترکی میں اسیر راہ مولیٰ بنے تو ہم پریشانی میں امی کو فون کرتے۔ آپ بڑے سکون سے کہتیں کہ میں تو بالکل پریشان نہیں ہوں کیونکہ میرا بچہ خلیفہ وقت کے حکم پر خدمتِ دین کے لئے گیا ہے اور انشاء اللہ وہاں سے کندن بن کر نکلے گا۔ (حالانکہ امی کے چار بچے بچپن میں وفات پاچکے تھے)۔

امی جان چندوں کی ادائیگی بہت زیادہ فکر سے کرتیں۔ نماز پنجوقتہ التزام سے ادا کرتیں۔ آخر وقت تک نماز تہجد ادا کرتی رہیں۔ رمضان میں دو سے تین دفعہ قرآن کریم کا دَور مکمل کرتیں۔ امی جان کی یہ بڑی خوبی تھی کہ اپنے بچوں کے بچوں کے ساتھ ایسا دوستانہ تعلق تھا کہ ہر بچہ امی کے ساتھ تقریباً اپنی ہر بات شیئر کرتا۔ میرے بچوں کی تربیت میں تو بہت زیادہ حصہ میری امی کا ہے۔ اگر کبھی بچہ کوئی بات نہ مان رہا ہوتا تو امی علیحدگی میں اس طرح سے کچھ وقت اس بچے کے ساتھ گزارتیں کہ کچھ ہی لمحوں میں نہ صرف وہ بچہ بدل چکا ہوتا بلکہ اپنی غلطی پر شرمندہ بھی ہوتا تھا۔ سب بچوں میں جماعتی کاموں کا شوق پیدا کرتیں۔ نماز کی پابندی کی عادت اتنے احسن انداز میں ڈالتیں کہ بچہ نمازوں کا عادی ہوجاتا۔ قرآن کریم کی روزانہ تلاوت پر زور دیتیں۔ آپ کو اپنے بھائیوں اور ان کے بچوں کے ساتھ عشق کی حد تک محبت تھی۔

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کا بہت خندہ پیشانی سے استقبال کرتیں۔ اکثر بہت بیمار رہتی تھیں اور معدہ میں السر کی بھی تکلیف ہوگئی تھی۔ پھر انتہائی مالی تنگی کا زمانہ بھی تھا لیکن پھر بھی ایک مہینہ پہلے ہی جلسہ کے مہمانوں کی تیاریاں شروع کردیتیں۔ جب مہمانوں کی تعداد بہت بڑھ جاتی تو صحن میں چھولداری لگواتیں اور ہمیشہ دوسروں کو آرام سے سلا کر خود جوتیاں ہٹا کر بچا کھچا بستر بچھا کر سوجاتیں اور صبح سب سے پہلے اٹھ کر وضو کے لئے پانی گرم کرتیں اور پھر نماز سے فارغ ہوکر پانی بھرنا شروع کردیتیں جو کہ روزانہ مقررہ وقت پر آیا کرتا تھا۔

ایک جلسہ سالانہ پر نانبائیوں کی ہڑتال کی وجہ سے گھروں میں روٹیاں پکانے کا حکم ملا تو امّی نے بھی یہ سعادت حاصل کی۔ فوجیوں کے لئے صدریاں سی کردینے کا حکم آیا تو وہ بھی سی کردِیں۔ جب حضورؒ نے مریم شادی فنڈ کی تحریک فرمائی تو اپنی ساری چوڑیاں اس میں پیش کردیں۔ وفات سے پہلے بھی بیٹوں کو نصیحت کی کہ فلاں فلاں جگہ میرے پیسے پڑے ہیں وہ سیدنا بلالؓ فنڈ میں پیش کردینا۔

امی کی وفات پر ایک جرمن عورت نے روتے ہوئے افسوس کیا اور بتایا کہ مَیں اور آپ کی امی الگ مذہب، کلچر اور زبان ہونے کے باوجود ایک تھیں اور وہ میری بہت گہری سہیلی تھیں۔

میرے بھائی کے ایک بچپن کے دوست نے امّی کے بارہ میں کہا کہ اُن کی زندگی ان آیات کی مانند تھی کہ نہ تو تیرے ربّ نے کبھی تجھے ترک کیا ہے اور نہ ہی کبھی اکیلے چھوڑا ہے۔ دیکھ تو سہی کہ تیرے پیچھے آنے والی ہر گھڑی پہلے سے بہتر ہے اور ضرور تیرا ربّ تجھے وہ کچھ دے گا جس پر تو خوش ہوجائے گا۔ (سورۃالضحیٰ)

زندگی کے آخری 25 سال امی جان اور ابوجان نے اکٹھے گزارے۔ اس عرصہ میں آخر تک امی نے ابوجان کی بھرپور خدمت کی۔ جب تک صحت رہی ابوجان کے کپڑے تک خود سیتی تھیں۔ امی نے بیماری میں بھی کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ میرے واقفین زندگی بچے میرے پاس آئیں۔ لگن تھی تو بس یہی کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو دین کی خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آخری بیماری میں بھی جو کہ دو ہفتوں پر محیط تھی انہوں نے یہ خواہش بالکل نہیں کی کہ میرا بیٹا منیر احمد جاوید چھٹی لے کر آجائے۔ وہ صحیح معنوں میں عہد بیعت اور لجنہ کے عہد کو نبھانے والی ایک ماں تھیں۔

تحدیث نعمت کے طور پر امّی پر خلفاء کی شفقت کے حوالہ سے بیان کرتی ہوں کہ ہمارے بچپن میں ایک دفعہ امی جان کی طبیعت کافی خراب تھی کہ حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ نے محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو پیغام بھیجا کہ جلال شمس کی والدہ کا مکمل چیک اپ کروائیں اور ان کی دوائیوں کا خیال رکھیں اور پھر فزیوتھراپسٹ کو روزانہ گھر بھجوانے کا بھی انتظام فرمایا۔

اسی طرح حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ نے جب جلال شمس صاحب کی فیملی کو 1985ء میں لندن بلانے کی ہدایت فرمائی تو یہ ارشاد بھی فرمایا کہ ان کی والدہ کو بھی ساتھ ہی بھجوادیں۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے امی جان کے دل کی خواہش کو بغیر کسی درخواست کے خود ہی پورا فرمادیا۔

امّی کی وفات پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں بڑے پیار سے ان کا ذکر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

اعزازات

= روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ کے سال 2011ء کی مختلف اشاعتوں میں بتایا گیا ہے کہ:

1۔ عزیزہ نورین رحمٰن صاحبہ آف لاہور نے ’اولیول‘ کے امتحان میں دس As حاصل کئے ہیں جن میں چھ A* ہیں۔

2۔ عزیزہ ستارہ بروج اکبر آف ربوہ نے انگریزی، ریاضی اور سائنس میں اولیول کا امتحان کم عمر میں پاس کرنے کا نیا ورلڈ ریکارڈ قائم کردیا۔

= ہفت روزہ ’’بدر‘‘ 13 مارچ 2014ء کے مطابق:

☆ مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد شاہ صاحب کو بون (جرمنی) کی ریجنل عدالت میں اعزازی جج تعینات کیا گیا ہے۔ یہ اعزاز پانے والے آپ پہلے احمدی ہیں۔

☆ مکرم محمد نصیر الحق صاحب مربی سلسلہ نے سمپورنانند سنسکرت یونیورسٹی بنارس سے ’’موازنۂ مذاہب‘‘ بزبان سنسکرت آچاریہ کی ڈگری میں اوّل آکر طلائی تمغہ حاصل کیا ہے۔ سنسکرت یونیورسٹی کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کسی مسلمان طالبعلم نے طلائی تمغہ حاصل کیا ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
October 24, 2014 – October 30, 2014

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday October 24, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Quran
01:05	Address To The USA Congress Members: Recorded on July 1, 2012.
02:25	Pushto Muzakarah
03:10	Tarjamatul Quran Class: Recorded on November 19, 1997.
04:15	Kasre Saleeb
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 262.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Quran
06:50	Inauguration Of Baitul Aman Mosque: Recorded on March 4, 2012.
07:45	Siraiki Service
08:25	Rah-e-Huda
09:55	Indonesian Service
11:00	Deeni-O-Fiqahi Masail
11:35	Dars-e-Hadith
12:00	Live Friday Sermon
13:15	Seerat-un-Nabi
14:05	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
14:20	Yassarnal Quran
14:35	Shotter Shondhane
15:45	Dua-e-Mustaja'ab
16:20	Friday Sermon [R]
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:20	Inauguration Of Baitul Aman Mosque [R]
19:20	Real Talk
20:20	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda

Saturday October 25, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Yassarnal Quran
01:10	Inauguration Of Baitul Aman Mosque
02:10	Friday Sermon: Recorded on October 24, 2014.
03:20	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 256.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel
07:05	Khuddam UK Ijtema Address: Recorded on October 05, 2008.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time
08:50	Question And Answer session: Recorded on July 08, 1995.
09:55	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon [R]
12:15	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30	Al-Tarteel
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan: Live poem request programme.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Kuch Ya'adain Kuch Ba'tain
16:00	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel
18:05	World News
18:25	Khuddam UK Ijtema Address [R]
19:30	Faith Matters
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda
22:35	Story Time
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday October 26, 2014

00:10	World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Al-Tarteel
01:25	Khuddam UK Ijtema Address
02:30	Story Time
02:55	Friday Sermon: Recorded on October 17, 2014.
04:05	Kuch Ya'adain Kuch Ba'tain.
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 257.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
06:45	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Nasirat Class: Recorded on January 27, 2013.
08:00	Faith Matters
09:10	Question And Answer Session: Recorded on June 18, 1996.
10:00	Live Asr-e-Hazir
11:05	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on August 30, 2013.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:45	Yassarnal Quran
13:00	Friday Sermon [R]
14:15	Shotter Shondhane
15:15	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Nasirat Class [R]
16:30	Islami Mahino Ka Ta'aruf
17:00	Kids Time
17:35	Yassarnal Qur'an
18:00	World News
18:30	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Nasirat Class [R]
20:00	In-Depth
21:00	Roots To Branches
21:30	MTA Variety: A programme about commentaries of the Holy Qur'an by Hazrat Musleh Ma'ood (ra).
22:00	Friday Sermon [R]
23:10	Question And Answer Session [R]

Monday October 27, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Quran
01:10	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Nasirat Class
02:25	Roots To Branches
02:50	Friday Sermon: Recorded on October 17, 2014
03:55	Real Talk
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 271.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel
06:55	Jalsa Salana USA Address: Recorded on July 01, 2012.
08:10	International Jama'at News
08:45	Biography Of Hazrat Imam Hussain (ra)
09:20	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on March 21, 1999.
10:20	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on June 27, 2014.
11:20	Roohani Khazaa'in Quiz
11:40	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:25	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 26, 2009.
13:55	Bangla Shomprochar
15:00	Malayalam Service
15:40	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
16:00	Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana USA Address[R]
19:35	Real Talk
20:35	Rah-e-Huda
22:10	Friday Sermon [R]
23:00	Roohani Khazaa'in Quiz
23:20	Biography Of Hazrat Imam Hussain (ra)

Tuesday October 28, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:40	Al-Tarteel
01:15	Jalsa Salana USA Address
03:10	Friday Sermon: Recorded on December 26, 2009.
04:05	Biography Of Hazrat Imam Hussain (ra)
04:40	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 266.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:15	Yassarnal Quran
06:40	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Nasirat Class
07:55	Alif Urdu
08:30	Question And Answer Session: Recorded on June 08, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on October 17, 2014.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
13:00	Real Talk
14:00	Bangla Shromprchar
15:00	Spanish Service
15:40	Asr-e Hazir
16:45	MTA Variey: An urdu discussion about the islamic month of Muharram.
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Nasirat Class [R]
19:35	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on October 10, 2014.
20:35	Alif Urdu
21:10	Aadab-e-Zindagi
21:55	Asr-e Hazir
22:55	Question And Answer Session [R]

Wednesday October 29, 2014

00:25	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Yassarnal Quran
01:20	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Nasirat Class
02:35	Alif Urdu
02:35	MTA Variety
03:55	Noor-e-Mustafwi
04:10	Aadab-e-Zindagi
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 267.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel
07:00	Ansarulla Belgium Ijtema Address: Recorded on October 19, 2008.
08:00	Real Talk
09:05	Question And Answer Session: Recorded on July 08, 1995.
10:10	Indonesian Service
11:15	Swahili Service
12:25	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:35	Al-Tarteel
13:05	Friday Sermon: Recorded on October 29, 2010.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Deeni-O-Fiqahi Masail
16:20	Faith Matters
17:25	Al-Tarteel
18:00	World News
18:20	Ansarulla Belgium Ijtema Address [R]
19:30	French Service: Horizons d'Islam
20:25	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:00	MTA Variety
22:05	Friday Sermon [R]
23:05	Intikhab-e-Sukhan

Thursday October 30, 2014

00:10	World News
00:30	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:45	Al-Tarteel
01:20	Ansarulla Belgium Ijtema Address
02:30	MTA Variety
03:45	Faith Matters
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 274.
06:00	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
06:25	Yassarnal Quran
06:50	Inauguration Of Aiwane Tahir: Recorded on July 26, 2012.
08:20	In-Depth
08:50	Tarjamatul Quran Class: Rec. 11/25/1997
09:55	Indonesian Service
11:00	Japanese Service
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
12:55	Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on October 03, 2014.
14:00	Live Shotter Shondane
16:05	Persian Service: A series of Persian programmes.
16:35	Tarjamatul Quran Class [R]
17:40	World News
18:00	Inauguration Of Aiwane Tahir [R]
19:30	Live German Service
20:35	Faith Matters
21:30	Tarjamatul Quran Class [R]
22:45	Alif Urdu
23:25	In-Depth

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 21 | Friday 17 October, 2014 | Issue No. 42

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ری پبلک آف آئر لینڈ (Republic of Ireland) ستمبر 2014ء

ڈبلن میں فیملی ملاقاتیں۔تقریب آمین۔آئر لینڈ کے پارلیمنٹ ہاؤس میں حضور انور کی آمد اور استقبال۔

نیشنل اسمبلی آئر لینڈ کے سپیکر کی طرف سے خوش آمدید اور ملاقات میں باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو۔

ممبران پارلیمنٹ اور سینیٹرز کی حضور انور سے ملاقات اور مختلف امور سے متعلق سوال و جواب۔

....

ڈبلن سے گالوے کے لئے روانگی۔گالوے میں ورود مسعود اور احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال۔

فیملی ملاقاتیں۔حضور انور کے دورے کی پریس اور میڈیا میں کوریج۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

23 ستمبر 2014ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن مرکز سے موصول ہونے والی دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور خطوط اور رپورٹس پر اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

آج پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں تھیں۔ ملاقاتوں کا انتظام ہوٹل Castlernock کے ایک اپارٹمنٹ میں کیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے گیارہ بجے تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 29 فیملیز کے 106 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ان سبھی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز ڈبلن شہر کے علاوہ اردگرد کے مختلف شہروں اور علاقوں Lucan، Swords، Celbridge، Cavan، Navan اور Drogheda سے آئی تھیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں بعض ایسی خوش نصیب فیملیز بھی تھیں جو اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا کو مل رہی تھیں اور انتہائی قریب سے اپنے آقا کے دیدار اور برکتوں سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ان کے لئے آج کا دن انتہائی خوشی اور مسرت کا دن تھا اور اپنے پیارے آقا کے ساتھ قربت کے یہ چند لمحات ان کی ساری زندگی کا سرمایہ تھا۔ان کی نسلیں بھی اس سرمایہ کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھیں گی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُس ہال میں تشریف لے آئے جہاں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی سے قبل تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچیوں اور بچوں نے اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی۔

عزیزہ عروسہ محمود، ایمان بشریٰ ملک، سبیکہ احسان، غزالہ حسیب، علیشاہ بٹ، انیلہ اسد، عزیزم روحان مسرور ملک، فاران افتخار، ارمغان مظفر، ارسلان ملک، عزیزم Wafi علی احمد، عبدالباسط جنجوعہ، ارسلان احمد، ابراہیم جنجوعہ، فرصاد احمد کامران، احسن ملک، فہد افتخار، تسلیم احمد، عزیزم عریض احمد ملک، عزیزم قویم احمد۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق پونے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں ڈبلن (Dublin) کے علاوہ Waterford، Longford، Portlaoise، Dundalk اور Navan کے علاوہ سے آنے والی 22 فیملیز کے 96 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

24 ستمبر 2014ء بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

آج پروگرام کے مطابق پارلیمنٹ ہاؤس کے لئے روانگی تھی جہاں نیشنل اسمبلی آئر لینڈ کے سپیکر اور دیگر مختلف ممبرانِ پارلیمنٹ اور سینیٹر کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا پروگرام طے تھا۔

آئر لینڈ کے پارلیمنٹ ہاؤس میں آمد اور استقبال

دس بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور پارلیمنٹ ہاؤس کے لئے روانگی ہوئی۔حکومت کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مکمل پروٹوکول دیا گیا۔پولیس کے چار موٹر سائیکل حضور انور کے قافلہ کو Escort کرنے کے لئے پہلے سے ہوٹل پہنچے ہوئے تھے۔روانگی سے قبل ایک پولیس آفیسر نے گاڑیاں ڈرائیو کرنے والے احباب کو خصوصی ہدایات دیں کہ کس طرح قافلہ نے جانا ہے اور یہ خصوصی ہدایت دی کہ راستہ میں کہیں بھی، کسی جگہ بھی خواہ ریڈ (Red) لائٹس ہوں یا راؤنڈ اباؤٹ (Roundabout) آئے آپ نے کسی جگہ رکنا نہیں ہے بلکہ مسلسل چلتے چلے جانا ہے۔پولیس خود تمام چوراہوں اور دیگر جگہوں پر راستہ کلیئر رکھے گی۔ چنانچہ پولیس نے Escort کرتے ہوئے ہر جگہ راستہ کلیئر رکھا۔اور گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ''پارلیمنٹ ہاؤس'' تشریف آوری ہوئی۔

پروٹوکول آفیسر کیپٹن Jhon Flaherty نے پارلیمنٹ ہاؤس سے باہر آکر حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔اور حضور انور کو اپنے ساتھ پارلیمنٹ ہاؤس کے اندر لے گئے۔

....

آئر لینڈ نیشنل اسمبلی کے سپیکر کی طرف سے خوش آمدید اور ملاقات میں باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو

نیشنل اسمبلی کے سپیکر Hon. Sean Barrett پہلے سے ہی حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔موصوف نے حضور انور کو بڑی گرمجوشی سے خوش آمدید کہا اور بتایا کہ یہاں آئر لینڈ میں جماعت احمدیہ سے میرا تعارف ہے اور میں کمیونٹی کے کاموں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔آپ کی کمیونٹی اگرچہ چھوٹی ہے اور تعداد کم ہے لیکن بڑی فعّال اور مستعد ہے اور میں یہاں جماعت کے جلسہ سالانہ میں بھی شامل ہو چکا ہوں اور جماعت کے ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' سے بہت متأثر ہوں۔موصوف نے بتایا کہ وہ قبل ازیں وزیر دفاع بھی رہے ہیں۔سپیکر نے بتایا کہ انہوں نے افریقہ کے ملک روانڈا کا سفر کیا ہے اس حوالہ سے انہوں نے افریقہ کے بعض مسائل اور مشکلات کا ذکر کیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں خود افریقہ میں رہا ہوں، آٹھ سال غانا میں رہا ہوں۔حضور انور نے جماعت کے ترقیاتی کاموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ افریقہ میں جماعت نے بڑی تعداد میں سکول اور ہسپتال قائم کئے ہیں

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں